لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان كنتم مؤمنين (القرآن الحکیم)

الہلال

تار کا پتہ
" الہلال کلکتہ "
ٹیلیفون نمبر - ۶۴۸

Telegraphic Address,
"Alhilal Calcutta"
Telephone, No. 6 8

ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

میر مسئول و خصوصی
احمد المکنیٰ بابی الکلام الدہلوی

نمبر ۱۹ - ۲۰　　کلکتہ : چہارشنبہ ۱۷ - ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری　　جلد ٤

Calcutta : Wednesday, May, 13 & 20. 1914.

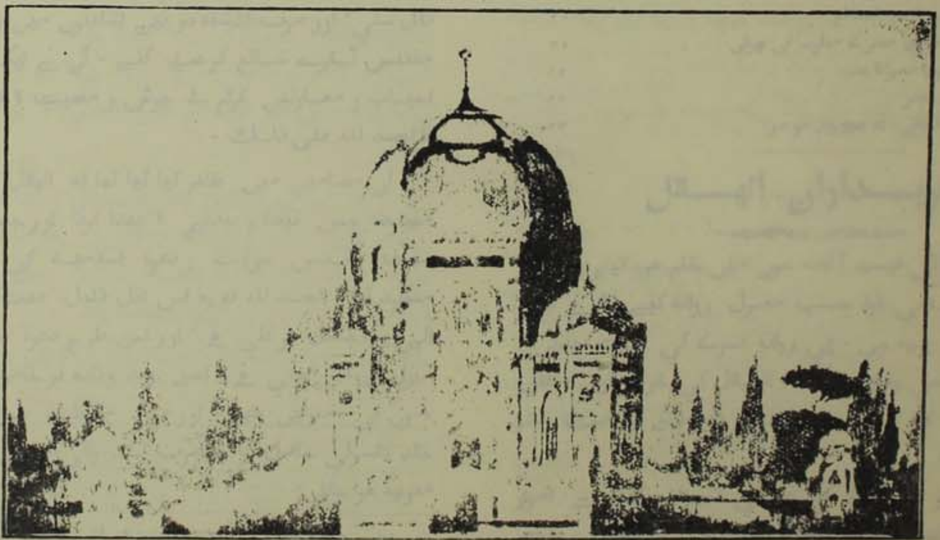

قیمت فی پرچہ　　ساڑھے تین آنہ

نوٹ — ڈبل نمبر ہونے کی وجہ سے قیمت ۵ - آنہ -

سلسلۂ اشاعت ... (مقام اشاعت)

Proprietor & Chief Editor.

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod Street.

CALCUTTA

Yearly Subscription Rs. 8

Half yearly „ 4-12

الہلال

مقـام اشاعت

۷-۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکتہ

ٹیلیفون نمبر ۶۴۸

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ۲۰-۱۹ — کلکتہ: چہارشنبہ ۲۲-۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۲ ہجری — جلد ٤

Calcutta: Wednesday, May, 13 & 20. 1914

شذرات [مسئلہ قیام الہلال]	۱
„ [روزانہ معاصر دہلي]	۲
مکتوب لندن	۲
مسلم گزٹ	۳
مقالۂ افتتاحیہ [اصول رد و دفاع مطاعن منکرین]	۵
مقالات [مکتوب آستانہ]	۹
احرار اسلام [احادیث و آثار ۲]	۱۱
مدارس اسلامیہ [مسئلہ اصلاح و بقاء ندوہ]	۱۳
شئون عثمانیہ [طرابلس اور بلقان کے بعد]	۱۷
آثار عتیقہ [آثار مصر]	۲۱
تاریخ حسیاتہ [مسئلہ قیام الہلال]	۲۳
مراسلات [نظارۃ المعارف دہلي کي مجوزہ تعریف]	۲۵
„ [مکتوب لندن]	۲۷
„ [۱۰ مئي کا جلسہ دہلي]	۲۸
„ [ریاست بھوپال اور مسئلہ ندوہ]	۲۹
„ [کھلي چٹھي کا جواب]	۲۹
اشتہارات	۳۰ - ۳۲

تصـــاویـــر

ایڈریا نوپل کی ایک یادگار مسجد	۱۰
مسیحي وحشت کا ایک نیا منظر	۱۰
دولۃ علیہ کا تیسرا آہن پوش جہاز " سلطان عثمان "	۱۸
قسطنطنیہ کا جدید دار الصنائع	۱۹
عثمانی صنائع نفیسہ کا دار الصنائع	۲۰
شاہ ایمی نم ثالث فرعون مصر کے منارہ کی چوٹی	۲۱
ریمیسس ثانی فرعون مصر کا بت	۲۲
ایسی نوفس فرعون مصر	۲۲
فراعنہ کی مقدس قربانی کے بھیڑوں کے دو سر	۲۳

خریـــداران الہـــلال

جن حضرات کي قیمت آئندہ جون میں ختم ہوجائیگي ' انکي خدمت میں اطلاعي کارڈ حسب معمول روانہ کیے جا رہے ہیں تاکہ جون کا پہلا پرچہ وي - پي روانہ کرنے کي اجازت دیدیں - جن صاحبوں کو کسي وجہ سے آئندہ الہلال کي خریداري منظور نہو' اگر وہ ایک کارڈ لکھکر دفتر کو اطلاع دیدینگے تو باعث تشکر و ممنونیت ہوگا -

ایسے مواقع پر دفتر نے کبھي بھي احباب کرام سے اصرار نہیں کیا کہ وہ آئندہ بھي الہلال کو ضرور ہي خریدیں - یہ امر صرف دلي خواہش اور طبیعت کے پسند پر موقوف ہے اور اسمیں کسي دوسرے کو مداخلت نہیں کرني چاہیے - تاہم چونکہ آجکل قیام الہلال کا مسئلہ درپیش ہے اور اکثر ارباب درد توسیع اشاعت کیلیے سعي فرما رہے ہیں' اسلیے بیجا نہوگا اگر اُن دوستوں کو بھي اس طرف توجہ دلائي جائے جنکي سابقہ قیمت ختم ہوگئي ہے - الہلال مقررہ قیمت کے سوا اور کسي اعانت کا طالب نہیں ہے - اگر اسمیں بھي تساہل و انکار ہو تو کچھہ نہ کچھہ افسوس [illegible] -

(منیجر)

شذرات

مسئلۂ قیـــام الہـــلال

" صدا بہ صحرا " کے عنوان سے الہلال کے مالي مسئلہ پر نظر ڈالي گئي تھي - احباب کرام اور مخلصین ملت نے جس درد اور محبت کے ساتھہ اسکا جواب دیا' وہ اس امر کا ایک تازہ ترین ثبوت ہے کہ احیاء ملت اور دعوۃ دیني کے اعلان و اشاعت کا احساس اب اپني ابتدائي منزلوں سے گذر چکا ہے' اور میري امیدیں کچھہ بیجا نہیں اگر میں سمجھتا ہوں کہ موسم میں تبدیلي ہوگئي ہے اور الہلال کي دعوۃ نے اپنے پہلا کام پورا کردیا ہے - وللہ در ما قال:

نسیکہ محرم باد صباست' مي داند
کہ با وجود خزاں بوے یا سمن باقیست !

جو خطوط اور مفصل مکاتیب اس بارے میں بکثرت دفتر میں پہنچے' افسوس ہے کہ انکي اشاعت کیلیے کافي جگہہ نہ نکل سکي' اور صرف گذشتہ دو تین اشاعتوں میں بعض مکاتیب کے مقتبس ٹکرے شائع کردیے گئے - اُن سے ایک سرسري اندازہ احباب و معاونین کرام کے جوش و محبت کا کیا جا سکتا ہے - فالحمد للہ علی ذلک -

اُن مضامین میں ظاہر کیا گیا تھا کہ الہلال کي اشاعت سے مقصود جس تیقظ و بیداري کا پیدا کرنا اور جس فراموش کردہ سنت مقدس حریت و دعوۃ اسلامیہ کي طرف توجہ دلانا مقصود تھا' الحمد للہ کہ وہ اس اقل قلیل مدت ہي میں فضل الہي سے حاصل ہوگئي ہے' اور اس طرح دعوۃ دیني اپني پہلي منزل سے گذر چکي ہے - اسکے بعد زیادہ تر خاموش اور مستغرق کاموں کي منزلیں ہیں' اور میں مضطرب ہوں کہ کسي طرح جلد یکسوئي حاصل کرکے صرف آنے والي منزلوں ہي کي طرف متوجہ ہو جاؤں -

پس جبکہ میري محسوسات کا اس بارے میں یہ حال ہے' تو میں اپنے مقصد حقیقي کي بنا پر مجبور نہیں کہ آئندہ بھي الہلال کو جاري ہي رکھوں - رہا اعلان و دعوۃ کا تسلسل' اور ایک اعلی مذاق اور پیمانے کے علمي و مذہبي رسالے کي ضرورت' نیز اُن تمام صوري و معنوي خصوصیات کے بقا بلکہ ترقي کا سوال جو الحمد للہ الہلال کو حاصل ہیں' تو یہ سب باتیں دنیا میں تقسیم عمل کے قدرتي اصول ہي پر ہوسکتي ہیں - ایک فرد واحد کئي سال تک مختلف کاموں کو ایک ہي وقت میں انجام دینے کیلیے ہاتھہ پاؤں مارتا رہا' اور جو کچھہ اُس سے ہوسکا

اس نے کیا - لیکن اب کہاں تک ضمني فوائد کے آگے اپنے سب سے بڑے مقصد کو فراموش کردے ' اور اب تک اصلي اور حقیقي کاموں کي عدم تکمیل کے تصور سے بیقراري و بیتابي کے انگاروں پرلوٹے ؟ اس شب فراق و اضطراب کي سحر اب هوگي ؟ اور اس انتظار و جستجو کي تاریکي میں کب تک طلیعۂ مقصود و صبح مطلوب کیلیے چشم و دل وقف امتحاں رهیں گے ؟ و لنعم ما قیل :

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست
درون دیدہ اگر نیم مو ست ' بسیار ست !

مالی مسئله اصلاً کوئي شي نهیں هے ' اور زمانه جانتا هے که اس بارے میں توفیق الهي سے الهلال نے همیشه غیورانه خاموشي کے نقصانات کو گدایانه طلب و سوال کے انعامات پر ترجیح دي هے ' لیکن اب که اپنے اولین کام کو مکمل پا ناهوں جسکے بعد اس اصل مقصد کے لحاظ سے الهلال کي اشاعت ناگزیر نهیں رهي هے - نیز نقصانات بهي حد برداشت و تحمل سے افزوں هوگئے هیں ' اسلیے میں نے ضروري سمجها هے که اسکے قیام و عدم قیام کا مسئله ایک بار احباب کرام کے سامنے پیش کردوں ' اور صاف صاف عرض کردوں که آینده قیام بغیر مالي مسئله کي درستگي کے ممکن نهیں -

اسکي مختلف صورتیں تهیں - از انجمله یه که قیمت میں اضافه کیا جاے ' لیکن میں نے اسے پسند نهیں کیا ' اور صرف اسیکي خواهش کي که دو هزار نئے خریدار الهلال کے فراهم هو جائیں - کیونکه اگر ایسا هوا تو دفتر کي بعض جدید تخفیفات کے ساتهه ملکر الهلال کا جمع خرچ برابر هو جائیگا -

بلا شبه احباب کرام کے لطف و محبت کا اعتراف کرنا چاهیے ' جنهوں نے اس تحریر کو پڑهتے هي توسیع اشاعت کي سعي شروع کردي اور اسکا سلسله برابر جاري هے حتی که بعض بعض ارباب درد نے پہلے هي خط میں سات سات اور دس دس خریداروں کے نام روانه کیے ' اور بعض حضرات نے دو خریداروں کي جگه اپني جانب سے اعانت مالي یا اضافۂ قیمت کي نسبت بهي مزید اصرار کیا - اسکے لیے میں تہه دل سے انکا شکر گذار هوں اور ایسے دوستوں کي موجودگي کو اپنے لیے الله تعالی کا سب سے بڑا احسان یقین کرتا هوں ' اگرچه اسکي تعمیل نهیں کرسکتا -

تاهم جو رفتار توسیع اشاعت کي اس تمام عرصے میں رهي هے ' اسکي نسبت اتنا عرض کردینا ضروري و ناگزیر هے که وہ اس درجه تک نهیں پہنچي جو اس مسئله کے کسي انتهائي فیصله کیلیے معین هوتي - بهر حال مشیت الهي اور جو کچهه منظور هوگا وہ هر حال میں هو رهے گا - سر دست میں نے آخري راے قائم کرلي هے که آینده جولائي سے نئي ششماهي جلد شروع هونے والي هے ' اور درمیان میں ایک مہینه اور دو هفتے فرصت کے موجود هیں - اگر اس عرصے میں مطلوبه تعداد کا ایک بڑا حصه پورا هو گیا تو بہتر ' نهیں تو ایک بار اور عزم مصمم کرکے اپني راه اختیار کرونگا :

ان نیست که من غم تو پنهان نکنم
با آبله پایان چه کنم ' قافله در رفت !

روزانه معاصر دهلي

"همدرد" کو بالآخر ٹائپ سے آزمایش هو کر پهر وهي قدیم راه اختیار کرني پڑي ' جسمیں انقلاب پیدا کرنے کي دیرینه آرزوئیں لیکر هم اور وہ نکلے تهے :

تا روا بود به بازار جهان جنس وفا
رونقے گشتم و از طالع دکاں رفتم !

چنانچه اس نے اعلان کر دیا هے که بهت جلد پتهر کي چهپائي میں نکلنا شروع هو جائیگا - اسکے لیے نئي لیتهو مشینیں خریدي گئي هیں اور نئے انتظامات هورهے هیں -

اصل یه هے که کوئي انقلاب بهي هو لیکن انقلاب کي بے مہر دیبي بغیر قربانیوں کے راضي نهیں هوتي - انسان کیلیے رسم و رواج کي زنجیریں سب سے زیاده بوجهل هیں ' اور رسم کهن کي محبت اسدرجه اسکے اندر رکهي گئي هے که مذهب کي بهي اسکے آگے بسا اوقات نهیں چلتي - انا وجدنا اباءنا علی امة و انا علی آثارهم مهتدون کي صدائیں گو مذهبي انقلابات کے سلسلے میں سني گئي هیں مگر صرف اسي عالم تک محدود نهیں - انسان اپني هر عادت اور هر خواهش میں رسم پرستي کا بنده هے :

خلاف رسم دریں عهد خرق عادت داں
که کارهاے چنیں از شمار بوالعجبي ست !

دفتر همدرد غیر معمولي ارادوں اور انتظامات کے ساتهه وجود میں آیا ' اور اسنے اردو طباعت کے انقلاب کي راه میں اپنے تئیں مالي قرباني کیلیے پیش کردیا - یقیناً هر شخص اس قابل تعریف همت کا اعتراف کریگا جسکا نمونه مسٹر محمد علي نے اس راه میں پیش کیا هے ' اور واقعي بات یه هے که محض ایک خاص طرح کي چهپائي کو رواج دینے کیلیے شدید ترین مالي نقصانات کو مردانه وار برداشت کرنا ایک ایسا شاندار اور موثر واقعه هے ' جسکو معمولي باتوں کي طرح نهیں دیکهنا چاهیے -

مگر معلوم هوتا هے که ٹائپ کے مسئله کیلیے یه ابتدائي قربانیاں کافي نهیں ' اور اس شاهد امتحاں طلب کے رام کرنے کیلیے ابهي لهو بهت کچهه لٹانا پڑیگا :

عالمے کشته شد و چشم تو در ناز هماں !

اس سوال نے همدرد میں ٹائپ اور لیتهو کے موازنه کي بحث چهیڑ دي :

فاذا هم فریقان یختصمون (۲۷ : ۴۶) | پس معا دو فریق هوگئے اور آپسمیں بحث کرنے لگے -

ان میں سے جو لوگ ٹائپ کي چهپائي کے مخالف تهے ' وہ اُن دنوں کو پیش کرتے تهے جو همدرد کے مطالعه میں انهیں پیش آتي هیں ' اور جو موافق تهے وہ اصولاً ٹائپ کي وہ خوبیاں پیش کرتے تهے جو چهوڑ نے کے قابل [illegible] - یه بحث ضرور دلچسپ [illegible] همدرد جو هزارها روپیه کے نقصانات برداشت کرتے [illegible] گیا تها ' اسکي فرصت اور اقتدار کہاں [illegible] اور طولاني مناظره کے آخري نتیجه کا انتظار کرتا :

اس بحث ناصواب میں کہونکر نه جاے دل
میں دل کو آزماؤں ' مدعي آزماے دل !

در حقیقت اس بحث میں بڑي غلطي یه تهي که همدرد کي موجوده حالت کو ٹائپ کا نمونه قرار دیا جاتا تها ' حالانکه اول تو

وہ ایک خاص قسم کا ٹائپ ھے ' پھر بہت گھس جانے کي وجہ سے بالکل نا قابل قرات ھوگیا ھے - اگر ٹائپ کي چھپائي ایندہ جاري رکھي جاتي تو یقیناً ٹائپ بدلا جاتا - ایسي حالت میں جو اصحاب ھمدرد کي تبدیلي سے آزردہ تھے ' انکا فرض صرف یہي نہ تھا کہ اس کاغذي مناظرہ میں سرگرم حصہ لیں ' بلکہ ھمدرد کے مالي مسئلہ کے حل کرنے کیلیے بھي کچھہ نہ کچھہ کرنا ضروري تھا جو اس راہ میں بڑي سے بڑي قرباني کرچکا -

اصل یہ ھے کہ اس بارے میں ابتدا ھي سے ھمارے دوست نے غلطي کي اور ٹائپ کا سر رشتہ اپنے حد رسائي کے اندر رکھنے کي جگہ سمندر پار کي سرد مہر مخلوق کے رحم پر چھوڑ دیا - ٹائپ جس قسم کا بھي ھو' اسکي اصلي مصیبت یہ ھے کہ جلد جلد بدلنا چاھیے اور اسکا حقیقي طریقہ ذاتي فونڈري کا قیام ھے یا اقلاً ایسے ٹائپ کو اختیار کرنا جو ھمیشہ بآساني ملسکے - جو لوگ ھمدرد کے ٹائپ سے گھبرا گئے تھے ' انکے حق بجانب ھونے میں کچھہ شک نہیں - واقعي اسکا ٹائپ بہت ھي خراب ھوگیا تھا ' اور حرفوں کے دوائر و اشکال اسدرجہ مندرس ھوگئے تھے کہ انکا پڑھنا مشکل ھوگیا تھا - مگر ھمدرد بھي اس مشکل میں گرفتار تھا کہ پرانے ٹائپ کو بدلے تو کیونکر بدلے ؟ نیا ٹائپ اگر بیروت سے منگوایا جاے تو اسکے لیے علاوہ مصارف کثیرہ کے صبر و انتظار کي ایک نئي عمر کہاں سے لاے ؟ خود فاونڈري قائم کرے تو اسکے لیے بھي کئي ماہ مطلوب اور پھر بھي نمونے کے مطابق ٹائپ کا ڈھلنا مشکوک !

غرض دوگونہ عذا بست جان مجنوں را !

بہر حال ٹائپ کتنا ھي ضروري ھو' مگر تین سال کے اولین تجربے کے بعد خود ھماري بھي راے یہي ھے کہ پتھر کے مقابلے میں اسکا صرف نہایت کثیر اور مشکلات طباعة و تفریق کار و تعدد مطلوبات کي دقتیں بہت زیادہ ھیں ' پس بحالت موجودہ وھي فیصلہ بہتر تھا جو دفتر ھمدرد نے کیا ' اور آئندہ کیلیے پتھر کي چھپائي منظور کرلي -

ھمدرد کي اشاعت کي تجویز جن بلند ارادوں پر مشتمل تھي ' اور جیسا وسیع پیمانہ اسکے بلند نظر مجوز کے پیش نظر تھا ' اگر اسکي تکمیل کے سامان میسر آجاتے تو في الحقیقت اردو پریس کي سب سے بڑي ضرورت پوري ھوتي - روزانہ اخبارات پریس کي پہلی منزل ھیں ' اور ھمارا پریس ابتک اسی اولین راہ میں درماندہ ھے

لیکن افسوس کہ جسقدر اسباب و وسائل اس مقصد کي تکمیل کیلیے ضروري تھے ' اُن میں سے ایک بھي وقت پر میسر نہ آیا - سب سے پہلے ٹائپ کے مصائب شروع ھوے - پھر ٹائپ وغیرہ سے بھي اھم تر بلکہ جان مقصد ایڈیٹوریل اسٹاف کا مسئلہ تھا - اخبار صرف عمدہ چھپے ھوے اوراق ھي کا نام نہیں ھے بلکہ اصلي شے وہ معنوي روح ھے جو اسکے جسم صورت میں زندگي پیدا کرتي ھے - لیکن یہ وہ مسئلہ ھے جو شاید ابھی برسوں تک حل نہوگا - اس کی دقتیں کوئی ھم سے پوچھے :

کہ من بخورِیش نمودم صد اھتمام و نشد !

ایک تنہا مسٹر محمد علي کي اولوالعزمي کیا کرسکتي تھي ؟ انکي مشغولیت کیلیے کامریڈ پہلے ھی سے زنجیر پا ھے - نتیجہ یہ نکلا کہ پبلک نے ھمدرد کو توقع سے کم پایا ' اور دنیا میں صناع کي مصیبتونکو محسوس کرنے والے کم مگر رد و قبول کا فیصلہ کرنے والے بہت ھوتے ھیں :

نوا گران نخوردہ گزند را چہ خبر ؟

اسمیں شک نہیں کہ پبلک کي شکایت درست ھے مگر ھم میں سے ھر شخص صرف سعي و کوشش ھي کرسکتا ھے - ضرورتوں کے پورا کرنے کیلیے اپني مطلوبات کا خالق نہیں بن سکتا - بڑے ارادے پہلے ھي دن پورے نہیں ھوتے ' اور تنہا کام کرنے والوں کے قصوروں کیلیے چاھیے کہ صبر اور برداشت کے ساتھہ فیصلہ کیا جائے :

نفس نہ انجمن آرزو سے باھر کھینچ !
اگر شراب نہیں انتظار ساغر کھینچ ! !

اب ھمیں معلوم ھوا ھے کہ ادارۂ ھمدرد صرف ٹائپ ھی کي تبدیلي کا نہیں بلکہ اخبار کے مضامین اور انکي کمیت و حیثیت میں بھي بہت بڑي تبدیلي کرنے کا انتظام کر رھا ھے - ھماري دلي التجا ھے کہ وہ اپنے ارادوں میں احسن و اکمل طریقہ سے جلد کامیاب ھو ' اور ھم تمام ھمدردان ملت کا ایک اھم فرض یہ سمجھتے ھیں کہ اس موقع پر اسکي توسیع اشاعت اور اعانت مالي کیلیے بڑي سي بڑي کوشش عمل میں لائیں تاکہ اردو پریس کي ترقي کا ایک بہت بڑا عزم خدا نخواستہ ناکام رھکر قوم کیلیے داغ خجالت ثابت نہو -

مکتوب لندن

مسٹر مشیر حسین قدوائي بیرسٹر اٹ لا اس مرتبہ جب سے لندن گئے ھیں اکثر مراسلات لکھتے رھتے ھیں - اشاعت اسلام کے کاموں کے متعلق انکي بعض دلچسپ تحریریں الهلال میں نکل چکي ھیں - پچھلي ڈاک میں مسلم ڈیپرٹیشن دھلي کے متعلق انکا ایک سخت مخالفانہ مضمون پہنچا ھے جسے ھم بلا تامل حسب عادت شائع کردیتے ھیں - مگر ھمیں تعجب ھے کہ ھمارے دوست کو اس مضمون کي اشاعت کے متعلق کیوں شبہ ھوا اور خط میں کیوں اصرار کیا گیا ؟ حالانکہ ھم نے مختلف مسائل کے متعلق اس سے بھي زیادہ سخت تحریریں شائع کردي ھیں -

ڈیپوٹیشن کا واقعہ گذر چکا اور اخبارات میں اسکي بحثیں ھوچکیں ' البتہ مسٹر قدوائي مسٹر شوکت علي معتمد خدام کعبہ کے متعلق شخصاً معترض ھیں کہ وہ اس حیثیت سے کیوں شریک وفد ھوے ؟

مسٹر موصوف ھي اسکو بہتر سمجھہ سکتے ھیں ' تاھم جہاں تک ھمیں علم ھے ' ھم کہہ سکتے ھیں کہ انکي شرکت غالباً ایک تعلیم یافتہ مسلمان اور عام طور پر قومي کاموں میں سرگرم حصہ لینے والے شخص کي حیثیت سے تھي ' نہ کہ معتمد خدام کعبہ ھونے کی حیثیت سے ' اور جبکہ جناب مولانا عبد الباري صاحب کی نسبت تعدد حیثیات کو اس بارے میں خود ھمارے دوست قابل اعتراف تسلیم کرتے ھیں تو پھر مسٹر شوکت علی اگر اپنی عام حیثیت سے ڈیپوٹیشن میں شریک ھوے ھوں تو یہ کیوں قابل اعتراض سمجھا جاے ؟

بہر حال مسٹر قدوائي خود بھی خدام کعبہ کے بانیوں اور عہدہ داروں میں سے ھیں اور انھیں ذمہ دارانہ حیثیت سے لکھنے کا حق حاصل ھے ھمارا خیال جو کچھہ تھا وہ ھم نے ظاھر کردیا -

مسلم گزٹ

عین اُس وقت جبکہ پریس ایکٹ کي سختیوں سے ھندوستان کي عدالت ھاے عالیہ ' کونسل کے ھال ' اور پارلیمنٹ کے ایوان یکساں طور پر گونج چکے ھیں ' یہ خبر تعجب اور عبرت کے کانوں سے سني جائیگي کہ ابھي اسکے مذبح پر اور نئي قربانیوں کي ضرورت

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹھوکریں نئے مصلحین نے کھائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجه ہے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یه ہے که قران کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحه کا درجه ہے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے که حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور ہے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا ہے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بھي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن ہے جسکے اصول و قواعد هیں' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رها ہے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا ہے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تھي اسلیے اصول شهادت و روایت کي بنا پر ضرور تھا که نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کي ہے ' اور هر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصه لیا ہے' بے خوف دعوے کے ساتھه کها جا سکتا ہے که کسي علم و فن کو بھي انساني دماغ نے اسدرجه منضبط' اور سعي انساني کي انتهائي حد تک مرتب و مهذب نهیں کیا جیسا که علماے سلف نے فن حدیث کو' اور یه ایک مخصوص شرف و مزیت علمي ہے امة مرحومه کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سهیم نهیں - والقصة بطولها -

پس ضرور ہے که جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن اور علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بھي کردي جاے - اگر ایسا نه کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بھي دلیل و حجة نهیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فهمي)

ایک بهت بڑي غلط فهمي یه پھیل گئي ہے که فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نهیں - عام طور پر یه سمجھا جاتا ہے که تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي ہے که اسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکه یه صریح غلطي ہے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبھي جائز نهیں رکھا - حضرة شاه ولي الله رحمة الله علیه نے حجة الله البالغه وغیرہ میں جو تصریحات اس بارے میں کردي هیں' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انھوں نے باعتبار صحت و شهرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا ہے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں' اور بقیه کتب صحاح ستہ کو دوسرے درجے میں رکھتے هیں - اسکے بعد دارمي' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسی ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبه ' حاکم ' بیهقي ' اور طبراني وغیرہ کے مجموعے هیں - انهیں تیسرے درجے میں قرار دیا ہے اور لکھا ہے که اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیرہ ہے' یهاں تک که موضوع حدیثیں بھي شامل هیں - شاہ صاحب نے سنن ابن ماجه کو بھی اسي درجه میں قرار دیا ہے - مگر اسکے خلاف رائیں زیادہ ملیں گي -

چوتھے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیه حصه داخل ہے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویه ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري ' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیه ' ابن عساکر وغیرہ وغیرہ - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمه یهي کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تھا - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوتي هیں - انهوں نے کبھي بھی یه دعوا نهیں کیا که جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تھا' اور اسکے نقد و بحث کو انهوں نے دوسروں کے لیے چھوڑ دیا تھا -

چنانچه اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یه ہے که محققین فن حدیث نے همیشه اپنی تصنیفات میں انکی جمع کردہ حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکه وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشه ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح اور نقد و جرح کرتے رهے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر ہے جنهوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا ہے' اور واقعۂ ماریۂ قبطیه کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافه کے بعد پیش کي ہے' وہ بھی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی ہے - یا پھر طبرانی کے معاجم هیں' اور حاکم کي مستدرک ' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکھتے هیں که حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عینی هی اٹھاکر دیکھه لیجیے که اس رد و قبول کا کیا حال ہے ؟

امام ابن تیمیه سے بڑھکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا' جنهوں نے اس راہ میں بے شمار متاعب و شدائد بھی فقهاء متقشفین کے هاتھوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعه کرنے کی توفیق ملی ہے ' وہ اندازہ کرسکیں گے که میں کیا کهه رها هوں ؟ منهاج السنه وغیرہ میں صحاح کی متعدد احادیث کو انهوں نے صاف صاف رد کردیا ہے !

یه همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیرہ مصنفات شهیرہ موجود هیں - ایک نهیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کردہ احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نهیں بلکه کتب صحاح کی مرویات پر بھی روایت و درایت کے مقررہ اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پھر فقهاء حنفیه کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شهادت ہے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابله میں تسلیم نهیں کرتے -

پس یه ایک صریح اور مسلم بات ہے که احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري اور ناگریز ہے اور اس بارے میں همیشه اکا بر فن کا یکساں طرز عمل رها ہے - اس امر کیلیے کسي شهادت کے پیش کرنے کي ضرورت نه تھي - میں نے اسلیے زور دیا تا که مخالفین اسلام یه نه سمجھیں که انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یه کوئي نیا اصول قرار دیا جا رها ہے - یه اصول همیشه سے موجود ہے' اور جس طرح هم اب سے آٹھه سو برس پہلے صرف انهي احادیث کو تسلیم کرتے تھے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بھی صرف انهي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقررہ اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

الهلال

۱۷ - ۲۴ جمادي الاخر ۱۳۳۲ هجری

اسئلة و اجوبتها

اصول رد و دفاع مطاعن منکرین

واقعه ایلاء و تخییر

روایات ضعیفه و موضوعه

انکار حدیث و مصلحین متفرنجین

حضرت مولانا - السلام علیکم - میرے ایک نوجوان دوست (جنکا نام لکھنا ابھي مناسب نہیں سمجھتا اور غالباً انکے خاندان سے جناب بھي ضرور واقف ھیں) آجکل عیسائي مشنریوں کے دام میں پھنس گئے ھیں' اور رفته رفته انھیں اسلام کي جانب سے بدظن کیا جارھا ھے - وہ روز اپنے نئے عیسائي رفیقوں کے یہاں سے کوئي نہ کوئي اعتراض سیکھہ کر آتے ھیں' اور ھم لوگوں سے جواب طلب کرتے ھیں - ایک کتاب اردو کی ٹائپ میں لندن کی چھپي ہوئي بھي انھیں دي گئي ھے جسکو وہ بطور حرز جاں کے ھر وقت اپنے ساتھه رکھتے ھیں اور اسمیں بھي اسیطرح کے اعتراضات جمع کیے گئے ھیں - الحمد لله که آجتک انکے ھر اعتراض کا میں نے مسکت جواب دیا اور اسکا جواب وھانسے وہ کوئي نہ لا سکے - البته ایک واقعه انھوں نے ایسا بیان کیا جسکے متعلق بوجہ عدم علم و واقفیت میں پوري طرح تشفي نہ کرسکا لیکن چونکه اسکا حواله احادیث کی بنا پر دیا گیا تھا اسلیے میں نے صاف کہدیا که ھم صرف اُنھی اعتراضات کے جوابدہ ھیں جو قرآن کریم کی بنا پر کیے جائیں - صرف وھی حقیقی اور ایک ھی مجموعه ھمارے تمام اعتقادات و عبادات کا ھے - حدیثوں کو کوئی یقینی درجه حاصل نہیں اور اسلیے اُس - کے ھم ذمه دار نہیں ھیں - یہي زریں اصول سر سید احمد خاں مرحوم نے خطبات احمدیه اور مضامین تہذیب الاخلاق میں قائم کیا ھے - اسپر انکے عیسائي دوست نے جواب میں کہلایا که قرآن میں بھي اسکا ذکر کیا گیا ھے -

انھوں نے حضرۃ سرور کائنات (صلی الله علیه و سلم) کے متعلق بیان کیا ھے که ایک مصري عورت حضور کے پاس آئي تھي' اور آپ نے بطور لونڈي کے اپنے رکھه لیا تھا - ایک دن آپ اسکے ساتھه خلوت میں تھے که یکایک آپکي بیویوں میں سے ایک بیوي چلي آئیں اور دیکھکر سخت ملامت کي' اسپر اپنے معذرت کي اور کہا که اس واقعه کا ذکر دوسري بیویوں سے نہ کرنا ورنه مشکل ھوگي - مگر انھوں نے ذکر کردیا اور آپ ایک مہینے تک اپني تمام بیویوں سے ناراض ھوکر بالکل الگ رھے' اور اسقدر اسکا صدمه ھوا که مہینے بھر تک اپني کوٹھڑي سے بالکل نہ نکلے -

وہ کہتا ھے که یه واقعه معتبر کتب میں موجود ھے' اور اس بنا پر اعتراض کرتا ھے که کیا ایسا اخلاق انبیا کا ھو سکتا ھے؟ میں نے اپنے یہاں کے بعض علما سے دریافت کیا تو انھوں نے کہا که ھاں بیشک یه واقعه کتب معتبرہ میں آیا ھے - پھر جناب .... کو لکھا انھوں نے بھي اسکي تصدیق کي - اب جناب سے مستدعي ھوں که خدا را اپنا تھوڑا سا وقت صرف کرکے مجھے واقعه کي حقیقت سے مطلع فرمائیں بلکه الھلال میں درج کریں تا که تمام مسلمانوں کیلیے ذریعۂ علم ھو اور مخالفوں کے دام تزویر سے بچیں - نیز اسکي نسبت بھي تحریر فرمائیں که کیا احادیث کے متعلق اس اصول کو آپ تسلیم کرتے ھیں جو میں نے مخالف کے سامنے پیش کیا؟

خاکسار غلام سرور شاہ عفي الله عنه

الھلال:

(۱) آپنے جس کتاب کو اپنے قابل رحم دوست کے ھاتھه میں دیکھا ھے وہ غالباً پادري عماد الدین کي میزان الحق وغیرہ ھوگي جو لندن میں چھپي تھي - ازالة الاوھام' استفسار' لسان الصدق' اظھار الحق وغیرہ انھي کتابونکا جواب ھے - لیکن جس واقعه کا آپنے ذکر کیا ھے اسے ان کتابوں سے کوئي تعلق نہیں -

(۲) جن لفظوں اور جس صورت میں آپکے دوست نے یه واقعه بیان کیا ھے' وہ قطعاً بے اصل اور حتماً کذب و افترا ھے - آپ پورے وثوق او ر تحدي کے ساتھه انکار کر دیں اور ثبوت طلب کریں - جن حضرات علما سے آپنے تحقیق فرمایا اور انھوں نے اِس واقعه کي تصدیق کي' انکي نسبت بجز اسکے کیا کہوں که الله انپر رحم کرے - ایسے اپنوں کا وجود دشمنوں سے زیادہ مہلک ھے - فنعوذ بالله من شر الجھل و الجاھلین -

(۳) البته بیان کردہ صورت واقعه سے اگر قطع نظر کرلي جاے' تو یه در اصل واقعۂ ایلا و تخییر کي بعض روایات کي ایک مسخ شدہ صورت ھے' اور جس مصري لونڈي کي طرف اشارہ کیا ھے اس سے مقصود ماریه قبطیه ھیں - بلاشبه کتب سیر و تفاسیر میں بعض روایات ایسي موجود ھیں جنسے معلوم ھوتا ھے که آنحضرۃ صلی الله علیه وسلم نے بعض ازواج کي خاطر ماریه قبطیه کو اپنے اوپر حرام کرلیا تھا' اور حضرت حفصه یا حضرت زینب سے کہا تھا که اس واقعه کا ذکر کسي سے نہ کرنا - انھوں نے حضرت عائشه سے ذکر کردیا اور اسپر سورۂ تحریم کي آیات نازل ھوئیں -

لیکن اول تو آپکے دوست کے مسیحي معلم کا یه کہنا که یه واقعه قرآن کریم میں بھی موجود ھے' بالکل غلط ھے - قرآن کریم میں کوئي واقعه بیان نہیں کیا گیا' بلکه صرف ایک راز کا ذکر کیا گیا ھے جو آنحضرت نے بعض ازواج پر ظاھر کیا تھا اور اسکا ذکر دوسروں سے کردیا گیا' پھر جو روایتیں اس بارے میں موجود ھیں انکا کتب معتبرۂ حدیث میں کہیں ذکر نہیں - صحاح کے تمام ابواب نکاح و طلاق و ایلا و تفسیر انسے خالي ھیں' اور طبري وغیرہ میں انکا ھونا کوئي دلیل صحت نہیں جب تک که اصول مقررۂ حدیث کے مطابق ثابت نہو جاے - علاوہ بریں متعدد وجوہ ایسے موجود ھیں جنسے یه تمام روایات موضوع اور پایۂ اعتبار سے ساقط ثابت ھوتي ھیں اور محققین فن کي بھي یہي راے ھے - کما سیاتي انشاء الله -

لیکن آپنے ساتھه ھي ایک نہایت اھم اور اصولی موضوع بھي چھیڑ دیا ھے یعنے احادیث کے انکار و تسلیم کا سوال - بغیر ایک مستقل مبسوط مضمون کے اسکا تشفي بخش جواب تو ممکن

نہیں - البتہ اصل سوال کے جواب سے پہلے سرسری طور پر کچھہ اسکی نسبت بھي عرض کردیتا ہوں -

(معترضین اسلام کي ایک اصولي تقسیم)

مخالفین و اعداء اسلام جسقدر اعتراضات اسلام اور حضرة داعي اسلام کے متعلق کرتے ہیں' خواہ وہ آج پادري عماد الدین' پادري فنڈر' سر ولیم میور' اور مار گولیتھہ وغیرہ نے کیے ہوں' یا اب سے صدہا سال پہلے اُن معترضین نے جنکے جوابات ابن حزم نے ملل و النحل میں' قرافي نے تحفة الاریب میں' ابن تیمیہ اور ابن قیم نے ارشاد الحیاری وغیرہ میں دیے ہیں (رحمہم اللہ) مگر اصولاً انکي دو ہي قسمیں ہیں :

(الف) وہ اعتراضات جو محض سوء فہم یا دانستہ تلبیس و اعراض عن الحق کا نتیجہ ہیں - مثلاً قران کریم کے احکام جہاد ونکاح و طلاق وغیرہ کے متعلق جسقدر اعتراضات کیے جاتے ہیں' یا اختلاف بیانات قران و کتب مقدسہ کي بنا پر جو کچھہ کہا جاتا ہے انکي بنیاد ایک صحیح اور واقعي تعلیم پر ہے' اور یقیناً وہ احکام قرآن کریم میں موجود ہیں' لیکن یا تو انکي نسبت تعصب و جہل سے غلط فہمیاں پیدا ہوگئي ہیں - یا دانستہ انکے رد و بطلان کي کوشش کي گئي ہے - یا سرے سے اس اصل ہي کو قابل اعتراض قرار دیدیا ہے جسپر وہ تمام تعلیمات و احکام متفرع ہیں - غرضکہ اسلام کو اُن باتوں کیلیے الزام دیا ہے جنکے وجود سے تو وہ منکر نہیں' لیکن جن وجوہ و دلائل کي بنا پر الزام دیا گیا ہے انکا منکر و مبطل ہے -

(ب) یا پھر وہ اعتراضات ہیں جنکي بنا نہ تو کسي اسلامي تعلیم پر ہے' اور نہ کسي اسلام کے مسلمہ واقعہ پر- نہ تو خود قرآن کریم میں انکا وجود ہے' اور نہ احادیث صحیحہ و معتبرہ میں - انکا دار و مدار صرف اُن بیانات اور روایات پر ہے جو بعض مسلمان مصنفوں نے اپني کتابوں میں کسي نہ کسي حیثیت سے درج کردیے ہیں یا عام طور پر مسلمانوں میں بیان کي جاتي ہیں' اور افواہ عوام پر چڑھ گئي ہیں - مثلاً قصۂ غرانیق اور واقعۂ حضرة زینب وغیرہ' یا مثلاً یہي واقعۂ ماریہ قبطیہ جو آپکے دوست نے ایک نہایت مکروہ و معرف صورت میں دکھلایا گیا ہے -

اِن دو قسموں کے علاوہ بے شمار اعتراضات ایسے بھي ہیں جو محض افترا و بہتان ہیں' جیسے صلیبي لڑائیوں کے زمانے میں مشرقي پادریوں نے مسلمانوں کي بت پرستي کے اکاذیب مشہور کردیے تھے' اور جنکو موسیو کاستري نے " اسلام اور باني اسلام " میں مفصل بیان کیا ہے - یا آج بھي ایسي صدہا باتیں اسلام کي طرف منسوب کي جاتي ہیں جنکي کوئي ادنی اور ضعیف اصلیت بھي روایات اسلامیہ میں نہیں ہے - لیکن یہ تمام اعتراضات یکسر عداوت - تعصب اور جہل و فساد کا نتیجہ ہیں جنکو خود صاحب نظر معترضین بھي تسلیم نہیں کرتے' اور یہاں محدود صرف قابل توجہ اعتراضات میں [illegible] بہاں [illegible] -

(سب سے زیادہ خطرناک قسم)

میں یورپ کے موجودہ معترضین و اعداء [illegible] اعتراضات کا سب سے زیادہ حصہ [illegible] اور پہلی قسم کے اعتراضات [illegible] تعداد بہت کم ہے اور اعداء [illegible] بہت کم [illegible] میں لکھی گئی ہیں [illegible] انہیں اٹھا کر دیکھیے' اور اُن تمام اعتراضات پر نظر ڈالیے جو ان میں پیش کیے گئے ہیں - ان میں بہت تھوڑا حصہ ان اعتراضات کا ہوگا جو براہ راست قرآن کریم کي تعلیمات یا احادیث معتبرۂ و مسلمہ کي بنا پر کیے گئے ہیں' اور تمام مجلدات یکسر انہي مطاعن و معائب سے لبریز ہونگي' جو عام روایات مفسرین و کتب سیرة و مغازي کي بنا پر کیے گئے ہیں' اور جنمیں ضمناً یہ مقدمہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ اسلام و پیروان اسلام کیلیے ہر مسلمان مصنف کا بیان حجة اور برہان ہے !

سب سے بڑا ابلیسي دسیسہ اعداء اسلام کے پاس یہ ہے کہ حضرة داعي اسلام علیہ الصلوة والسلام کي حیات طیبہ و مقدسہ کو دنیا کے سامنے ایسي مکروہ و معیوب شکل میں پیش کیا جاے جسکے دیکھتے ہي طبائع میں نفرت و کراہیت پیدا ہو جاے' اور اسلام کے متعلق کسي حسن ظن کے پیدا کرنے کا موقعہ ہي نہ ملے !

یہ مقصد پہلي قسم کے اعتراضات سے حاصل نہیں ہوسکتا - قرآن کریم میں جہاد کا حکم ہے - تعدد ازدواج کي اجازت ہے - طلاق کو جائز بتلایا ہے - قوم عاد و ثمود کے تاریخي مقامات کا ذکر ہے - حضرة ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کا خانۂ کعبہ بنانا بیان کیا گیا ہے - حضرة مریم علیہا السلام کو ملامت کرنے والوں نے " یا اخت ہارون " کہا ہے - معترضین انپر نکتہ چیني کرتے ہیں - احکام جہاد کو ظالمانہ بتلاتے ہیں - تعدد ازدواج اور طلاق کو اخلاقاً معیوب کہتے ہیں - قوم عاد و ثمود کے متعلق تاریخي ثبوت طلب کرتے ہیں - حضرة ابراہیم کے بناے کعبہ کا ثبوت تورات سے مانگتے ہیں- حضرة مریم کا " اخت ہارون " ہونا انکي سمجھہ میں نہیں آتا - تاہم ان تمام اعتراضات سے اسلام کے محاسن و فضائل پر بالکل پردہ نہیں پڑ جا سکتا' اور سننے والے کیلیے یہ باقي رہجاتا ہے کہ وہ اسکے دیگر احکام و تعلیمات کے متعلق حسن ظن قائم کرے' یا بعض دیگر شرائع سے مقابلہ کر کے تسلي حاصل کرلے - حضرة موسی نے تلوار سے کام لیا - حضرة داؤد و سلیمان نے صدہا بیویاں رکھیں - اگر مخاطب ان الزامات کو صحیح مان بھي لے جب بھي زیادہ سے زیادہ یہي نتیجہ حاصل کر سکتا ہے کہ قران کریم اور کتب مقدسۂ عتیقہ کو ایک درجہ میں رکھنا چاہیے -

لیکن برخلاف اسکے دوسري قسم کے اعتراضات و مطاعن اپني معاندانہ تاثیر و نفوذ میں ان اعتراضات سے بالکل مختلف ہیں - ان میں اُس زندگي کي تصویر دکھلائي جاتي ہے جو تعلیمات اسلامیہ کا حامل ہے' اور جسکي رسالت و نبوت کي صداقت پر قران و اسلام کي حقانیت موقوف ہے - یہ تصویر نہایت مکروہ ہوتي ہے' اور شیطان کفر و ضلالت اعداء اسلام کے اندر حلول کرکے اسکے خال و خط درست کرتا ہے - نعوذ باللہ انساني معاصي و رذائل کے تمام اعمال سئیہ اسمیں جمع کیے جاتے ہیں' اور ایسے ایسے قبائح و فضائح کو اسکي طرف منسوب کیا جاتا ہے جو انساني بد اخلاقي کي انتہا ہیں' اور درجۂ نبوت و رسالت تو بہت ارفع و اعلی ہے' ایک شریف و نیک اعمال شخص کي زندگي بھي اسے ملوث نہیں ہوسکتي - کذالک یوفک الذین کانوا بآیات اللہ یجحدون (۴۰ : ۶۵)

آج یورپ اور امریکہ میں عام طور پر جو توحش و تنفر اسلام کي طرف سے پھیلا ہوا ہے' وہ زیادہ تر اسي تلبیس و شیطنت کا نتیجہ ہے- اِن مفتریات کو سنکر ایک سادہ ذہن مخاطب اسدرجہ اسلام سے متوحش ہوجاتا ہے کہ اُسکے کسي حسن و فضیلت کا اسے تصور بھي نہیں ہوسکتا - اور ہمیشہ کیلیے حسن ظن و تلاش حقیقت کا سد باب ہوجا تا ہے -

پس في الحقیقت قسم اول کے اعتراضات اسدرجہ اسلام کیلیے مضر نہیں ہیں جسقدر دوسري قسم کے' اور آج اعداء اسلام کے ہاتھہ میں سب سے زیادہ خطرناک حربہ یہي مفتریات ہیں - کسي

مذهب کے متعلق یه کہنا که وہ بزور شمشیر پهیلا ' سننے والے کو اسدرجه متاثر نہیں کرسکتا جسقدر اس افترا کا پیش کرنا که (نعوذ بالله) اسکا باني اپنے متبنیٰ کي بیوي کو برهنه غسل کرتے دیکهکر فریفته هوگیا ' اور بالاخر اس سے طلاق دلاکر خود اپنے نکاح میں لے آیا -

یه ایک نہایت دقیق نکته ہے جو میں کہه رها هوں اور اس وقت تک بہت کم اسپر توجه کی گئي ہے -

(ان مطاعن کا سر چشمه)

اس قسم کے تمام مطاعن و معائب میں جو واقعات بیان کیے جاتے هیں ' انکا ایک بڑا حصه تو خود معترضین کے القاء کفر و ضلالت کا نتیجه هوتا ہے جسکي کوئي اصلیت نہیں ' البته معاندانه حذف و اضافه اور تحریف و تلبیس کو الگ کردینے کے بعد دیکها جاے تو اسکي بنیاد میں کوئي بات ایسي ضرور نکل آتي ہے ' جو یا تو کسي مسلمان مصنف کا بیان ہے ' یا کوئي روایت اور اثر ہے ' یا پهر کوئي قصه ہے جو عام مسلمانوں کي زبانوں پر چڑهگیا ہے -

معترضین عموماً یه کرتے هیں که اسلامي تصنیفات کے متعلق ایک سطحي اور سر سري واقفیت حاصل کرکے چند کتابیں تفسیر اور سیرة یا قصص و فضائل کي اپنے سامنے رکهه لیتے هیں ' اور اسمیں جسقدر روایتیں اس قسم کي پاتے هیں جنکي بنا پر اسلام کی صداقت اور بانی اسلام کی زندگی پر طعن و قدح کیا جاسکتا ہے ' اُنهیں کامل ابلیسانه هوشیاري اور پوري مفتریانه چالاکی کے ساتهه یک جا کر لیتے هیں - پهر اپنے اکاذیب و مفتریات کا انپر اضافه کرتے هیں ' اور مفید مطلب توجیهه و تعلیل کے ساتهه ترتیب دیکے اس طرح پیش کر دیتے هیں که ناواقف انکے استدلال اور استشهاد سے مرعوب هو جاتا ہے -

وہ عموماً کتابوں کا حواله دیتے هیں اور بعض اوقات اُن روایات کو نقل بهي کر دیتے هیں جنسے انکا استدلال هوتا ہے - امریکن مشن نے عربي زبان میں جو کتاب بلاد مصر و شام کیلیے شائع کي تهي ' جو چار ضخیم جلدوں میں ختم هوئي ہے اور جسکا نام الهدایه ہے ' اسمیں اول سے لیکر آخر تک هر اعتراض کے ساتهه کوئي نه کوئي روایت بهي پیش کي ہے - غیروں کے علاوہ خود نا واقف مسلمانوں پر بهي ان حوالوں کا بہت اثر پڑتا ہے ' اور وہ کہتے هیں که جب خود اسلامي روایات میں یه واقعات موجود هیں تو انسے کیونکر انکار کیا جاسکتا ہے ؟

اس قسم کي روایات زیادہ تر تفاسیر اور عام کتب سیر و تاریخ میں هیں ' یا حضرة شاہ ولي الله کي تقسیم مدارج کتب حدیث کے مطابق ' تیسرے اور چوتهے درجے کي کتابوں سے لي جاتي هیں -

(فتنۂ اصلاح و اجتهاد جدید)

یه ایک نہایت اهم اور اصولي بحث ہے که اس قسم کے اعتراضات اور مطاعن کیلیے صحیح اور حقیقي طریقه جواب ورد کا کیا ہے ؟

همارے زمانے میں ایک نیا گروہ مصلحین و متکلمین کا پیدا هوا ہے جس نے اپني قابل تعریف بیداري و باخبري سے پہلے پہل ان اعتراضات سے واقفیت حاصل کي ' اور چاها که ان مطاعن کي آلودگي سے اسلام کے دامن کي تنزیهه و تقدیس ثابت کرے - اسکي مستعدي مستحق اعتراف ہے ' اور اسکي نیت سعي قابل تحسین ' لیکن افسوس ہے که جس کام کو وہ کرنا چاهتا تها ' اسکے لیے مستعدي اور آمادگي تو اسکے پاس ضرور تهي ' پر اسباب و وسائل یکسر مفقود تهے - اسکا دماغ کا رکن اور اسکا فہم طالب اجتهاد تها ' لیکن نه تو اسکے پاس نظر علم پیما تهي جو معین مقصد هوتي ' اور نه هي فکر واقف کار تها جو سامان مهیا کرتا - نه تو اُسے علوم اسلامیه کي خبر تهي نه فن حدیث و اثر پر نظر تهي - نه اصول فن سے اسنے واقفیت حاصل کي اور نه اسفار و مصنفات محققین و ائمۂ قوم پر نظر ڈالی - جس طرح اسلام کے حریفوں نے اسپر طعن کرتے هوے اپنے جہل پر اعتماد کیا ' اسي طرح اسلام کے ان حامیوں نے آنکا جواب دیتے هوے صرف اپنے بے بنیاد اجتهاد هي کو کافي سمجها - چونکه انهیں اپني قوت کي خبر نه تهي اور صرف اپني فکر و راے هي پر اعتماد تها ' اسلیے وہ حریفوں کي سطوت سے مرعوب هوگئے ' اور قابل اعتراض روایات و بیانات کا انبار دیکهکر اس طرح گهبرا گئے که ان میں رد و تحقیق کیلیے کوئي جوہ مجال باقي نه رهي - اور انکا رشتۂ کار حریفوں کي قوت اور استیلاء اثر کے هاتهوں میں چلا گیا -

اس گهبراهت میں انهوں نے اپنے تئیں بالکل مجبور پایا ' اور اسکے سوا کوئي چارہ نه دیکها که اپنے کسي جدید خود ساخته اصول کي بنا پر احادیث و روایات کي صحت هي سے قطعي انکار کردیں ' اور اسطرح انکے جواب کي ذمه داري سے بآساني سبکدوش هوجائیں - پس بجاے اسکے که وہ ان روایات کي حقیقت و اصلیت کو واضح کرتے ' انهوں نے اس قسم کے مجتهدانه اصول وضع کرنا شروع کردیے جنکو اگر صحیح تسلیم کرلیا جاے تو معترضین کے فتنه سے بهي بڑهکر ایک داخلي فتنۂ عظیم اسلام میں پیدا هو جاے - اعاذنا الله من شرها و من شر الجهل و الفساد !

مثلاً انهوں نے اُن اعتراضات سے بچنے کیلیے جو احادیث کي بنا پر کیے جاتے هیں ' سرے سے فن حدیث هی کي تضعیف و تحقیر شروع کردي ' حتی که صاف فیصله کر دیا که چونکه حدیثیں اکثر خبر احاد هیں اور خبر احاد مفید یقین نہیں - اسلیے حدیث في الحقیقت کوئي شے نہیں ہے - اسکے جواب کے هم ذمه دار نہیں ! انا لله و انا الیه راجعون -

اسطرح انهوں نے ایک فتنه سے بچنے کیلیے اپنے وجود کو دوسرا فتنه بنا دیا ' اور دشمن نے چونکه مکان کے شاگرد پیشه پر قبضه کرلیا تها ' اسلیے اسکے هلاک کرنے کیلیے پوري عمارت میں آگ لگادي !

عزیز من ! یه اسلام کي حمایت نہیں ہے : بلْ هيَ فتنةٌ ' ولکن اکثر الناس لا یعلمون -

وقت تفصیل کا متحمل نہیں اسلیے میں نہایت سر سري اشارات کرونگا - اگر فن و ارباب فن پر ان بے خبروں کي نظر هوتي تو وہ سمجهتے که مخالفین کے حملوں سے بچنے کیلیے اس مہلک اجتهاد کي کوئي ضرورت نہیں ہے - ایک محفوظ و مصئون طریق کار پیشتر سے موجود ہے ' اور بغیر اسکے که کسي جدید مصلح و مجدد کو اپنے غزاء اجتهاد کے اعلان کي ضرورت هو ' خود محققین فن نے اس بارے میں جو اصول و قواعد وضع کردیے هیں اُنهی کے مطابق چلکر هم بهتر سے بهتر حق تحقیق و دفاع ادا کر سکتے هیں -

(اصول بحث و مسلک صحیح و مستقیم)

اصل یه ہے که یه تمام نتائج جہل و بے خبري کے هیں ' اور وہ بے خبري همارے مخالفین اور همارے نئے حماة و مصلحین ' دونوں کے حصے میں آئی ہے همارا اولین فرض یه ہے که هم معترضین کو بتا دیں که قران کریم کے بعد همارے لیے حجت و دلیل کون کون سے مصادر علم و اعتماد هو سکتے هیں ؟ نیز یه که کیا کسي روایت کا کسي کتاب میں درج هونا اسکے لیے کافي ہے که وہ مسلمانوں کیلیے حجت هو سکے اور اس بارے میں ائمۂ سلف نے کچهه اصول مقرر کیے هیں یا نہیں ؟

درحقیقت انهي دو سوالوں کا جواب آجکل کے صدها داخلي و خارجي مباحث و اختلافات کیلیے بمنزله اصل و اساس کے ہے

اور جسقدر مشکلات همیں نظر آتي هیں اور جسقدر ٹهو کریں نئے مصلحین نے کهائي هیں ' وہ تمام تر اسی اصولي بحث کے افراط و تفریط کا نتیجه هے -

ان دو سوالوں کا مختصر جواب یه هے که قران کریم کے بعد یقیناً اور حتماً احادیث صحیحه کا درجه هے ' اور بغیر کسي خوف اور تامل کے اسکا اعتراف کر لینا چاهیے که حدیث صحیح ایک ایسا مصدر علم ضرور هے جو همارے لیے دلیل اور حجة هوسکتا هے - اور جس طرح هم اپنے داخلي اعمال میں احادیث کے معترف و معتقد هیں ' بالکل اسي طرح خارج کے اعتراضات میں بهي انکي حقیقت کو تسلیم کرتے هیں -

لیکن حدیث ایک مدون و منضبط فن هے جسکے اصول و قواعد هیں ' اور اسکي جمع و ترتیب کا کام صدیوں تک جاري رها هے - اس لیے صحت و اعتبار کے لحاظ سے مختلف طبقات و مدارج میں منقسم هوگیا هے - اسکي بنیاد انسانوں کي روایت پر تهي اسلیے اصول شهادت و روایت کي بنا پر ضرور تها که نقد و درایت کے اصول وضع کیے جاتے اور وضع کیے گئے - اس پورے کرۂ ارضي کے اندر جسمیں انسان نے هزارها برس کے تجارب و محن کے بعد صدها علوم و فنون تک رسائي حاصل کي هے ' اور هر قوم نے علم کي تفتیش و تدوین میں حصه لیا هے ' بے خوف دعوے کے ساتهه کها جا سکتا هے که کسي علم و فن کو بهي انساني دماغ نے اسدرجه منضبط ' اور سعي انساني کي انتهائي حد تک مرتب و مهذب نهیں کیا جیسا که علماے سلف نے فن حدیث کو ' اور یه ایک مخصوص شرف و مزیت علمي هے امة مرحومه کي جسمیں دنیا کي کوئی قوم شریک و سهیم نهیں - والقصة بطولها -

پس ضرور هے که جس حدیث سے همارے سامنے استدلال کیا جاے ' اسکي صحت اصول و قواعد مقررۂ فن او ر علوم متعلقۂ حدیث سے ثابت بهي کردي جاے - اگر ایسا نه کیا گیا تو همارے لیے کسي طرح بهي دلیل و حجة نهیں هوسکتي -

(ایک عام غلط فهمي)

ایک بهت بڑي غلط فهمي یه پهیل گئي هے که فن حدیث کے طبقات و مدارج اور محدثین کے طریق جمع و اخذ پر لوگوں کي نظر نهیں - عام طور پر یه سمجها جاتا هے که تفسیر و سیر اور مغازي و ملاحم کي کسي کتاب میں بسلسلۂ اسناد کسي روایت کا درج هونا اسکے لیے کافي هے که اسے تسلیم کرلیا جاے - حالانکه یه صریح غلطي هے ' اور خود محدثین نے اس غلطي کو کبهي جائز نهیں رکها - حضرة شاه ولي الله رحمة الله علیه نے حجة الله البالغه وغیره میں جو تصریحات اس بارے میں کردي هیں ' وہ قدما کي تصنیفات سے مستغني کر دیتي هیں - انهوں نے باعتبار صحت و شهرت و قبول کتب احادیث کو چار درجوں میں تقسیم کیا هے - اول درجے میں وہ موطاء امام مالک اور صحیحین کو قرار دیتے هیں ' اور بقیه کتب صحاح سته کو دوسرے درجے میں رکهتے هیں - اسکے بعد دارمي ' ابو یعلي ابن حمید ' طیالسي ' کے مسانید اور عبد الرزاق ' ابن ابي شیبه ' حاکم ' بیهقي ' اور طبراني وغیره کے مجموعے هیں - انهیں تیسرے درجے میں قرار دیا هے اور لکها هے که اسمیں رطب و یابس هر طرح کا ذخیره هے ' یهاں تک که موضوع حدیثیں بهي شامل هیں - شاه صاحب نے سنن ابن ماجه کو بهي اسي درجه میں قرار دیا هے - مگر اسکے خلاف رائیں زیاده ملیں گي -

چوتهے درجے میں کتب حدیث کا تمام بقیه حصه داخل هے - علی الخصوص تصانیف حاکم ابن عدي ' ابن مردویه ' خطیب ' تفسیر ابن جریر طبري ' فردوس دیلمي ' ابو نعیم صاحب حلیه ' ابن عساکر وغیره وغیره - عام کتب تفاسیر و دلائل و خصائص و قصص کا سر چشمه یهی کتابیں هیں -

ان بزرگوں نے اپنا مقصد کتب صحاح کے جامعین سے بالکل مختلف قرار دیا تها - اس مقصد کي بے خبري هی سے تمام مشکلات پیدا هوتي هیں - انهوں نے کبهي بهی یه دعوا نهیں کیا که جسقدر حدیثیں وہ پیش کرتے هیں ' سب کي سب قابل اعتماد هیں - انکا مقصد صرف احادیث کو کسي خاص سلسلے سے جمع کر دینا تها ' اور اسکے نقد و بحث کو انهوں نے دوسروں کے لیے چهوڑ دیا تها -

چنانچه اسکا سب سے بڑا واضح ثبوت یه هے که محققین فن حدیث نے همیشه اپنی تصنیفات میں انکی جمع کرده حدیثوں کو اسی وقت قبول کیا جبکه وہ اصول مقررۂ حدیث کے مطابق جانچ لی گئیں ' اور همیشه ان پر اپنے اپنے اصولوں کے ماتحت رد و قدح او ر نقد و جرح کرتے رهے - سب سے بڑا ذخیرۂ حدیث اس قسم کا امام ابن جریر طبري کی تفسیر هے جنهوں نے قرآن کریم کی هر آیت کے نیچے روایات کے جمع کرنے کا التزام کیا هے ' اور واقعۂ ماریۂ قبطیه کے متعلق جو روایت آپکے دوست نے نسخ و اضافه کے بعد پیش کي هے ' وہ بهی امام موصوف هي نے سورۂ تحریم کی تفسیر میں درج کی هے - یا پهر طبرانی کے معاجم هیں ' اور حاکم کي مستدرک ' ابن حمید و دارمی کی مسانید ' اور ابونعیم و دیلمی کی تصنیفات هیں - لیکن هم دیکهتے هیں که حافظ ابن حجر عسقلاني اور حافظ ذهبی جیسے مسلم محدثین اپنی تصنیفات میں جا بجا انکی مرویات پر جرح و نقد کرتے هیں ' اور کسی روایت کو بحث و نظر کے بعد قبول اور کسی کو مردود قرار دیتے هیں - صرف فتح الباري اور عینی هی اٹها کر دیکهه لیجیے که اس رد و قبول کا کیا حال هے ؟

امام ابن تیمیه سے بڑهکر فن حدیث کا اور کون حامی اور غواص هوگا ' جنهوں نے اس راه میں بے شمار متاعب و شدائد بهی فقهاء متقشفین کے هاتهوں برداشت کیے ' مگر جن خوش نصیبوں کو امام موصوف کی تصنیفات کے مطالعه کرنے کی توفیق ملی هے ' وہ اندازه کرسکیں گے که میں کیا کهه رها هوں ؟ منهاج السنه وغیره میں صحاح کی متعدد احادیث کو انهوں نے صاف رد کردیا هے !

یه همارے پاس علامۂ ابن قیم کی زاد المعاد اور اعلام الموقعین وغیره مصنفات شهیره موجود هیں - ایک نهیں متعدد مقامات پر علامۂ موصوف ان کتابوں کی بیان کرده احادیث کو بلا تکلف رد کردیتے هیں - صرف اتنا هی نهیں بلکه کتب صحاح کی مرویات پر بهی روایت و درایت کے مقرره اصول کے بموجب نظر انتقاد ڈالتے هیں ' اور کسی سے استدلال کرتے هیں اور کسی کو اعتماد کیلیے غیر مفید بتلاتے هیں - پهر فقهاء حنفیه کا طرز عمل تو اس بارے میں ایک صاف شهادت هے جو احادیث صحیحین تک کو بلا تکلف اپنے قیاس و درایت کے مقابله میں تسلیم نهیں کرتے -

پس یه ایک صریح اور مسلم بات هے که احادیث کے تسلیم کرنے کیلیے طریق نقد و نظر سے کام لینا ضروري او ر ناگریز هے اور اس بارے میں همیشه اهل فن کا یکساں طرز عمل رها هے - اس امر کیلیے کسي شهادت کے پیش کرنے کي ضرورت نه تهي - میں نے اسلیے زور دیا تا که مخالفین اسلام یه نه سمجهیں که انکے اعتراضات سے بچنے کیلیے یه کوئي نیا اصول قرار دیا جا رها هے - یه اصول همیشه سے موجود هے ' اور جس طرح هم اب سے اٹهه سو برس پہلے صرف انهي احادیث کو تسلیم کرتے تهے جو قواعد مقررۂ فن سے ثابت هو جائیں ' اسی طرح آج بهی صرف انهي روایتوں کو تسلیم کرینگے جو خود ان روایات کے جمع کرنے والوں کے مقرره اصول کے مطابق ثابت کر دي جائیں -

مقالات

یه بالکل ایک کهلی هوئي بات هے - علی الخصوص کتب تفسیر و سیرة و مغازي اور قصص انبیاء سابقین و اسرائیلیات کے متعلق ابتدا سے ائمۂ فن نے یهی راے دي هے' اور حضرة امام احمد کے زمانے سے جبکه انهوں نے " ثلاثة کتب لیس لها اصل : المغازي و الملاحم و التفسیر " کہا تها' حفاظ حدیث کے آخري عهد تک جبکه ابن حجرؒ ابن تیمیه' ابن قیم' اور حافظ ذهبی رحمهم الله نے کتابیں تصنیف کیں' تمام محققین فن کا طرز عمل اسی کا موید رها هے -

(خلاصۂ مطالب)

پس ضرور هے که اس امر کو اچهی طرح معترضین اسلام پر واضح کردیا جاے اور اسکے اصول و قواعد انکے سامنے پیش کردیے جائیں اسکے بعد اُنسے بحث کی جاے - اگر ایسا کیا جاے تو باوجود اُس واقفیت کے جو مجهے معترضین کے ذخیرۂ کثیرۂ مطاعن و معائب سے هے' اور باوجود اُن مشکلات کا کامل اندازه کرنے کے جو همارے نئے مصلحین و مجتهدین او ر متکلمین قرن جاري کو رد مطاعن اور دفع اعتراضات و شکوک میں پیش آئی هیں' میں پورے طمانیة قلب اور وثوق کامل کے ساتهه کہتا هوں که احادیث معتبره کی بنا پر کوئی دقت همیں اس راه میں پیش نهیں آئیگی' اور نئے اجتهادات و تجدیدات کا طوفان مهلک و هادم اُٹها نے کی بالکل ضرورت نه هوگی -

یهی وه مقام هے جهاں آکر باوجود اتحاد مقصد و علم ضرورت' مجهے نئے مصلحین متفرنجین سے علحده هوجانا پڑتا هے' اور باوجود انکے کاموں سے غیر جامدانه و غیر متقشفانه واقفیت کے' میرے دل میں انکے لیے کوئی حسن اعتقاد و اعتماد پیدا نهیں هوتا - بلاشبه ضرورتیں شدید اور نظر و تحقیق کی داعیات ناگزیر هیں' یقیناً همارا مقابله سخت اور بهت سے عوارض و جزئیات میں بالکل نئے قسم کا هے' اور یه بهی بالکل سچ هے که جو لوگ سب سے پہلے حریف کے وجود سے خبردار هوے او ر میدان کار زار میں نکلے' انکی مستعدي و هوشیاري اور سعی و محنت کا پوري طرح اعتراف کرنا چاهیے' لیکن تاهم ان میں سے کوئي بات بهی اسکے لیے مستلزم نهیں هے که نا واقفیت کو مجتهد العصر اور لا علمي و بے خبري کو صاحب الامر تسلیم کرلیا جاے' اور بلا ضرورت دشمنوں کے مقابلے میں ایسا اسلحه اٹهایا جاے جسکا پهلا وار خود اپنے هی گردن پر پڑے ؟

جبکه هم اصول و قواعد فن کے مطابق چلکر بعینه وهی مقصد حاصل کرسکتے هیں جو ان لوگوں کے پیش نظر هے تو پهر اسکی کیا ضرورت هے که محض اپنے فهم و قیاس شخصی کا نام "درایت و احتجاج عقلی" رکهکر اُن علوم مسلمۂ اسلامیه کی تضعیف و تحقیر بل انکار و انهدام کے درپے هو جائیں' جو خزائن امة کا راس المال' و اشرف ترین مصادر علوم دینیه' و سرچشمۂ معارف و حقائق اسلامیه' و تاریخ صدر اول و سیرة حضرة ختم المرسلین هے' اور جسکے لیے خود صحابۂ و تابعین' ائمۂ مهتدین' اور تمام سلف صالح' بل اجماع جمیع امة مرحومه' من بداية عهدها الی زماننا هذا' قولاً و فعلاً همارے سامنے موجود هے ؟ در حقیقت ایسا کرنا اصول متفقه امة اور مصادر شریعة و علوم شرعیه میں ایک سخت اختلال و اغتشاش پیدا کرنا هے جسکا نتیجه مهلک اور جسکے عواقب فساد آلود هیں -

مکتوب استانه علیه

نا خلف شاگرد

یه امر اب عام طور پر مسلم هے که یورپ (یا نصرانیت) اپني تمام اقسام کي ترقیا میں مسلمانوں کا ممنون احسان هے - جسقدر علوم اسوقت رایج الوقت هیں' یا جو کچهه اکتشافات زمانه حال میں هو رهے هیں' انکي ابتدا اسلام هي کے کسي قابل فرد کي کوشش کا نتیجه هے - یه ضرور ماننا پڑیگا که بعض اکتشافات میں مسلمانوں نے بالکل نقش اول چهوڑے' اور یوروپین اقوام نے انهیں اپني ترقیا سے نقش بنا دیا - لیکن " الفضل للمتقدم " ابتداء کا فخر مسلمانوں هی کو هے' اور موجوده دنیاے نصرانیت بڑا طور پر مسلمانوں کي شاگرد هے -

مسلمانوں نے اپنے زمانۂ عروج میں غیر مذاهب کے ساتهه جو نیک سلوک کیا' اسکي مثال غیر مسلمانوں میں' آجکل کے مهذب ترین زمانه میں بهي نهیں پائي جاتي - یهي وه تعلیم تهي جو اسلام نے اپنے پیروؤں کو دي تهي' اور یهي وه تعلیم تهي' جس پر عمل پیرا هونے سے مسلمان دنیا کے تخت و تاج کے مالک بنے تهے - اب چونکه مسلمانوں نے اس تعلیم کي پیروي چهوڑ دي هر جگه قعر مذلت میں گر رهے هیں -

بر خلاف اسکے غیر مسلمانوں علی الخصوص یوروپین عیسائیوں نے جو سلوک اپنے استادوں (مسلمانوں) کے ساتهه کیا' اسپر نظر ڈالنے سے رونگٹے کهڑے هو جاتے هیں - صرف چند تاریخي واقعات کے صرف اشاره کرتا هوں -

ان دنوں آپ جا کر اسپین (اندلس) کي سیر کیجیے - آپ کو تمام سفر میں کوئي چیز بهي ایسي دکهائي نه دیگي' جس سے اسکا پته چلے که اس علاقے میں کبهي بهی مسلمانوں کا قدم آیا تها - تاریخ میں جو واقعات آپنے ملاحظه کیے هونگے' اس سے آپ ضرور نتیجه نکالینگے که مورخین نے مبالغه سے کام لیا - لیکن حقیقت یه هے که ان تاریخي واقعات میں ذرا بهي مبالغه نهیں - غرناطه جو اندلس میں مسلمانوں کا دار الخلافة سات سو بیاسي سال تک رها' اور سنه ۸۹۷ھ میں ایک عرصه دراز کے محاصره کے بعد انکے هاتهه سے نکلا' اب اسمیں سواے قصر الحمراء کے کوئي علامت مسلمانوں کي باقي نهیں هے - وهاں کي بے نظیر جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا' جسمیں اب تک توحید کي جگه تثلیث کي تعلیم دي جاتي هے !

اسي طرح " اشبیلیه " کي جامع مسجد کو گرجا بنادیا گیا جو اسوقت کلیساے اعظم روم کے بعد دوسرے درجه پر دنیا میں شمار هوتا هے - بلکه بقول بعض دنیا میں سب سے بڑا گرجا هے !

عبد الرحمن بن معاویه بن هشام نے (جسنے اندلس میں پچاس سال کے قریب حکومت کي) اپنے دار الخلافة قرطبه میں ایک عالي شان مسجد کي بنا ڈالي - جسے اسکے بیٹے نے سنه ۱۸۳ میں پورا کیا - اسکے بعد تمام مسلمان سلاطین اسپر کچهه نه کچهه

ایڈریانوپل کي ایک یادگار مسجد

جسے بلغاریا کے صلیبیوں نے اپنے قیام کے زمانے میں گرجا بنا دیا تھا اور فتح ادرنہ کے بعد دوبارہ صداے توحید سے مقدس کي گئي !

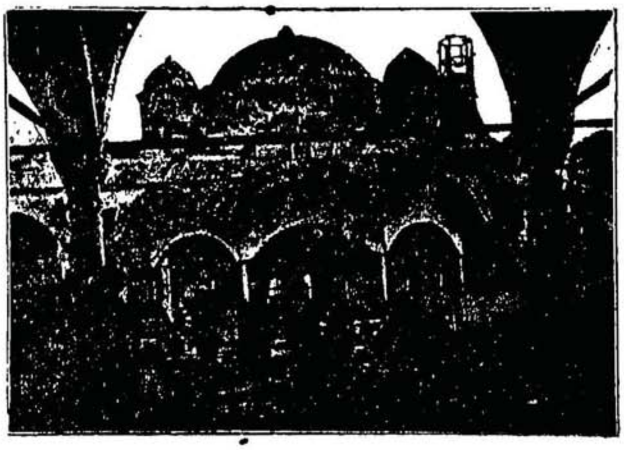

اضافہ کرتے رہے - آج وهي مسجد گرجا کا کام دے رهي هے ! اس مسجد کي وسعت کا اندازہ اس سے هوسکتا هے کہ اسکا طول تین سو تیس گز اور عرض دو سو پچاس گز هے - اور چودہ سو ستون سنگ مرمر وغیرہ کے منقش و مشجر اسمیں استعمال کیے گئے هیں !

غرناطہ اندلس میں آخري شہر تھا جو مسلمانوں کے هاتھہ سے گیا - چونکہ محاصرہ نے بہت طول پکڑا ' اسلیے مسلمانوں نے عیسائیوں کے ساتھہ ۶۷ شرایط منظور کرکے اپنے آپکو ان کے حوالہ کردیا - ان میں سے بعض شرایط یہ هیں :

(۱) تمام مسلمان امان میں رهیں - ان کي جان و مال کي حفاظت کي جاے -

(۲) مسلمان اپنے مذهب میں آزاد رهیں ' اور انپر اسلامي شرع کے مطابق حکومت کي جاے -

(۳) مساجد اور دیگر اوقاف بدستور قایم رهیں -

(۴) اسلامي احکام کي نگہداشت کي خاطر انپر کوئي یہودي یا عیسائي حاکم مقرر نہ کیا جاے -

(۵) ان کے کل سیاسي قیدي آزاد کیے جائیں -

(۶) انکو اجازت هو کہ اگر چاهیں تو یہاں سے هجرت کرجائیں -

(۷) ایام جنگ میں اگر کوئي عیسائي کسي مسلمان کے هاتھوں مارا گیا هو تو اس سے مواخذہ نہ کیا جاے - وغیرہ وغیرہ -

اب غور کرو کہ صلح کے بعد کہانتک ان شرایط پر عمل کیا گیا ؟ افسوس کہ بجاے ان شرایط پر عمل کرنے کے مسلمانوں کو جبراً عیسائي بنایا گیا اور یہاں تک سختي کي گئي کہ بحکم شاهي جو مسلمان عیسائي هونا منظور نہ کرتا ' بے دریغ قتل کیا جاتا - اس ظالمانہ حکم سے جو مسلمان پہاڑي علاقہ میں پناهگزین هوگئے تھے ' ان کو بھي بالاخر اس علاقہ سے بھاگنا پڑا - پھر اس پر بھي اکتفا نہ کي گئي ' بلکہ نئے عیسائي شدہ مسلمانوں کي نسبت فتوا دیا گیا کہ وہ دل سے مسلمان هیں اور اسلیے انھیں طرح طرح کے عذاب دیے گئے - یہاں تک کہ بعضوں کو زندہ جلا دیا گیا !!

سنہ ۱۰۱۰ هجري سے اب وهاں ایک فرد متنفس بھي مسلمان نظر نہیں آتا جہاں آٹھہ سو برس تک توحید کي حکومت رهي !!

لطف یہہ هے کہ مسلمانوں پر یہہ لوگ اسلام کو بزور شمشیر پھیلانے کا ناپاک الزام لگانے سے نہیں چوکتے - حالانکہ یورپین ترکي پر آٹھہ سو سال سے مسلمان قابض هیں ' لیکن ابھي تک رعایا کي تعداد میں کثرت عیسائیوں هي کي هے - هندوستان پر اتنے هي سال مسلمانوں نے حکومت کي ' لیکن کثرت هندوؤں هي کي رهي - حالانکہ اسپین پر جب عیسائي قابض هوے تو نصف صدي کے اندر هي اندر مسلمانوں کے نام سے بھي ملک خالي کردیا گیا -

دوسرا علاقہ جو عیسائیوں کي مہرباني سے اسوقت اسلام کے پیروؤں سے خالي هے ' جزیرہ سسلي (صقلیہ) هے جو ازروے مساحت گیارہ هزار دو سو اکیانوے مربع میل هے ' اور مامون الرشید کے زمانہ میں فتح هوا هے - آهستہ آهستہ وهاں کے باشندوں نے خوشي سے اسلام قبول کیا ' اور اس جزیرہ میں بہت سي عالیشان مساجد بنائي گئیں - تقریباً دو سو سال یعنے سنہ ۲۰۶ هجري سے سنہ ۳۹۳ ھ تک مسلمانوں نے اس جزیرہ پر حکومت کي - لیکن رفتہ رفتہ ان سے چھینا گیا ' اور سنہ ۴۸۴ هجري میں باضابطہ مسلمان اس سے بے دخل هوگئے - یہہ جزیرہ اجکل اٹلي کے زیر حکومت هے - اب اگر کوئي سیاح اس جزیرہ میں جاکر تلاش کرے تو اسے اسلام کي کوئي علامت نظر نہ آئیگي ' وہ گمان بھي نہ کرسکیگا کہ اس زمین پر کبھي مسلمان بھي حکومت کرچکے هیں !

اسیطرح الجزایر کو لیجیے جسکي آبادي چھہ کروڑ کي کہي جاتي هے - سنہ ۱۲۴۷ هجري میں اسپر فرانس نے قبضہ کیا اور بے انتہا مظالم کرنا شروع کیے - مسلمانوں کي طاقت کم کرنے کے لیے انکو شہروں سے نکالکر خود فرانسیسي قابض هوگئے -

اسیطرح تیونس پر جب فرانس نے سنہ ۱۲۹۹ هجري میں قبضہ کیا ' اور اصلاح و تہذیب کے مشہور بہانے سے دست ظلم دراز کیا تو ان سے بھي وهي سلوک کیا گیا جو الجزایر میں هوا تھا - فرانس جو جمہوریت کے لباس میں هے ' جب اسکا یہ حال هے تو روس جو اس سے کم هے - چنانچہ روس کے قرم اور قازان کے علاقہ میں مسلمانوں کو عربي ترکي یا فارسي میں گفتگو کي اجازت نہیں - اسلامي نام وہ نہیں رکھہ سکتے - اگر رکھیں تو اسکا تلفظ روسي طرز سے هونا چاهیے - کوئي نئي مسجد مسلمان نہیں بنا سکتے - بلکہ اس علاقہ میں مرمت طلب مساجد کي مرمت کي بھي اجازت نہیں - اکیس برس کي عمر سے پہلے اولاد کو ختنہ کرنے کي بھي اجازت نہیں هے - اکیس سال کي عمر کے بعد لڑکے کو عدالت میں حاضر کیا جاتا هے اور اس سے کہا جاتا هے کہ عیسائیت اور اسلام میں سے جس مذهب کو چاهے اختیار کرے - اسکو طرح طرح سے عیسائي هونے کي ترغیب دي جاتي هے - یہانتک کہ

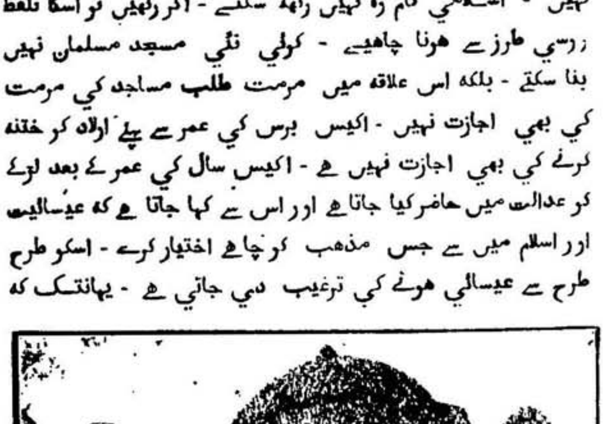

مسیحي وحشت کا ایک نیا منظر !

یعني سلانیک کي ایک قدیمي اور تاریخي مسجد جو اب گرجا بنا دي گئي هے !

احرار اسلام

اس سے کہا جاتا ہے کہ اگر عیسائی ہوگا تو حکومت کي طرف سے اسپر مہرباني کي جائیگی - اور اگر مسلمان رهیگا ' تو سب سے اول جو سلوک اس سے کیا جائیگا وہ یہہ ہوگا کہ بیدردي کے ساتھہ اسکا ختنہ کیا جایگا -

الغرض ان ناخلف شاگردوں نے جو سلوک اپنے استادوں کي اولاد کے ساتھہ یورپ ' ایشیا ' اور افریقہ میں کیا یا کر رہے ہیں ' وہ انسانیت اور تہذیب کیلیے باعث ہزار شرم ہے -

مراکو میں اب کیا ہوگا ؟ اٹلي ٹریپولي میں کیا سلوک کریگي ؟ جن اصلاحات کي بنیاد طرابلس میں ابراهیم پاشا نے قایم کي تھي ' انکا کیا حشر ہوگا ؟ ریاستہاے بلقان نو مفتوحہ علاقوں پر کسطرح حکومت کرینگی ؟ البانیہ کا مستقبل کیسا ہوگا ؟ ان سوالوں کے جوابات واقعات سے ظاہر ہیں - اور جو کچھہ ڈھکا چھپا رهگیا ہے وہ عنقریب معلوم ہو جائیگا :

عروس ملک کسے تنگ در کنار زند
کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

(مراسلہ نگار خصوصي - آستانہ علیہ)

انجمن ترقي اردو

جناب من تسلیم ـــ گذشتہ اجلاس انجمن ترقي اردو میں جو ۲۶ دسمبر سنہ ۱۹۱۳ ع کو بمقام آگرہ زیر صدارت جناب انریبل خواجہ غلام الثقلین بي - اے - ال - ال - بي - وکیل میرٹھہ منعقد ہوا تھا حسب ذیل رزولیوشن بالاتفاق پاس ہوا تھا -

رزولیوشن نمبر (۸) " یہ انجمن تمام مالکان اخبار و مطابع و دیگر مصنفین اور اهل قلم سے درخواست کرتي ہے کہ وہ اپنے اخبارات و رسایل اور تالیفات ' انجمن کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں تاکہ جدید ادبي تحریک کے متعلق جامع اور مکمل معلومات جمع کرنے میں مدد ملے "

آپ کي خدمت میں اس رزولیوشن کي بناء پر التماس ہے کہ آپ جو کچھہ شایع فرمائیں اوسکا ایک نسخہ دفتر انجمن میں ارسال فرماتے رهیں تاکہ جو مفید مقصد انجمن کے پیش نظر ہے اوسمیں آپ کي توجہ و امداد سے کامیابي ہو سکے ' اور خود آپ کي مطبوعات انجمن کي رپورٹوں کي ذریعہ سے ملک میں عام طور پر مشتہر ہو سکیں - انجمن کي رپورٹ میں جہاں اوسکي سال بھر کي کارگذاري کا بیان ہوگا وهاں ارادہ یہ ہے کہ رپورٹ کو خاص طور پر دلچسپ بنانے کیلئے اردو زبان کے متعلق ہر قسم کا ذخیرہ معلومات بھي جمع کیا جاے ' تاکہ رپورٹ کے ناظرین کو اوسکے مطالعہ سے اپني مادري زبان کے متعلق کافي واقفیت ہوجاے ' اور جن لوگوں کو اپني ملکي علم ادب کي ترقي اور نشو و نما سے دلچسپي ہو اون کے لیے یہ رپورٹ بمنزلہ تاریخي سرمایہ کے بن جائے -

لیکن کوئي کام ایک شخص کي کوششوں سے سرانجام نہیں پا سکتا ' اسلیے ناممکن ہے کہ آپ کي توجہ اور عنایت کے بغیر یہ مقصد پورا ہوسکے - پس امید اینکہ از راہ نوازش و کرم و همدردي زبان اردو آپ اِس قسم کي امداد دینے سے دریغ نہ فرمائینگے ' جس کي اس رزولیوشن میں آپ سے درخواست کیگئي ہے - انجمن آپ کي اس عنایت کي دل سے قدر کریگي اور آیندہ اجلاس میں جو رپورٹ پیش ہوگي اوس میں اوس امداد و اعانت کا بتفصیل ذکر کیا جائیگا ' جو اِس معاملہ میں آپ سے ملیگي فقط -

آنریري سکریٹري -

الحریۃ فی الاسلام

احادیث و اثار

(۲)

(امر بالمعروف اور رشتۂ الهي)

کیا تم اظہار حق ' اعانت حریت ' اور اعلان صداقت میں اونسے ڈرتے ہو جو اس دنیا میں بڑے ہیں ؟ آہ ' نڈرو کہ وہ آخرت میں چھوٹے ہونگے - کیا تم اسلیے ڈرتے ہو کہ تم چھوٹے ہو ؟ مگر یقین کرو کہ مستقبل میں تم هي بڑے ہوگے - پھر کیا تم اسلیے حق سے باز رهتے ہو کہ انسانوں سے ڈرتے ہو ' لیکن کیا تم انسانوں کے مالک سے نہیں ڈرتے جسکا مقدس پیغامبر فرماتا ہے ؟

لایحقرن احدکم نفسہ ان یری امر اللہ تعالی علیہ فیہ مقال فلا یقول فیہ فتلقي اللہ وقد اضاع ذلک فیقول اللہ ما منعک ان تقول فیہ ؟ فیقول یا رب خشیۃ الناس - فیقول فایای کنت احق ان تخشی (رواہ احمد و ابن ماجۃ)	تم میں سے کوئي اپنے آپکو اس امر میں حقیر نہ سمجھے کہ وہ کسی بات کو دیکھے جسکے متعلق اسکا فرض ہو کہ امر حق کو ظاہر کرے مگر اپني کمزوري کے خیال سے چپ رہے - قیامت میں خدا کے روبرو جب حاضر ہوگا اور وہ اس موقع کو بھول چکا ہوگا ' تو خدا اوس سے پوچھیگا کہ تونے کیوں راستي اور صداقت کي بات نہ کہي ؟ وہ کہیگا : " پروردگارا ! لوگوں کے خوف سے " خدا فرمائیگا کہ " کیا خدا تیرے سامنے نہ تھا جس سے تو ڈرتا ؟ "

اسوقت کون ہوگا جو اوس عرش جلال و قدوسیت کے آگے جھوٹ بول سکیگا ؟ اے واے اوس اعتراف پر ' جب خجالت و شرمندگي کے ساتھہ هم اقرار کرینگے کہ هاں اے قادر علی الاطلاق ! هاں اے داناے اسرار قلوب ! ! هم انسانوں سے ڈرے پر تجھسے نڈرے ' همنے مخلوق کے سامنے سر جھکایا پر تجھسے سربلندي کي ' هم نے حق کو چھوڑ کر باطل کو سجدہ کیا - هم غیروں سے آشنا ہوکر تجھسے بیگانہ ہوگئے - اوسوقت کہا جائیگا کہ کیا تم نے میرے منادِ صادق اور داعي حق کي اوس آواز کو نہیں سنا تھا جبکہ کہا گیا تھا کہ :

ایہا الناس ! ان اللہ تعالی یقول : امروا بالمعروف وانہوا عن المنکر قبل ان تدعوني فلا اجیبکم ' و تسالوني فلا اعطیکم ' و تستغفروني فلا اغفر لکم - (رواہ الدیلمي)	لوگو ! خدا فرماتا ہے : اچھي باتوں کا حکم کرو ' اور بري باتوں سے منع کرو ! قبل اسکے کہ تم پکارو اور میں نہ بولوں ' تم مانگو اور میں ندوں ' تم مغفرت چاہو اور میں مغفرت نکروں ! (یعني اگر تم نے امر بالمعروف کا فرض ادا نہ کیا تو میں اپنا رشتہ تم سے کاٹ لونگا)

اسلیے هر مسلم کا فرض ہے کہ وہ حق کا طالب ' باطل کا دشمن ' عدل و حریت کا عاشق ' اور جور و ظلم سے متنفر ہو - اوسکا فرض ہے کہ طلب صداقت میں اپنے عزیز ترین سامان حیات کو بھي نثار کرنے کیلیے طیار رہے - حق پژوهي اور عدل دوستي اسکا جوہر ایمان اور اسکے لیے روح اخلاص ہو - وہ راہ حق میں موت سے نہ ڈرے کہ یہي اوسکي زندگي ہے ' اور سچائي کے عشق میں وہ سب کچھہ

لڑا دے جو آدم کي اولاد اس زمين پر لڑا سکتي هے - يهي تعليم هے جو همارے معلم رباني نے همين دي هے :

تحروا الصدق وان رايتم فيه الهلكة فان فيه النجاة (رواه ابن ابي الدنيا مرسلاً)

راستي و صدق کو تلاش کرو' گو اسميں تمهارے ليے هلاکت هي کيوں نهو که اسي هلاکت ميں تمهارے ليے نجات هے -

کون هے جو اوس هلاکت کا طالب نهيں جو موجب نجات هے ؟ کون هے جو اُس زهر آلود پياله سے نفرت کرتا هے جو اُسکي زندگي کيليے آب حيات هے ؟ شهيد راه حق پرستي نه صرف تنها زنده هے بلکه وه تمام قوم کو بهي زنده کرديتا هے - اسکے مرده قالبوں ميں روح حرکت کرنے لگتي هے' اور اسکي بند رگوں ميں خون حيات اپني آمد و رفت شروع کرديتا هے - پهر کيوں لوگ اس موت سے ڈرتے هيں ؟ کيا وه قوم کي زندگي کے آرزو ... نهيں ؟ کيا وه حيات جاويد کے طالب نهيں ؟

وه خدا کي راه ميں ان انساني بتوں سے ڈرتے هيں' جو سونے چاندي کي کرسيوں پر خدا بنکر بيٹهے هيں' جو اپني فوج کي چند صفوں سے قهر الهي کا مقابله کرنا چاهتے هيں' جو معصوم جانوں کي ظلم و قهر کي ديبي پر قرباني چڑهاتے هيں' جو کمزوروں کو ستاتے هيں کيونکه انکے ناله و فرياد کي لے انهيں پسند هے' جو بے گناهوں کو قتل کرتے هيں کيونکه اُنکے دهن تشنه کيليے خون کے چند قطروں کي ضرورت هے' جو مصيبت زدوں کي فرياد ناپسند کرتے هيں تاکه اُنکي محفل عيش و امن منغض نهو - جو مظلوموں پر ظلم کرتے هيں تاکه انکي مجلس عدالت داد رسي کيليے زحمت کش نهو -

(مقدس پيشين گوئي)

ليکن هر مسلمان کو آج يقين کرلينا چاهيے که اسکے پيغمبر مقدس نے اپني امت کے پاس اس موقعه کيليے ايک پيغام بهيج ديا هے اور ٹهيک اسي وقت کيليے اسکي زبان رحي پيشين گوئي کرچکي هے :

انه سيكون عليكم الئمة تعرفون وتنكرون' فمن انكر فهو برى و من كره فقد سلم ' ولكن من رضي و تابع هلک (رواه احمد و الترمذي)

عنقريب تم ميں بعض افسر هونگے جنکي بعض باتيں اچهي هونگي اور بعض بري' جسنے انکو نه مانا وه بري هوا' اور جسنے نا پسند کيا وه محفوظ رها' ليکن جسنے رضامندي ظاهر کي اور متابعت کي وه هلاک هوا -

سيكون امراء فتعرفون و تنكرون ' فمن كره برئ و من انكر سلم ' ولكن من رضي و تابع هلک (رواه مسلم و ابو داؤد)

عنقريب تم ميں بعض ايسے حکام هونگے' جن کي بعض باتيں اچهي اور بعض بري هونگي' جو ان باتونکو مکروه سمجهيگا وه بري هوگا' اور جو انکو نمانيگا وه محفوظ رهيگا' ليکن جو ان باتوں کو پسند کريگا اور ارنکي متابعت کريگا وه هلاک هوگا -

(الى الجهاد في سبيل الله !)

پس کيا جور و ظلم کي رضا کا اور باطل و منکر کي اطاعت کا اراده هے ؟ نهيں تم مسلم هو' اور مسلم دنيا ميں صرف اسليے آيا هے تاکه عالم کو هر طرح کے ظلم و فساد اور عدوان و طغيان سے نجات دلاے ' پس جسطرح کفار و مشرکين نے اپنے اعمال سيئه اور مقاصد شنيعه سے دنيا کو جور و ظلم سے بهر ديا هے' اسي طرح تم بهي اسے عدل و صداقت سے بهر دو - هاں اے فرزندان ابراهيم ! اٹهو اور ان هيکلوں کو جن ميں سنگ مرمر کے انساني بت بستے هيں توڑ ڈالو' اور اس صنم آباد کے " صنم کبير " کو جسکو تمهارے باپ ابراهيم نے اسليے چهوڑ ديا که وه اپنے بندوں کو معبودان صغار کي تباهي کا افسانه سناسکے ' سب سے پہلے توڑو تاکه وه انکي تباهي کا فسانه بهي نه سنا سکے - قوت و ضعف کا سوال نکرو که تم نه تو پشه سے کمزور تر هو' اور نه وه نمرود سے قوي تر -

تقربوا الى الله ببغض اهل المعاصي ' والقوهم بوجوه مكفهرة ' والتمسوا رضاه الله بسخطهم ' و تقربوا الى الله بالتباعد منهم (رواه ابن شاهين)

ظالموں سے عداوت رکهو تاکه خدا کي محبت تمهيں نصيب هو' اون کے ساتهه تلخ روئي سے پيش آؤ' تا که خدا کي رضا تمهيں حاصل هو' اون سے دور رهو تاکه خدا سے نزديکي اور اسکي درگاه ميں تقرب پاؤ ! !

ميں بغض و نفرت اهل جور و ظلم کے مناظر ميدانوں ميں ديکهنا نهيں چاهتا بلکه دلوں کے گوشوں ميں' آباديوں ميں ديکهنے کا طالب نهيں هوں بلکه قلوب کے خلوتکدوں ميں : و ذلک اضعف الايمان :

(اقسام جهاد)

ميں تم سے فتنه کا طالب نهيں کيونکه فتنه خداے اسلام کو محبوب نهيں هے - ميں تم سے صرف قول حق کي درخواست کرتا هوں که يهي اعلى ترين ميدان شجاعت هے - ميں تم سے صرف کلمۂ حق کا طالب هوں که وهي افضل‌ترين جهاد هے :

قال النبي صلعم : احب الجهاد الى الله كلمة حق يقال لامام جائر (رواه احمد و الطبراني)

آنحضرت صلعم فرماتے هيں : خدا کے نزديک سب سے محبوب جهاد وه " کلمۂ حق " هے جو کسي ظالم حاکم کے سامنے کها جاے -

افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر (احمد و ابن ماجة و الطبراني والبيهقي)

بهترين جهاد وه " کلمۂ حق " هے جو کسي ظالم سلطان کے روبرو کها جاے -

ان من اعظم الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر (رواه الترمذي)

جهاد اکبر ' کسي ظالم حکمراں کے آگے انصاف و عدل کي بات کهنا هے !

يه کيسي عالمگير غلطي هے که اسلام کے جهاد کو صرف جنگ و قتال هي ميں محدود سمجها جاتا هے ؟ افسوس که غيروں کے ساتهه تم بهي اسي غلطي ميں مبتلا هو' حالانکه صحيح ترمذي اور سنن ابن ماجه کي يه تين حديثيں جو اُوپر گذر چکي هيں' اس خيال کو يکسر فکر باطل ثابت کرتي هيں - وه صاف صاف شهادت ديتي هيں که جهاد مقدس صرف اس سعي اور جهد صالح کا نام هے جو ايثار و جاں نثاري کے ساتهه راه حق و صداقت ميں ظاهر هو' اور اسکا سب سے بڑا ميدان امر بالمعروف اور دعوة حق و عدل هے - فرمايا که " افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر " سب سے افضل جهاد يه هے که ايک ظالم و انصاف دشمن پادشاه اور حکومت کے سامنے حق اور عدل کا بے خوف اظهار کيا جاے - اس سے ثابت هوگيا که سچا مجاهد وهي راست باز انسان هے جو انساني قوتوں کي هيبت اور سطوت کے مقابلے ميں کهڑا هوجاے' اور خدا کي عدالت اور صداقت کي محبت اسپر اسدرجه چها جاے که وه اسکے بندوں کي هيبت کي کچهه پروا نه کرے !

يهي جذبۂ صداقت و حق پرستي هے جسکو آج دنيا کي قوميں مختلف ناموں سے پکارتي هيں مگر اسلام نے اسکا نام جهاد رکها اور ايک مومن و مسلم زندگي کا اسے اصلي شعار بتلايا - افسوس که خود مسلمانوں هي نے اس شعار کي توهين کي' اور خود اپنوں هي نے غيروں کي خاطر خدا و رسول کے اس پاک حکم کو مٹانا چاها - ليکن وقت آگيا هے که آج پهر اسلام اپنے هر فرزند سے اس حکم کي تعميل کا مطالبه کرے ' اور الحمد لله که الهلال کو آغاز اشاعت سے اس اصل اساس ملت اور اولين حکم اسلامي کے اعلان و ذکر کي توفيق دي گئي' اور اسکي دعوة کي تمام شاخوں کي بنياد و اساس صرف يهي حکم جهاد في سبيل الله هے -

کیا همارے لیڈر اس جهاد کیلیے طیار هیں ؟ کیا کونسلوں کے مسلمان ممبر اس شجاعت کا نمونه دکھانے کو آماده هیں ؟ کیا صحافة اسلامیه کے محرر و مدیر اس میدان میں اترینگے ؟ مطمئن رهنا چاهیے که اس " افضل الجهاد " کیلیے هاتهه کي ضرورت نهیں دل کي ضرورت هے - اس بهترین مظهر شجاعت کا آلۂ عمل تلوار نهیں بلکه قلم هے ! اس جنگ کیلیے ابهي اسلحۂ آهنین نهیں چاهئیں ' صرف چند پاره هاے گوشت درکار هیں جن میں حرکت صحیح اور جنبش صادق هو !

تم مواقع جهاد کو میدانوں اور معرکوں میں ڈهونڈهتے هو ؟ لیکن میں کهتا هوں که تم اونکو اپنے دل کے گوشوں میں ڈهونڈهو - ضعف اراده و باطل پرستي کي اصلي کمینگاه یهیں هے - و قال رسول الله صلعم :

الجهاد اربع : الامر بالمعروف والنهي عن المنکر' والصدق فی مواطن الصبر' و شنآن الفاسق (رواه ابو نعیم)

جهاد چار چیزیں هیں : اچهي باتوں کا حکم کرنا ' بري باتوں سے منع کرنا ' صبر و آزمایش کے موقع پر سچ بولنا ' اور بدکار سے عداوت رکهنا -

انواع جهاد میں سے کون سی نوع هے جسکا مظهر دل نهیں ؟ هاں دل درست کرو که تمهارے ارادوں میں قوت ' افکار میں صداقت ' حوصلوں میں استقلال ' اور پاے عمل میں ثبات پیدا هو - دل ' اور یهي دل جسکا مضغۂ گوشت تمهارے پهلو میں هے ' یقین کرو که تم سے باهر تمام عالم کي اصلاح و فساد کي اصلي کنجي یهي هے :

قال النبي صلعم : ان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله واذا فسدت فسد الجسد کله ' الا وهی القلب ! (صحاح) -

انسانکے بدن میں گوشت کا ایک ٹکره هے ' جب وه صالح هوتا هے ' تو تمام جسم صالح هوتا هے ' اور جب وه فاسد هوجاتا هے تو تمام جسم فاسد هوجاتا هے ' هاں جانتے هو وه گوشت کا ٹکره کیا هے ؟ " دل " -

---

دیوان وحشت

(یعنی مجموعۂ کلام اردو و فارسی جناب مولوي رضا علی صاحب - وحشت)

یه دیوان فصاحت و بلاغت کي جان هے ' جسمیں قدیم و جدید شاعري کي بهترین مثالیں موجود هیں ' جسکی زبان کي نسبت مشاهیر عصر متفق هیں که دهلي اور لکهنؤ کي زبان کا عمده نمونه هے ' اور جو قریب قریب کل اصناف سخن پر معتوي هے - اسکا شائع هونا شعر و شاعري بلکه یوں کهنا چاهیے که اردو لٹریچر کي دنیا میں ایک اهم واقعه خیال کیا گیا هے - حسن معاني کے ساتهه ساتهه سلاست بیان ' چستي بندش اور پسندیدگي الفاظ نے ایک طلسم شگرف باندها هے که جسکو دیکهکر نکته سنجان سخن نے بے اختیار تحسین و آفرین کي صدا بلند کي هے -

مولانا حالي فرماتے هیں ...... " آینده کیا اردو کیا فارسي دونوں زبانوں میں ایسے نئے دیوان کے شائع هونے کي بهت هي کم امید هے ...... آپ قدیم اهل کمال کي یادگار اور انکا نام زنده کرنے والے هیں - " قیمت ایک روپیه -

المشتهر

عبد الرحمن' اثر - نمبر ۱۶ - کڑایه روڈ - ڈاکخانه بالیگنج - کلکته

مدارس اسلامیه

مسئلۂ اصلاح و بقاء ندوة

موعظة و ذکری لقوم یذکرون !

قل رب احکم بالحق ' و ربنا الرحمن المستعان علی ما تصفون !

بالاخر مسئلۂ اصلاح ندوه کا مجوزه جلسه ۱۰ - مئي کو دهلي میں منعقد هوا ' اور گو اسکے انعقاد سے پہلے اور خود اسکے اندر وه سب کچهه کیا گیا جو اعمال انسانیه کي اصلاحي کوششوں کي تاریخ میں همیشه هوا هے ' اور گو غلط فهمیوں اور دروغ سرائیوں کے وه تمام حربے اسکی مخالفت میں استعمال کیے گیے ' جو انسانوں کي کوئی جماعت اپني انتهائي جد و جهد کو صرف کرکے ایسے مواقع میں کرسکتي هے ' تاهم اسکو منعقد هونا تها اور وه منعقد هوا ' اور ایک خاص نتیجه تک پهنچنا تها اور بے خوف و خطر پهنچا - جسقدر کوششیں اسکي مخالفت میں کي گئیں ' اتنا هي اور زیاده رفع ذکر هوا ' اور جسقدر اسکی ناکامي و نامرادي کي آرزوئیں کي گئیں ' اتني هي زیاده اسکي کامیابي نمایاں هوئي - سچائي کے شعلے مخالفت کے طوفان سے اور زیاده بهڑکتے هیں ' اور یه معجزه صرف صداقت هي کے درخت میں هے که جسقدر اسے چهانٹا جاے اتنا هی اور زیاده نشو و نما پاتا هے - پس خدا کی مرضي یهی تهي که اس کام کي کامیابي اور عظمت کا کام مخالفوں کے هاتهوں لیا جاے ' اور جن خدمات کے انجام دیدے کي مهلت اس کام کے دوستوں کو میسر نه تهی ' وه اسکے مخالفوں کي جانکاه محنتوں اور تاب گسل مشقتوں کے ذریعه انجام پا جائیں - جس خداے عجائب ساز کي نیرنگیاں ظلمت سے روشني کو اور موت سے حیات کو پیدا کرتی هیں ' اسکے ایسے کچهه مشکل نه تها که وه دشمني سے محبت کو اور نامرادي کی کوششوں سے مقصد و مراد کے نتائج حسنه پیدا کردے : یخرج الحی من المیت و یخرج المیت من الحی' و یحی الارض بعد موتها ' و کذلک تخرجون (۳۰ : ۳۵)

غور کیجیے که جلسے کا اعلان کیسے قلیل اور ناموافق موقعه پر هوا تها ؟ وقت کس قدر کم تها ' اور موسم کس درجه مخالف تها ! پهر ندوه کے مسئله سے چنداں دلچسپی بهي قوم کو نهیں رهي تهي ' اور کوئی تعطیل بهي ایسی نه تهي جسکی وجه سے کار و باري اشخاص کو آنے میں سهولت هوتي - یه تمام حالات ایسے تهے جنسے جلسے میں اجتماع کثیر کا هونا ' اور ایک نمایاں اور ناقابل انکار حیثیت اکثریة و نیابتي کا پیدا هونا بالکل غیر متوقع تها - پهر اسکي کامیابي کیلیے ایسے لوگوں کی ضرورت تهي جو یکسر وقف کار هو جاتے ' اور اپنا پورا وقت سرگرمي و استغراق سے اسکے لیے وقف کر دیتے - وقت کي قلت سے ایسي محنتوں اور مشقتوں کا حصول بهي مشکل هو گیا تها ' اور جسقدر کوشش استقبالي کمیٹي کے سرگرم ممبر کر رهے تهے ' انکے نتائج بهي ضیق وقت کي وجه سے کچهه زیاده امید افزا نه تهے نیز زیاده سے زیاده انکي انتهائي سرحد اخبارات کے اعلانات یا دعوة و طلب کی مراسلات تهیں ' اور ظاهر هے که صرف اسقدر تحریک ایسے اجتماع عظیم کیلیے کسی طرح بهي کافي نه تهي -

پس اگر اس کام میں سچائی تھی تو ضرور تھا کہ توفیق الٰہی اسکے تمام کاموں کو خود اپنے ہاتھوں میں لے لیتی اور ایسے مستعد خادموں اور ہمہ تن وقف مزدوروں کا کوئی گروہ باہر سے بھیج دیتی، جو کام کرنے والوں کے تمام بوجھہ کو خود بخود اپنے سر اٹھا لیتا، اور جلسہ کو اسدرجہ عظیم و رفیع بنا دیتا، گویا مہینوں کی کوششوں کا نتیجہ، اور بڑی بڑی جماعتوں کی سرگرمیوں کا حاصل ہے!

چنانچہ اس صداقت نواز قدوس نے جسکا دست نصرت صرف حق و راست بازی ہی کے لیے اٹھتا ہے، خود بخود اسکا تمام سامان مہیا کردیا، اور اُن لوگوں کو جو اپنی نیتوں میں مخالف لیکن اپنے کاموں میں سب سے بڑے جلسہ کے معین و مددگار تھے، یکایک اسطرح آمادۂ کار کردیا کہ وہ اس جلسے کیلیے راتوں کو فکر و اضطراب میں جاگے، اپنے دن کے کاروبار سعی و تدابیر میں معطل کردیے، اخباروں میں اعلانات شائع کرائے، لوگوں کو شرکت کی مسلسل دعوتیں دیں اور دورہ کرنے کیلیے خوش بیان واعظوں کو بھیج دیا جو گو اپنے خیال میں اس جلسہ کی مخالفت پھیلا رہے تھے مگر فی الحقیقت خدا تعالی انسے اس جلسے کی بہترین خدمت لے رہا تھا - قصہ مختصر اسکی رونق و اظہار قوت کیلیے تمام وسائل مخالفت ایک ایک کر کے عمل میں لاے گئے، تا ظلمت کی شدت سے روشنی کی قدر، اور سیاہی کے تقابل سے سپیدی کی چمک زیادہ کھل کر نمایاں ہو، اور اس طرح جلسہ میں امید سے زیادہ اجتماع، توقع سے زیادہ فروغ، اور اندازے سے زیادہ کامیابی کا خود بخود ظہور ہوجاے: فسبحان الذي بيده ملكوت كل شي و اليه ترجعون!

(بصائر و عبر !)

دنیا کا کوئی واقعہ ہو، لیکن چاہیے کہ تمہارے سامنے ایک اعتقاد ہو، جسکی صداقت اور راستی کو اس کارگاہ عمل کے ہر حادثے میں تلاش کرو اور اسکی کوئی حرکت ایسی نہو جسکے اندر اُس اعتقاد کی روشنی تمہیں نظر نہ آے - اگر ایسا نہیں ہے تو دنیا کا تماشا گاہ تمہارے لیے کچھہ مفید نہیں، حالانکہ سیر و نظارہ کے علاوہ اسکے اندر اور بھی کچھہ ہونا چاہیے - نظر غفلت اور دیدۂ اعتبار میں یہی فرق ہے: وكاين من آية في السماوات والارض يمرون عليها و هم عنها معرضون!

۱۰ - مئی کے جلسہ کی موافق مخالف روئدادیں روزانہ اخبارات میں چھپ گئی ہیں، اور جبکہ پیش نظر مقصد حاصل ہوچکا ہے تو اب صرف سرگذشت مجلس کی جزئیات و روایات کی تنقیح اور جرح و تعدیل میں وقت ضائع کرنا بے سود ہے، میں محض روئداد جلسہ کے لکھنے میں اپنا وقت ضائع کرنا نہیں چاہتا - البتہ اپنی عادت اور اصول کے مطابق جو بصائر و عبر اس واقعہ میں دیکھہ رہا ہوں، چاہتا ہوں کہ ان میں سے بعض حوالۂ قلم کروں: و ذكر فان الذكرى تنفع المومنين -

(الحق يعلو ولا يعلى!)

الحمد لله، میں مثل ہر مومن و مسلم قلب کے اپنے تمام کاموں کیلیے ایک اعتقاد اپنے سامنے رکھتا ہوں - خواہ وہ جنگ و خونریزی کے آلام ہوں اور خواہ امن و عافیت کے اشغال، خواہ ہندوستان کے باہر کے مصائب ہوں یا خود ہندوستان کے اندر کے حوادث و تغیرات، خواہ وہ مسلمانوں کے تنزل کا ماتم ہو یا تدابیر عروج کے سقم و فساد و نتائج و انفعال، خواہ وہ سیاسی حقوق و آزادی کا پیچیدہ اعلان ہو یا ندوہ کے تعلیمی مسئلہ کی اصلاح کی مشتبہ اور شاق آلود بحث،

غرضکہ اُن تمام مسائل و حوادث میں سے جو ملکی و جماعتی مقاصد سے تعلق رکھتے ہیں اور جو چھپے ہوے اوراق میں لکھے جاتے یا مجلسوں اور صحبتوں میں بیان کیے جاتے ہیں، کوئی بھی واقعہ ہو، میرے پاس انکے دیکھنے کیلیے صرف ایک ہی روشنی ہے - اور میری نظریں صرف اُسی میں سے ہوکے اُن تک پہنچ سکتی ہیں - یہی اعتقاد میری زندگی اور قیام کی وہ مستحکم چٹان ہے جسپر میں بیخوف کھڑا ہوں حالانکہ میرے ہر طرف موت اور ہلاکت کی خوفناک غاریں کھودی جاتی ہیں - اگر ایک لمحہ اور ایک دقیقہ کیلیے بھی اس اعتقاد کی روح مجھسے لیلی جاے تو میں ہلاک ہو جاؤں کیونکہ کوئی جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رہسکتا!

یہ اعتقاد کیا ہے؟ یہ صداقت اور سچائی کی فتح مندی اور انجام کار کی کامیابی کا وہ قانون الٰہی ہے جسکی حکومت قوانین مادیہ سے زیادہ محکم اور جسکی طاقت آگ اور پانی کے خواص طبیعیہ سے بھی زیادہ غیر متزلزل ہے - جسکے وجود کو گو غفلت سرشت انسان بھول جاے، مگر اسکی قوۃ نافذہ اپنے کاموں کو نہیں بھول سکتی، اور جو گو ہر خدا پرست قلب کے سامنے موجود ہے کیونکہ اس راہ کی پہلی منزل یہی ہے، مگر افسوس کہ خدا پرستی کے بہت کم گھر ایسے ہیں جنھوں نے اس روشنی کو صرف دیکھہ لینا ہی کافی نہ سمجھا ہو بلکہ اپنے اندر جگہ بھی دی ہو، اور یہی وہ قانون ہے جسکا قرآن کریم نے بار بار " العاقبة للمتقين " کے جامع ترین جملے میں اعلان کیا ہے: و تلك الدار الاخرة نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا، و العاقبة للمتقين!

میں نے ابتدا سے ہر واقعہ اور ہر حادثہ کو اسی اعتقاد کے ساتھہ دیکھا ہے، اور اس وقت بھی میں دیکھتا ہوں تو ۱۰ - مئی کے جلسۂ دہلی کے اندر (اس اعتقاد کے ہزارہا تجارب گذشتۂ عالم کی طرح) ایک نیا تجربہ مجھے نظر آرہا ہے -

(ہجوم مخالفت و حصار مخالفین)

ندوۃ العلما کی اصلاح کی تحریک کے شروع ہوتے ہی اسکی مخالفت مختلف جہتوں اور مختلف رشتوں سے شروع ہوگئی - سب سے پہلے تو موجودہ قابض گروہ نے مخالفت کی اور ایسا ہونا ناگزیر تھا - پھر بعض وہ لوگ ایک دوسری سمت سے نمایاں ہوے جنھیں ندوہ کی حیات و ممات سے تو چنداں دلچسپی نہ تھی لیکن اصلاح طلبی کی آواز کا اصولاً ان پر بھی اثر پڑتا تھا، اور پہلے مخالف گروہ کیلیے یہ اعانت ایک نعمت غیر مترقبہ ثابت ہوگئی - ان دو گروہوں کے علاوہ ایک گروہ اُن حضرات کا بھی اٹھہ کھڑا ہوا جس نے اس تحریک کو غلط فہمیوں اور بد گمانیوں کی نظر سے دیکھا، اور یہ یقین کرکے کہ اسکے اندر انکی کسی مخالف ہستی کا فروغ پوشیدہ ہے، اپنی پوری قوتیں وقف مخالفت و انکار کردیں - عام پبلک کو نہ تو ندوہ کے متعلق معلومات تھیں اور نہ تعلیم یافتہ طبقہ کو اس قسم کے مذہبی کاموں سے زیادہ دلچسپی رہی ہے، اسلیے وہ اس مسئلہ کی اصلیت و حقیقت کے اندازہ داں نہ تھے اور بہت جلد غلط بیانیوں اور مخالف اظہارات سے متاثر ہوجاتے تھے - ان سب سے زیادہ یہ کہ مخالفین اصلاح نے غلط فہمیوں کی اشاعت میں بھی اپنی انتہائی قوت صرف کردی، اور ایسی ایسی شدید غلط فہمیاں پھیلائی گئیں جنکا انسداد کسی ایسے با قاعدہ محکمہ سے بھی ممکن نہ تھا، جو صرف ان روز روز کی غلط بیانیوں کی تغلیط کیلیے قائم کیا جاتا، اور شب و روز صرف یہی ایک کام کرتا -

حضرات علماء کرام کا بڑا گروہ ابتدا سے ندوہ سے الگ رها هے ' اور اب ان میں سے بہت سے بزرگوں کو اس سوء ظن میں مبتلا کیا گیا تہا کہ ندوہ کو الحاد اور بد دیني کا گہر بنانے کیلیے یہ سب کچھہ کیا جا رها هے اور وہ مختلف اسباب سے اسے جلد تسلیم کرلیتے تھے اور اونکی اعانت کیلیے طیار هوجاتے تھے - ان اسباب سے اصلاحی تحریک ایک عجیب کشمکش میں تہي کہ اصل کام کي طرف متوجہ رهے یا غلط فہمیوں کے انسداد کیلیے ایک دفتر کہولے !

(الهـلال اور تحـریک اصـلاح)

مجھے اوروں کے دلوں کي خبر نہیں' لیکن با ایں همه خود میرے دل کو تو کامل طمانیة تہي ' اور الحمد لله که بغیر کسي تزلزل کے ابتک وہ طمانیة قائم هے - میں اس تحریک میں جو کچھہ حصہ لے رها تہا ' اسکو کسي شخص یا جماعت کي طرفداري سے تعلق نہ تہا بلکہ صرف اپنے یقین اور بصیرت کے ماتحت جو کچھہ سچ دیکھتا تہا لکہتا تہا - غلط فہمیاں آج پھیلائي جا سکتي هیں' اور نیتوں کو شک اور بدگماني کي نظر سے دیکھا جا سکتا هے' مگر کل تک انہیں قائم رکھنے پر کوئي قادر نہیں اور خـدا کا هاتهہ سب سے زیادہ زبردست هے - وہ جس طرح نیتوں کے کہوٹ کو فلاح نہیں دیتا ' اسي طرح غلط فہمیوں اور بیجا شکوک کو بھي زندگي اور طاقت نہیں بخش سکتا - میرے لیے یہ یقین اور اعتقاد کافی هے کہ اگر میں ندوہ کی اصلاح کي خواهش کسي فرد واحد کي حمایت یا کسي جماعت کي ذاتي عداوت کیلیے کررها هوں تو میري هلاکت خود میرے کام کے اندر هي سے پھوٹ نکلے گي ' اور میري آواز او کبھي سچي آوازوں کي سي عمر نصیب نہوگي - حضـرة یوسـف علیہ السلام نے امراة العزیـز سے جو کچھہ کہا تہا ' وہ همیشہ کیلیے دنیا کو بس کرتا هے : انه لا یفلح الظالمون !

(عـــام جلســـه کا اعـــلان)

لیکن ان تمام کوششوں میں جو مسئلۂ اصلاح ندوہ کی تحریک میں ظاهر هوئیں' سب سے زیادہ قابل ذکر انجمن اصلاح ندوہ لکھنو هے جسکا قیام خود بعض ارکان انتظامیہ ندوہ کے مساعي حسنہ سے وجود میں آیا ' اور جو گذشتہ دسمبر سے اسکے متعلق ارکان ندوہ و عام اهل الراے اشخاص سے خط و کتابت کررهي تہي - اس انجمن نے اپنے اولین جلسہ هی میں یہ تجویز منظور کي کہ معاملات ندوہ پر غور و فکر کرنے کیلیے کسي شہر میں ایک عام جلسہ طلب کیا جاے ' اور ملـک کے هر حصے سے جو صدائیں غیر جانبدارانہ تحقیقات کیلیے اٹھہ رهي تہیں ' وہ بھي بغیر اسکے ممکن نہ تہي کہ کسي ایسي جماعت کا کسي عام جلسہ میں عام راے سے انتخاب کیا جاے - پس ضرور تہا کہ کسي مرکزي اور غیر جانب دار مقام پر عام جلسہ طلب کیا جاتا -

(بـــزرگان دهلی)

مـوجودہ حالت میں مشکـل هے کہ اس خـدمت عظیم و جلیل کا صحیح اندازہ کیا جاے جو بزرگان دهلي نے ۱۰ مئي کے جلسے کو منعقد کرکے مخلصانہ و بے غرضانہ دین و ملت کي انجام دي هے' تاهم مجھے یقین هے کہ اس کام کي عزت اور اصلي قدر و قیمت کے کامل اعتراف کیلیے همیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑیگا ' اور وہ زمانہ کچھہ زیادہ دور نہیں هے جب اس کام کي غیر مشتبہ صداقت اور ناقابل انکار عزت هر زندہ چشم و قلب کے سامنے هوگی - انی لا اضیع عمل عامل منکم خدا کا وعدہ هے : و کان وعـــدا مفعـــولا !

(مخـــالفت کا دوســـرا طـــوفان)

اس جلسہ کے اعلان کے ساتهہ هي غلط فہمیوں کي اشاعات کا ایک نیا طوفان اٹھا اور وہ تمام باتیں منعقدین جلسہ کے سر تھوپی گئیں جو انکے خواب و خیال میں بھي نہ تہیں - ظن و گمان کا جواب صرف یہي هو سکتا هے کہ ان لوگوں کا اظہار لیا جاے جنکي نسبت ظنون پیدا هوے هیں ' مگر مخالفین جلسہ کیلیے یہ طریقہ بالکل بے سود تہا اور باوجود بار بار مقاصد انعقاد کے اعلان کے وہ هر طرح کي غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں سے کام لے رهے تھے - کبھي مشہور کیا گیا کہ یہ جلسہ طلباے دار العلوم کي اسٹرائک کي حمایت میں منعقد هونے والا هے - کبھي کہا گیا کہ اسکا مقصد صرف یہ هے کہ مولانا شبلي کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا جاے - پھر اس پر بھي اکتفا نہیں کیا بلکہ ایک ایسے کام کے متعلق جو علانیہ کھلے بندوں هو رها تہا اور جو عام دعوة تمام پبلـک کو دے رها تہا ' کہا گیا کہ ایک راز دارانہ سازش هے اور اس طرح پوري کوشش کي گئی کہ جلسہ کے متعلق انعقاد سے پہلے هي پبلک اچھي طرح مخالفانہ راے قائم کرلے -

یہ تو عام مخالفانہ کوششوں کا حال تہا - لیکن خاص خاص کوششیں جو جلسہ کو ناکام رکھنے ' تمام لوگوں میں طرح طرح کي اشاعات مہیجہ کے ذریعہ جوش پیدا کرنے ' خود دهلي میں اسکي مخالفت کرانے' اور مقامي پارٹي فیلینگ سے فائدہ اٹھانے کیلیے کی گئیں' اگر انکو اجمال و ایجاز سے قلمبند کیا جاے تو بھي کئي صفحے صرف اسی سرگذشت میں صرف هو جائیں - مثلاً ندوة العلما کے ان تنخواهدار سفیروں کے ذریعہ جنکو اسي اسي روپیہ تنخواہ صرف اسلیے دي جاتي هے کہ اشاعت اسلام کا کام یا مقاصد ندوہ کی اشاعت کریں ' ایک ماہ پیشتر سے بھیجدیا گیا کہ اس جلسہ کي مخالفت و شکست کیلیے کوششیں کریں' اور اسطرح اشاعت اسلام کي خدمت انسے لي گئي !

یہ اور اسي طرح کي بہت سي باتیں هیں جو علاوہ مخالفانہ تدابیر کے نظارہ کے خود ندوہ کے متعلق بھي نہایت ضروري سوالات هیں - لیکن چونکہ اصلاحي کمیٹي کے قائم هونے کے بعد میں بالکل غیر ضروري سمجھتا هوں کہ مزید بحث اخبارات میں کي جاے ' اسلیے انہیں نظر انداز هي کردینا بہتر هے -

(انعقـاد کے بعـد)

پھر جب جلسہ منعقد هوا تو خود اسکے اندر بھي جنـگ جویانہ طیاریوں اور معرکہ آرایانہ سامانوں کے ساتھہ حضرات مخالفین شریک هوے' اور سفراے ندوہ کي کوششوں' با قاعدہ مطبوعہ اعلان ' اور مسلسل مراسلات و مکاتیب کے ذریعہ ایک بڑي جماعت مختلف اطراف سے مخالفت کیلیے جمع کي گئی اور وہ بھي جلسہ میں مستعدانہ شریک هوي - ابتدا میں خبر دي گئي تہي کہ صرف ایک لکھنو هي سے تین سو حضرات مخالفت کیلیے تشریف لا رهے هیں مگر بعد کو معلوم هوا کہ ساٹھہ ستر اشخاص وهانسے تشریف لاے تھے ' اور انکے علاوہ ایک جماعت خود شہر کي ' اور ایک بڑي جماعت دیگر مقامات کی بھي (جنکي نسبت مجھے یقین هے کہ محض غلط فہمیوں سے متاثر هوکر اس غرض میں انکي شریک هوگئی تہي اور سمجھتي تہي کہ مولانا شبلی کو ناظم بنانے کي مخالفت کا مسئلہ درپیش هے) شریک کار و معین مقصد تہي -

کارروائی کے شروع هوتے هي طیاریوں کا ظہور هوا اور جلسے کو درهم برهم کرنے کیلیے ایک هي مرتبہ پوري فوج نے حملہ کردیا :

دیدیم زور بازوے نا آزمودہ را !

جس طریقہ سے جلسہ کو درھم برھم کرنے کی اس پانچ گھنٹے کے اندر متصل اور غیر منقطع کوشش کی گئی ' اب میں کیونکر اسکا نقشہ لفظوں کے ذریعہ دکھاؤں ؟ کیونکہ ایسی کوئی نظیر اور مثال میرے سامنے نہیں ہے جسکی طرف حوالہ دیکر عہدہ برا ہوسکوں - حقیقت یہ ہے کہ اسکا اندازہ صرف وہی لوگ کرسکتے ہیں جو شریک مجلس تھے اور اب اسکے صحیح تذکرہ کیلیے کوئی قادر سے قادر قلم بھی کام نہیں دیسکتا - کسی مجلس اور صحبت میں اجتک شاید ہی کسی جماعت نے اپنے مخالفین کی ایسی نا گفتہ بہ مخالفانہ کوششوں کے ساتھہ اسدرجہ صبر و تحمل کیا ہوگا ' جسکی حیرت انگیز اور یادگار نظیر عام طالبین ... نے عموماً اور بزرگان دھلی نے خصوصاً اس جلسے میں ۱۰ - مئی ... صبح کو پیش کی !

قاعدہ اور قانون ان بزرگوں کے نزدیک کوئی شے نہ تھی ' مجالس و محافل کے اداب و قواعد نے گویا ۱۰ مئی کی دو پہر تک ان حضرات کو اپنی تعمیل سے یکسر مستثنے کردیا تھا - کرسي صدارت کے حقوق اور مسلمہ اقتدار کا ان میں سے کسی بزرگ کو اعتراف نہ تھا - مجالس کے عام قواعد تقریر ' تحریک و تجویز اور ترمیم و مخالفت کی قانونی ترتیب ' موضوع تحریک و مبحث جاری کا سوال ' بلکہ وہ تمام اداب و قواعد جو دنیا بھر میں مجلسوں اور انجمنوں میں عام طور پر تسلیم کیے جاتے ہیں ' اسطرح حرف مہمل ہوگئے تھے کہ انکے یاد دلانے کی کوشش کرنا جنون اور حماقت کا مرادف تھا - صرف ایک ہی خواہش اور ایک ہی ارادہ تھا جسکے لیے پوری جماعت امادۂ پیکار تھی - یعنی یا تو جلسے کو خود ہی بغیر کسی نتیجہ کے حاصل کیے ملتوی کردو ' یا تم نہیں کرتے تو ہم درھم برھم کر دینگے !

غرضکہ انسانوں کا کوئی گروہ فریقانہ ضد اور جوش مخالفت و تعاند میں آکر جو کچھہ کر سکتا ہے ' وہ سب کچھہ پوری ہوشیاری اور کامل سرگرمی سے کیا گیا ' اور اس طرح جلسہ کو نا مراد رکھنے اور کسی نتیجہ تک پہنچنے میں نا کام بنانے کیلیے تمام انفرادی و جماعتی حربے ایک ایک کر کے استعمال کیے گئے !

(العـاقبـة للمتـقين !)

لیکن تاہم جو حضرات ایسا کر رہے تھے ' وہ اپنی ہوشیاری اور دانائی کے زعم میں یہ بھول گئے تھے - کہ انسانی تدابیر و مساعی کی دنیا سے بھی بالا تر ایک عالم ہے ' جسکے فیصلے اٹل اور جسکے حکم کا کوئی مرافعہ نہیں - وہ خدا جو نیتوں کا عالم اور دلوں کے اندر کے سرائر و خفایا کو دیکھنے والا ہے ' یقیناً اسکی بھی قدرت رکھتا ہے کہ ناحق کی کوششوں کو باوجود ہر طرح کے اسباب و وسائل کے شکست دے ' اور صادق نیتوں اور مخلص ارادوں کو باوجود ہجوم مخالفت و حصار مخالفین ' ناکامی کی رسوائی سے بچالے -

مخالفین کی تمام کوششوں کا ما حصل یہ تھا کہ یا تو یہ جلسہ منعقد ہی نہو ' اور ہو تو قبل اسکے کہ کسی نتیجہ تک پہونچے درھم برھم کردیا جاے ' لیکن برخلاف اسکے جلسہ عظیم الشان غیر متوقع کامیابی ' اور ایک کھلی اور نا قابل انکار اجماعی و نیابتی حیثیت سے منعقد ہوا ' اور جس مقصد کو حاصل کرنا چاھتا تھا ' اسے علم اتفاق کے ساتھہ حاصل کیا !

پس در حقیقت یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے ' اور کام کرنے والوں کیلیے جسمیں بڑی ہی کھلی بصیرت و عبرت پوشیدہ ہے - یہ جلسہ ہمارے لیے ایک یادگار سبق ہے اس امر کا ' کہ کامیابی کا اصلی میدان انسان سے باہر نہیں بلکہ خود اسکے اندر ہے ' اور نیت کی صداقت ہی وہ اصلی قوت ہے جسکی طاقت تمام مادی اسباب و وسائل سے بالا تر ہے - اگر تمھارے دل کے عزائم کے اندر سچائی کا ایک ذرہ بھی موجود ہے ' تو یقین کرو کہ باہر کی کوئی انسانی قوت اسے شکست نہیں دیسکتی -

(کامیــابي کا اصلــی راز)

میں نے کہا کہ یہ واقعہ سچی کوششوں اور صادق نیتوں کی کامیابی کا ایک تازہ ترین تجربہ ہے ' مگر یہاں " سچی کوششوں اور صادق نیتوں " سے میرا مقصود اصلی کن لوگوں کی کوششیں ہیں ؟ ضروری ہے کہ میں اسے صاف کر دوں - در حقیقت اس سے مقصود نہ تو محض الہلال کی تحریریں ہیں اور نہ دیگر اصلاح طلب حلقوں کی صدائیں ' بلکہ خاص طور پر وہ بزرگان دھلی اور ارکان انجمن اصلاح ندوہ کمیٹی مقصود ہیں جنکی کوششوں سے یہ جلسہ منعقد ہوا -

دھلی کے بزرگوں نے اور علی الخصوص جناب حاذق الملک نے اس کام میں جن نیتوں کے ساتھہ حصہ لیا ' فی الحقیقت وہ ہر طرح کی آلودگیوں اور بدگمانیوں سے پاک تھیں - ندوہ کے مناقشات میں کسی ذاتی تعلق یا شخصی اغراض کا انکی نسبت گمان بھی نہیں کیا جا سکتا ' اور انہیں آجتک سواے براے نام رکن انتظامی ہونے یا ندوۃ العلما کے ایک جلسۂ عام کے صدر ہونے کے اور کوئی تعلق ندوہ کی پارٹیوں سے نہیں رہا ہے -

بلا شبہ بہت سے لوگ ہیں جو بہت سے ہنگامہ آرا کام اسلیے بھی کرتے ہیں تاکہ انکی شہرت و ناموری ہو ' لیکن اول تو حاذق الملک اس جنس کے چنداں شائق نہیں ہوسکتے جو پہلے ہی انکے پاس بکثرت موجود ہے - ثانیاً یہ جلسہ ان کاموں میں سے بھی نہ تھا جو آجکل میدان شہرت و وسیلۂ نام آوری سمجھے جاتے ہیں - پھر سب سے زیادہ یہ کہ حصول شہرت کیلیے قبول عام اور ہر دل عزیزی لازمی شے ہے ' مگر اس معاملہ میں پڑکر ایک گروہ کو بیٹھے بٹھاے اپنا مخالف بنانا اور اسکے طرح طرح کے حملوں کا آماجگاہ بننا تھا -

پس در حقیقت قوم و ملت کا سچا درد اور ایک مفید دینی و تعلیمی کام کی بربادی کا غم ہی وہ چیز تھی ' جسنے انکو اور دیگر بزرگوں کو ان تمام مشکلات و محن کے برداشت کرنے پر آمادہ کیا ' اور (بعض حضرات کی زبان میں) الہلال کی تحریک خواہ کتنی ہی ناپاک اور مفسدانہ ہو ' لیکن خدا ایسے بے غرض لوگوں کی مخلصانہ سعی کو تو کبھی بھی ناکام و خجل نہیں کرسکتا تھا !!

جلسے کے انعقاد نے نصف سے زیادہ غلط فہمیوں کو ملیا میٹ کردیا ' اور جو کچھہ باقی ہیں اسکی عمر بھی زیادہ نہیں - نہ تو جلسہ نے اسٹرائک کی مدح میں گیت گاے ' نہ مولانا شبلی کو ندوہ کا ناظم مقرر کیا ' اور نہ ارکان ندوہ کو گالیاں دیں - اس نے صرف اصلاح کی وہ خواہش کی ' جسکا خود حکام ندوہ کو اعتراف ہے - پس ہم کو یقین کرنا چاھیے کہ جن بزرگوں نے دھلی میں یہ عظیم الشان خدمت انجام دیکے اس کام کو ایک عملی سرحد تک پہنچا یا ہے ' انکے کام کی پوری عظمت عنقریب دنیا دیکھہ لیگی -

ترجمــه اردو تفسيـــر کبيـر

قیمت حصہ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے -

شئون عثمانیه

طـرابلس اور بلقـان کے بعـد

مسئـلـہ شـام

خـلافة علیـه اور مستقبـل قـریب

یورپ کي مقراض سیاست دولة عثمانیه کي تقسیم میں همیشه متحرک رهتي هے گو همیں اپني کوتاه نظري اور ظاهر بیني کي وجه سے بظاهر اس پر سکون و امهال کا پرده پڑا نظر آئے - طرابلس اور بلقان کے واقعات اس قدر قریب العهد هیں که ایک کمزور سے کمزور حافظه بهي انهیں نهیں بهولسکتا - خصوصاً جبکه مجاهدین صحراے لیبیا اور فریب خوردگان البانیا کے حملے اس وقت تـک گذشته خونین واقعات کو یاد دلاتے رهتے هیں -

یه دونوں زخم ابهي غیر مندمل هیں - زخموں سے جسقدر خون بهه چکا هے' اس قدر پاني بهي ابتـک انکے دهونے میں نهیں بهایا گیا - مگر تاهـم مسلمانوں کو ده یکسر وقف زخـم و جراحت هیں' نئے زخموں کے لیے مستعد رهنا چاهیے جو علي الترتیب یکے بعد دیگرے دولة عثمانیه کے جسم نزار اور تمام عالم اسلامي کے دلہاے صد چاک پر لگنے والے هیں (لا قدر الله)

یعنی مسئلۂ شام و عراق -

اخفاء مطامع او ر اخذ تدابیر سریه انگلستان کی ایک مشهور مزیت هے- یعنی اپني حریص آرزؤں کو حیرت انگیز ضبط و تحمل سے چهپاے رکهنا اور پوشیده تدابیر میں جادو گروں کي سي قوت سے کام لینا- یه پیش نظر رکهنے کے بعد اب ذرا ایشیا کا نقشه سامنے رکهیے -اگر آپ میں کچهه بهي فراست و توسم هے تو خلیج فارس کے نئے استحکامات کو دیکهه کر پهچان لیجیگا که ان کا مقصد کیا هے ؟ البته یه یقیني هے که انگریزي مطامع کا اعلان اسوقت تـک نهیں هوگا جب تـک که (لا قدر الله) شام کا بهي وهي حشر نه هو جاے جو اسکے همسایه طرابلس کا هوچکا هے - اور جو صرف اسي لیے هوا تا که انـگلستان کے لیے مسئلۂ مصر کو خصوصاً اور دیگر عثمانی مسائل کو عموماً صاف اور بے خطر کر دیا جاے -

مگر شام کي قسمت نے تو اپنے نقاب کے بند ابهی سے کهولدیے هیں - گو نقاب ابهي بالکل نهیں اُلٹي گئي تاهم پیشاني سے تو ضرور سرک گئي هے- شام میں احتلال فرانس (یعنی قبضۂ غیر قانونی) کے مقدمات سامنے آ رهے هیں -

گذشته صدي کے وسط کا زمانه تها که بعض نالائق عثماني عهده داروں کي وجه سے فرانسیسي سیاست میں ایک حرکت پیدا هوئي جسکے نتایج اس وقت بالکل غیر معلوم تهے - کتني هي بربادیاں هیں جو اسي طرح کی لا علمي کے پرده میں آتي هیں ؟ لیکن فواد پاشا نے اپنی مشهور و معروف پالیسی یعني دول یورپ کي باهمی رقابت و منافست سے فائده اٹها کے اس حرکت کو روکدینا چاها اور گو رکی نهیں لیکن سست ضرور هوگئي -

اسکے بعد هي شام کي تاریخ میں ایک نیا دور شروع هوا - وه نصرانی مبشرین (مشنریز) کا جولانگاه بنگیا جو همیشه یورپ کے احتلال و تاخت و تاراج کا پیش خیمه هوتے هیں - مختلف سلطنتوں کے مبشرین فوج در فوج شام میں پهیلـگئے اور ایک قیامت خیز هنگامۂ فساد بپا کر دیا - گو اسکا نام اشاعت تعلیم اور تبلیغ مذهب رکها جاتا هے مگر در حقیقت وه موجوده عهد کي سب سے بڑي حمله اور فوج کا ایک بے امان کوچ هوتا هے - یورپ نے که ایک سچے موحد کي طـرح صرف سیاست هي کا پرستار هے' ان مذهبي کوششوں پر تحسین و آفرین کا غلغله بلند کرنے میں معاً ایک دوسرے سے مسابقت کي' اور هر سلطنت کي طرف سے اپنے اپنے مشن کے لیے مدد و اعانت کا هاتهه بڑهگیا !

دمشق اور بیروت کے والیوں نے اپني آنکهوں سے ان مبشرین کو حشرات الارض یا وبائي امراض کے جراثیم کي طرح پهیلتے دیکها مگر پروا نه کي - وه سمجهے که جس هڈي پر بهت سے کتے لڑنے لگتے هیں' وه انمیں سے کسي کو بهي نهیں ملتي - مگر نه سمجهے که اتحاد مقصد کبهی نه کبهی تمام باهمي اختلافات کو رفع کرهي دیگا - کسی نے سچ کہا هے که دنیا میں اس شخص سے زیاده احمق کوئی نهیں جو اپني قوت کے بدلے دشمن کے ضعف پر بهروسه کرے -

سال پر سال گزر نے لـگے - اس عرصے میں دول یورپ کی نظر طمع کي همت آور بڑهگئي اور اب دولت عثمانیه کے دوسرے حصوں کے لیدے کا بهي خیال پیدا هوگیا - اسوقت محسوس هوا که اگر یهي باهمي رقابت و منافست رهي تو کبهی بهی کامیابي نه هوگي' اسلیے بهتر یهی هے که هر سلطنت اپنا اپنا دائره مقرر کرلے اور اسمیں کوئي دوسرا رخنه انداز نه هو -

اب فرانس کے لیے میدان خالی تها -

فرانسیسي سرگرمي اندر هي اندر اپنا اثر پهیلاتي رهي اور گو دریا کي سطح پر سکون معلوم هوتا تها مگر اسکے قعر میں ایک شدید حرکت جاري تهي - اسي اثنا میں فرانس نے دعوا پیش کردیا که مذهبي سیادت کي وجه سے اسے مشرقي کیتهولک عیسائیوں کی حمایت کا حق حاصل هے جو شام میں آباد هیں - اگر چه یه فقره کبهی بهی اسکي زبان سے آئرلینڈ کے متعلق نه نکلا جسکي زیاده تر آبادي سے اسے بعینه یهي رشته حاصل هے' اور جو تیس سال سے انتظامي و اعـلاني خود مختاري کے لیے اپنا لہو اور پاني ایک کر رهی هے !

عرصے تـک فرانس بظاهر اپنے اسي دعوے پر قائم رها' لیکن اب وه اس منزل سے گذر چکا هے اور علانیه کہتا هے که اسکے غصب و احتلال کا وقت آگیا - فرانس کے وزیر اعظم اور وزیر خارجیه مسیو دومرج فرانس کي مجلس النواب (چیمبر آف ڈیپوٹیز) میں فرماتے هیں :

" شام میں فرانس اپنے اثر کے پهیلانے ' اس اثر سے پیدا هونے والے حقوق ' ان حقوق کی پیدا کی هوئي قوت ' اور اشاعت تعلیم و تمدن کے ذریعه اپنے اثر کي تائید و تقویت میں برابر سرگرم سعی کر رها ھے - وہ ان تمام مختلف مشغلون میں فرق نہیں کریگا جو مشرق میں فرانسیسی تهذیب کي اشاعت کے لیے جائیدگے - ان کی حفاظت و حمایت همیشه اپنے مال اور اثر سے کریگا " -

اس سے پہلے بیروت کے فرانسیسي قونصل موسیو کوجه نے جو کچهه کہا هے ' وہ بهی سن لیجیے - گذشته ماہ فروری میں لبنان کا بطریق مارونی مغرب اقصی جا رها تها کیونکه اسوقت فرانس کو شام سے زیادہ مغرب اقصی میں اسکي ضرورت تهی - اسکے وداعي جلسه میں فرانسیسي قونصل نے بهي تقریر کي - اثناء تقریر میں اصلاح لبنان کے لیے بطریق مذکور کي خدمات جلیله و مساعی مشکورہ کا ذکر کرتے هوے کہا :

" فرانس کا ممثل (وکیل) شام سے مغرب اقصی جا رها هے ' مگر وہ ایک آدمی هے جو جاتا هے - اسکی جگه کوئی دوسرا آدمي

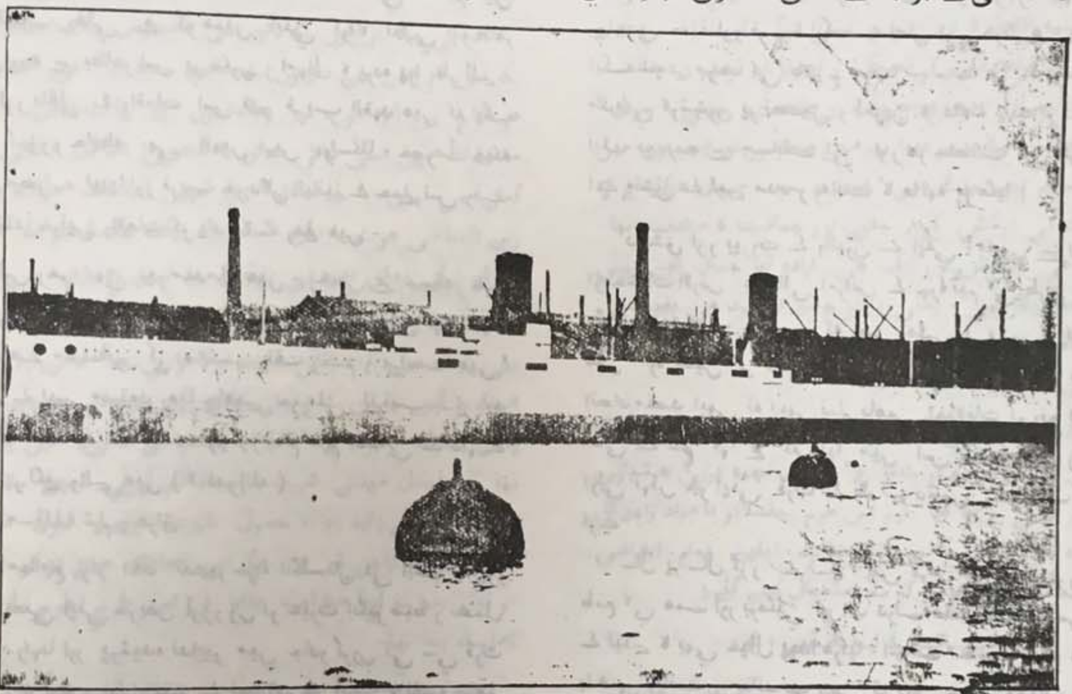

دولۂ علیه کا تیسرا آهن پوش جهاز " سلطان عثمان " جو موجودہ عهد کا بهترین آهن پوش هے

آجائیگا - فرانس کی پالیسی نه بدلی هے اور نه بدلیگی - قونصل آتے هیں اور چلے جاتے هیں مگر ان کے جانے سے قنصل خانے میں تغیر نہیں هوتا - وہ حسب دستور باقی رهتا هے - میں جو کچهه کہه رها هوں اس کو باور کیجیے اور کوشش کیجیے که یه جدائي همارے لیے زیادہ شاق نه هو "

یه چند اقوال جو بطور نمونے کے آپنے پڑهے کسی اخبار کے ایڈیٹر ' یا اسکے مقامي مراسله نگار ' یا کسی چند روزہ قیام کے خیالات نہیں هیں ' بلکه ان لوگوں کے خیالات هیں جو اپنے ساتهه مسئولیت و ذمه داري کا وزن اور حکومت کي تمثیل و ترجماني کی اهمیت رکهتے هیں - کیا اسکے بعد بهی کسی کو شک هے که فرانس شام کے مسئله کو اب زیادہ توقف میں نہیں رکهنا چاهتا ؟

جیسا که هم پہلے کهچکے هیں ' اب تک دولۃ علیه کے ارباب سیاست کا اسلحۂ وحید دول کي سیاسي رقابت اور اختلاف مصالح تها - یهي وہ سپر تهي جس پر انهوں نے یورپ کے حملوں کو روکا - اس بات پر هم انہیں ملامت نه کرتے اگر انهوں نے اس فرصت مغتنم کو ملک کي اصلاح و ترقي ' باشندوں کے جلب قلوب ' اور اغیار کي تدبیروں کي شکست میں بهي صرف کیا هوتا ' اور آج باشندے بجاے اسکے نه اپنے درمان و چارہ گري کے لیے اجانب و اغیار کے پاس جاے کا بہانه نکالیں ' خود همارے هي پاس آتے - لیکن افسوس که ان کوتاہ نظر و ناعاقبت اندیشوں نے اس سیاسي رقابت پر اسقدر اعتماد کیا که وہ اس اصل تدبیر سے بالکل غافل هو رهے جس کے بعد اغیار کو اس سرسبز و شاداب حصه ملک کی طرف نظر اٹهاکے دیکهنے کي بهی جرات نه هوتي !

یه سپر جس پر هم نے همیشه اعتماد کیا اور جسکو اپنے بقاء و حیات کا دار و مدار قرار دیا ' اس کا وجود اب کہاں تک هے ؟ اور وہ آیندہ کس حد تک همارے لیے مفید هوسکتي هے ؟ اس کا اندازہ ان فقروں سے هوگا جو موجودہ یورپ کا سب سے بڑا ساحر سیاست ' یعني سر ایڈورڈ گرے مارچ کے اول هفته کے اجتماع پارلیمنٹ میں کہه چکا هے :

" فرانسیسي اخبارات یه افواہ اڑا رهے هیں که شام میں انگریزي دائرۂ اثر کے پیدا کرنے میں بعض انگریزي افسروں کا هاتهه هے - لیکن اصل واقعه وهي هے جس کا اعلان میں اس سے پہلے کرچکا هوں - میں نے نهایت سختي کے ساتهه اس قسم کي ان تمام افواهوں کي تغلیط کی تهی جو هماري طرف منسوب کیجاتی هیں - هم جانتے هیں که شام میں فرانس کے اقتصادي مصالح کیا هیں ؟ خصوصاً اسلیے که اسکي ریل وهاں موجود هے - اسي لیے هم هر ایسي کوشش کو جسکا مقصد شام میں انگریزي دائرۂ اثر کا پیدا کرنا هو ' ان تعلقات دوستانه کے خلاف سمجهتے هیں جو هم میں اور فرانس میں قائم هیں " -

اسکا صاف مطلب یه هے که مسئلۂ شام میں انگلستان فرانس کا ساتهه دیچکا هے اور اسکي حمایت کا فیصله کرچکا هے -

هماري راے میں آج شام کی جو حالت هے (جس پر هر فرزند توحید کی آنکهیں اشک فشاں اور زبان حسرت سنج هوگي) وہ یقیناً دولۃ عثمانیه کي داخلی اور خارجي سیاست کي متعدد و مشترکه غفلتوں کا نتیجه هے - حکومت نے فلسطین میں جرمني کي مستعمارانه (۱) سرگرمیوں کے ساتهه غفلت کي اور حکام نے دیکها جرمنی کے یهودي فلسطین کے عثماني عیسائیوں اور مسلمانوں کو

(۱) نو آبادي کو عربی میں مستعمر کہتے هیں -

تاخت و تاراج کررہے ہیں مگر انہوں نے اپني آنکھیں اسطرح بند کرلیں گویا ان خونریزیوں کا وجود ہي نہیں ہے یا جو کچھہ ہورہا ہے وہ عثماني غیر عثمانیوں کے ساتھہ کررہے ہیں !

قدرتاً اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرانس کی رگ سیاست میں جنبش ہوئي - قبل اسکے کہ وہ مراکش کا لقمۂ گلوگیر نگل چکے' شام میں مستعمارانہ کوششوں کے از سر نو شروع کرنے کا پھر شوق پیدا ہوگیا - اس کے دوسرے حلیف یعني اطالیا کا بحیرہ ایجین کے بارہ خزانوں پر قبضہ اور اپني سلطنت کي توسیع میں شبانہ روز سرگرم کوششیں سمند شوق کیلیے تازیانہ ہوگئیں ' اور بالاخر فرانس کي سرگرمي میں غیر معمولي اضافہ ہوگیا - پس اگر ہم نے اس چشمۂ فساد کا دہانہ پہلے ہي بند کردیا ہوتا یعني جرمني کي مستعمرانہ کارروائیوں' اور جرمن یہودیوں کے تاخت و تاراج کے ساتھہ تسامح و چشم پوشي نہ کي ہوتي ' تو اغلباً اسقدر جلد یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا !

یہ تو ہماري سیاست خارجي کي ایک فاحش و شدید غلطي تھي ' مگر ہم نے اس سے بھي شدید تر غلطي کی جو اگر نہ کي ہوتي تو اس غلطي کا تدارک ممکن ہوتا -

یہ ہماري سیاست داخلي کي غلطی ہے - عثمانی حکام نے اپنے فرائض کے انجام دینے میں ہمیشہ تغافل کیا - انہوں نے کبھي کوشش نہ کي کہ ملک میں بتدریج اصلاح ہو اور باشندے خود بھي فائدہ اٹھالیں اور حکومت کو بھي پہنچائیں' نیز دوسري طرف انکا تعلق دولت عثمانیہ سے بھي استوار و مستحکم ہو - یہي وہ اصلي کوتاہ عملي ہے جس کے سہارے پر فرانس کے وزیر اعظم کو یہ کہنے کا موقع ملا :

" فرانس شام میں اشاعت تعلیم کے لیے اٹھہ کھڑا ہو - خصوصاً اسلیے کہ وہ یہ چاہتا تھا کہ شام سے ان ہجرت کرنے والوں کے سیلاب کو روکے جو وہاں کے باشندے ہیں اور جو ہمیشہ فرانس کے زیر حمایت رہینگے "

سچ یہ ہے کہ فرانس کو کیوں نہ ادعاء حمایت ہو جب کہ حالت یہ ہو کہ برازیل (جنوب امریکا) میں ۵ سو شامیوں کو منت منت پر حملے کا خطرہ ہو - وہ اپني سلطنت سے خواستگار ہوں کہ انکي حمایت و اعانت کیلیے قسطنطنیہ میں معتمد برازیل سے گفتگو کرکے انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرایا جاے مگر انکي یہ درخواست حمایت و اعانت ناکام ہو - اسکے بعد وہ بعالم یاس و قنوط پیرس میں عثماني ایوان تجارت کو لکھیں کہ حکومت فرانس سے کہو کہ مذہبي رشتہ کے نام پر ہماري دستگیري کرے ' اور ہمیں اس مصیبت سے نجات دے - اس پر فرانسیسي حکومت فوراً مستعد ہو جاے ' اور موسیو دومرج اپنے سفیر ریو ڈو جانیرو کو لکھکر انکي جان و مال کي حفاظت کا انتظام کرادیں ! !

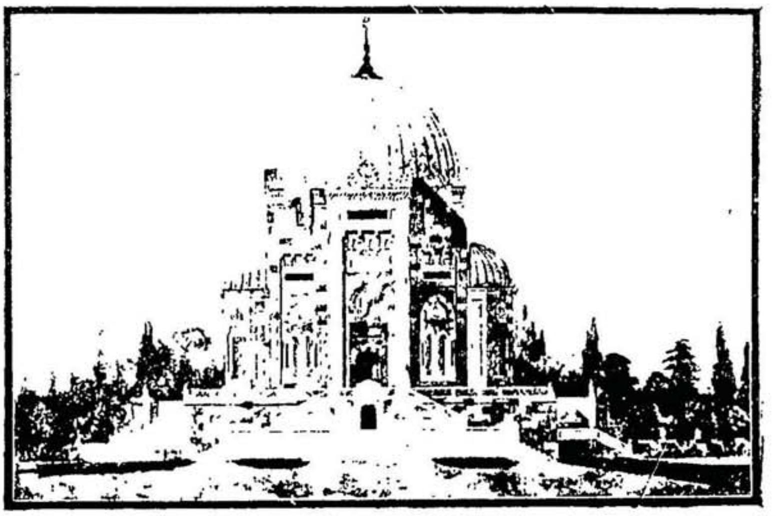

قسطنطنیہ کا جدید دار الصنائع

دولت علیہ کے جدید علمي اعمال میں سے ایک مفید کام دار الصنائع (فائن آرٹس گیلري) کي یہ خوبصورت عمارت ہے جسکے دو مختلف حصوں کے عکس آجکي اشاعت میں شائع کیے جاتے ہیں - اس میں وہ تمام بیش بہا صنائع جمع کي گئي ہیں جو دولت علیہ کے ممالک مقبوضہ و حال سے تعلق رکھتي ہیں -

اسکے ساتھہ ان ادبي اور سیاسي اشارات کو بھي ملا لیجیے جو شام میں فرانس کے بحري اور ہوائي جہازوں کي آمد اور انکے عظیم الشان تزک و احتشام اور جوش و خروش کے ساتھہ جلسوں کي زبان حال بیان کر رہي ہے -

تیار آفندي ممبر مجلس اعیان عثماني نے اخبار جون ترک میں لکھا ہے کہ ہماري غفلت اور فرانس کي فرصت شناسي کي یہ حالت ہے کہ جب کبھي ہماري طرف سے شامیوں کي حمایت میں ذرا بھي کوتاہي ہوتي ہے تو وہ فوراً انکي مدد کے لیے مستعد ہوجاتا ہے ' اور وہ سب کچھہ کردیتا ہے جو در اصل ہمارا فرض ہے - اسکا لازمي نتیجہ یہ ہے کہ اہل شام کے تعلقات فرانس سے ساتھہ قوي اور ہمارے ساتھہ کمزور ہو رہے ہیں -

مسئلۂ شام کا حقیقي راز اس واقعہ میں ہے کہ شام کي اصلي آبادي عیسائي اقوام کي ہے اور وہ پچاس برس سے برابر خفیہ سازشوں اور ریشہ دوانیوں میں مشغول ہے - وہ گو اپنے تئیں عثماني کہتے ہیں اور دولۃ عثمانیہ کے تعلق کو ہمیشہ بڑي بڑي قسموں اور حلفوں کے ذریعہ ظاہر کرتے رہتے ہیں' لیکن عثماني حکومت میں مسیحیت کا رہنا ایسا سانپ اسدرجہ خطرناک ہے کہ اسے دودھ پلانا کبھي بھي مفید نہیں ہوسکتا' اور وہ جو آستین کے اندر رہتا ہے لیکن اسکے ڈسنے کی جگہ دل کے اوپر ہے فرانس کو ایسا ہي موقعہ ملگیا کہ شامي عیسائیوں کی عداوت امنگوں کو اپني جانب مائل کرلے - عیسائیوں اور فرقۂ دروز کی باہمي خونریزیوں نے بہت جلد اسکے مواقع بہم پہنچا دیے ' اور شام میں فرانس کا سیاسي اقتدار قائم ہوگیا - اب وہاں کي تمام مسیحي آبادي اس وقت کا نہایت بیقراري سے انتظار کر رہي ہے جب وہ اسلامي خلافۃ کي اطاعت سے ازاد ہو جائیگي ' اور فرانس نے اسے یہ فریب دیدیا ہے کہ اندروني خود مختاري کے نام سے تحریک شروع کرے فرانس کي اعانت سے فائدہ اٹھاسکتي ہے -

البتہ اگر دولت عثمانیہ کو اندروني اعمال کي فرصت ملتي اور سب سے زیادہ یہ کہ کاردان اور صادق النیۃ اشخاص ہاتھہ آتے تو وہ نہایت آساني سے اُن مواقع کو نابود کر دیتے جو مسیحي رعایا کو شور و شر کے بہانے بہم پہنچا دیتے ہیں - ایکن شکایتیں ہمیشہ پیدا ہوئیں اور انکے لیے بظاہر مسکین شامي کو فرانسیسي قنصل کا دروازہ کھٹکھٹانا پڑا - نتیجہ یہ نکلا کہ فرانس کا سیاسي اثر علانیہ کام کرنے لگا اور اب وہ اپنے مقاصد کي تکمیل کیلیے زیادہ صبر کرتا نظر نہیں آتا !

آہ وہ فرصت زریں اور مہلت عظیم ' جو سلطان عبد الحمید نے محض اپني شخصیت کی حفاظت و بقا میں ضائع کردي ورنہ ایک قرن کامل کا زمانہ اِن تمام مفاسد کي اصلاح کیلیے کافي سے بھی زیادہ فرصت تھی !

فلسطين

فلسطين ميں دول يورپ کي مستعمرانه کوششوں کي باهمي کشاکش ايک تفصيل طلب داستان هے جسکو آئنده نمبروں ميں هم پورے شرح بسط سے لکهيں گے -

سلانيک سے " الاستقلال الاسرائيلي " نامي يهوديوں کا ايک پرچه نکلتا هے - اس نے " روس " نامي اخبار کے مراسله نگار بيت المقدس کا خط نقل کيا هے جسميں نهايت تفصيل کے ساتهه فلسطين ميں روسي اثر پر بحث کي گئي هے - اس خط کے آخر ميں لکها هے که روسي قونصل کے ترجمان موسيو سلوميائک نے اس مراسله نگار سے کها:

" حکومت روس کو چاهيے که استعمار فلسطين ميں روسي يهوديوں کي هر طرح معاونت و حوصله افزائي کرے ' کيونکه اسکے ذريعه هم جرمني کے سيلاب اثر کو روک سکيں گے "

هماري بد قسمتي اور درماندگي کا اصلي منظر يه هے که اپنے گهر ميں بهي ذليل و رسوا هيں - وه جو همارے محروم هيں اور خدا کے هميشه کے ليے انکي پيشاني پر ذلت و مسکنت کا داغ لگا ديا هے ' آج هميں خود همارے گهر کے اندر ذليل و رسوا کر رهے هيں !

يافه کے ايک نوجوان تعليم يافته نے ايک مفصل تار باب عالي کو بهيجا هے ' جسميں وه لکهتا هے :

" صيهوني يهوديوں نے ' جنکي دولت عثمانيه کے اندر ايک چهوٹي سي رياست هے ' تل ابيب کي نو آبادي کے اندر ايک قيد خانه بنايا هے - اسميں وه هر اس مسلمان کو قيد کر ديتے هيں جس کسي يهودي سے لڑائي هو ' اور خواه وه حق هي پر کيوں نه هو - سابق معاون نيابت نے ايک بدبخت مسلمان کو ان يهوديوں کے قيد فرعوني سے نجات دلائي تهي ' مگر کوئي دائمي انتظام نهيں کيا "

اس تار ميں اسي قسم کے جابرانه و مغرورانه واقعات کو بتفصيل بيان کرنے کے بعد تار دينے والوں نے نهايت ادب کے ساتهه مگر پر زور سطروں ميں لکها هے که اگر دولت عثمانيه صيهونيوں کي تاديب و سرزنش سے عاجز هے تو هميں کوئي جگه بتائے که هم هجرت کرکے وهاں چلے جائيں ' ورنه جسقدر جلد سے جلد ممکن هو فوراً انکي تاديب کي جائے تاکه يه حد سے نه بڑهيں - کيونکه اگر حکومت نے فکر نه کي اور يه يونهيں بڑهتے رهے تو ملک کي آزادي اور دولت عثمانيه کي عزت ' دونوں شديد ترين خطره ميں پڑجائيگي -

عراق

معاصر الحجاز لکهتا هے :

لنچ نامي ايک انگريزي کمپني نے درياے فرات ميں ايک چهوٹے اسٹيمر کے چلانے کے ليے سلطان عبد الحميد سے اس شرط پر حکم حاصل کيا تها که اسٹيمر پر عثماني علم نصب رهيگا - تهوڑے عرصه کے بعد اس نے کسيقدر وسعت اختيار کي اور ايک چهوٹے اسٹيمر کي جگه دو بڑے اسٹيمر بنواے گئے جو دجله و فرات ميں چلنے لگے - اسکے بعد اس نے عثماني علم کو بهي خير باد کها اور اپنا قومي علم يعني يونين جيک بلند کيا ليکن سلطان نے کچهه خبر نه لي - اسکے بعد اس نے ايک اسٹيمر اور بڑها ديا - اس تيسرے اسٹيمر کے بعد پهر ايک اور اسٹيمر کا بهي اضافه کيا گيا - جب پورے چار بڑے اسٹيمر هوگئے تو اس نے چاها که دجله و فرات ميں جسقدر عثماني اسٹيمر هيں وه سب کے سب خود خريدلے - اگر جرمني نے مخالفت نه کي هوتي تو اس انگريزي کمپني نے تمام عثماني اسٹيمر ليليے هوتے کيونکه سلطان عبد الحميد انکے فروخت کرنے پر راضي هوگيا تها -

حال کي خبروں سے معلوم هوتا هے که بالآخر اس کمپني نے تمام عثماني اسٹيمر خريد ليے هيں - اب اگر دولت عثمانيه ان اطراف ميں اپني فوج ليجانا چاهے تو اسکے پاس کوئي ذريعه بجز انگريزي اسٹيمروں کے نهيں هوگا ' اور اگر کبهي انگريزوں کا اقتصادي يا سياسي مقصد گوارا نه کرے که عثماني فوج ان اطراف ميں آئے تو دولت عثمانيه کو بجز اسکے اور کوئي چاره نه هوگا که فوج نه بهيجے -

عراق کے ارباب قلم اس واقعه سے بيحد بيچين هيں اور حکومت کو ان عظيم الشان خطرات کي طرف متوجه کر رهے هيں جو اس کمپني کے تنها اختيارات سے پيدا هوتے نظر آتے هيں - وه لکهتے هيں که اس لنچ کمپني کي حالت بالکل ايسٹ انڈيا کمپني سے ملتي هوئي هے جو ايک تجارتي کمپني کي طرح کام کرتے کرتے ايک دن تمام هندوستان کي مالک هوگئي - پس حکومت کو چاهيے که اسيوقت بيدار هو ' ورنه عراق کا بهي وهي حشر هوگا جو هندوستان کا هوا !

اواخر اپريل ميں بغداد ريلوے جاري هو جائيگي - پہلے هفتے ميں ساحل فرات سے دو سو کيلوميٹر تک سامان لے جائيگي ' اور آئنده مئي ميں بغداد اور سامرا کے درميان بهي چلنے لگيگي -

نو آبادي کي تمام سڑکوں کي گشت لگائي گئي تهي -

[مقتبس از معاصر الحجاز]

[بقيه مضمون کے ليے صفحه ۲۱ ديکهيے]

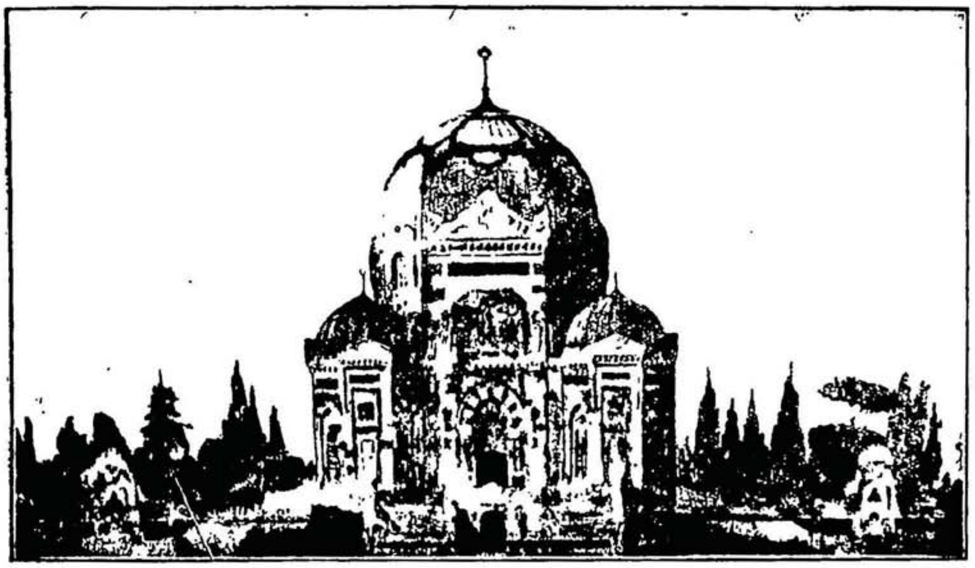

عثماني صنائع نفيسه کا دار الصنائع

يه اسکے ايک دوسرے حصے کي عمارت کا مرقع هے - اوائل حکومت ميں پرنس يوسف عزيز الدين ولي عهد دولة عليه کو اس کام سے نهايت دلچسپي هے ' اور اميد هے که صنعت و حرفت کي ترقي کيليے اس صيغه کا افتتاح ايک قوي ترين محرک ثابت هوگا -

آثار عتیقه

آثــار مصــر

اجپتیــا لــوجي

" ابو الهول " كي تمهید میں هم نے لكها تها كه چند سلسله وار نمبروں میں هم مصر كے ان عجیب و نادره روزگار آثار پر ایک نظر عام ڈالنا چاهتے هیں ' جنكی كشش شائقین آثار كو اكناف و اطراف عالم سے كهینچ كر قاهره لاتی هے - ابو الهول اس سلسله كي پہلي كڑي تهي -

آجكے نمبر میں پانچ مجسموں كی تصویریں شائع كي جاتي هیں - یه تمام تصاویر مصر كے عجائب خانه میں موجود هیں جسكو یورپ متفقه طور پر علم آثار مصر كي بہترین تعلیمگاه تسلیم كرتا هے -

ان میں پہلی تصویر ایک نئے مزارے كي هے جسكی چوٹی حال میں نكلي هے - دوسري شاه امنیوفس ثالث كي هے - اسكے باپ كا نام توتومیس رابع هے - امیدوفس كے حالات ایک محل كي شكسته دیواروں پر كنـده ملے هیں - ان حالات كے دیكهنے سے معلوم هوتا هے كه امینوفس فراعنه مصر كے اٹهارویں خاندان كا ایک جلیل القدر ' اولوالعزم ' اور نام آور تاجدار تها -

انهیں كتبوں میں لكها هے كه امینوفس كے پیدا هونے سے پہلے مصر كے سب سے بڑے كاهن نے اسكي ماں كو بشـارت دي تهي " تیرے یهاں ایک لڑكا پیدا هوگا - اور جب امنیوفس پیدا هوا تو اس نے مكرر پیشینگوئی كي كه یه اقبالمند و فرخنده انجام هوگا - اسكي قلمرو اتني وسیع هوگي كه آج تـک كسي كي نهیں هوئي - وه سارے عالم كا مالک هوگا -

سنه ۱۳۰۹ قبل مسیح میں امنیوفس نے عنان حكومت هاتهه میں لی اور درحقیقت وه ایک جلیل القدر ' اولو العزم ' اور وسیع الممالک باد شاه هوا - اس نے بہت سے مقامات خصوصاً نوبه اور سودان پر فوجكشي كي اور فتحیاب و فیروز مند واپس آیا - ساز و سامان دنیوي اور قوت و شوكت مادي كے گهمنڈ میں همیشه انسان نے یه بهلا دیا هے كه اسكی حقیقت كیا هے اور جب كبهي اسے عظمت و بزرگي نصیب هوئي هے تو اس نے عبـد سے معبود بننے كي كوشش كي هے -

امنیو فس اپني عظمت و شوكت كے غرور میں اسدرجه بد دماغ هوگیا كه اپنےتئیں انسانیت سے ایک ارفع و اعلی هستی سمجهنےلگا اور اپنا لقب روس (آفتاب ربیع) اور شاه چار دانگ عالم رکها -

[بقیه مضمون صفحه ۲۰ كا]

الهـــلال :

اگر معاصر موصوف كي روایت صحیح هے تو اس خطر ناک بے خبري پر جسقدر افسوس كیا جاے كم هے - لیكن پچهلے دنوں بعض عثماني جرائد میں صرف انگریزي كمپني كی اس خواهش كا ذكر كیا گیا تها نیز بوثوق لكها تها كه دولت عثمانیه نے بالـكل نا منظور كردیا - خدا نه كرے كه اسكے بعد یه واقعه ظهور میں آیا هو -

شاه امنیوفس ثالث فرعون مصر كے مزار كي بیروني جو عجائب خانه مصر میں موجود هے

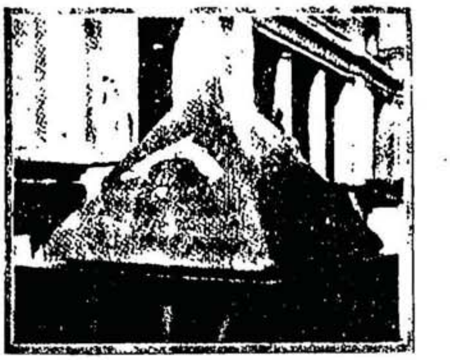

امینوفس كي جلالت و عظمت فتوحات ملكي تـک محدود نه تهي بلكه اسكي زندگي كے بعض اور غیر المعقول اعمال كا اثر بهي اسمیں شریک تها - چنانچه اس نے ایک بت ایسا بنوایا تها جس سے طلوع آفتاب كے وقت آواز نكلتي تهي -

اس اجمال كي تفصیل یه هے كه امینوفس نے رود نیل كے بائیں جانب ایک عبادت خانه بنوایا جسمیں بہت سے بت تهے اور ایک خودا ـ كا بهي تها - یه بت ایسے پتهر سے تراش كے بنـایا گیا تها جسكي طبیعي خاصیت یه تهي كه شبنم كے بعد جب اس پر آفتاب كي شعاعیں پڑتي تهیں تو اس میں آواز پیدا هوجاتي تهي -

عرصه هوا كه یه معبد برباد هو گیا - صـرف دو بت باقي رهگئے تهے - ان میں سے ایک كو سنه ۵۹۵ ه كے زلزله نے ضائع كردیا - اور دوسرا خود بخود گر كے ٹكڑے ٹكڑے هوگیا -

اسوقت جو تصویر آپكے پیش نظر هے' وه انهیں دو بتوں میں سے ایک كي هے - اسمیں داهنے طرف امینوفس كي بیوي بیٹهي هے اور بائیں طرف خود امینوفس بیٹها هے - جن چبوتروں پر دونوں بیٹهے هیں انكے دونوں كنـاروں اور وسط میں اسكی تینوں لڑكیوں كي بهی تصویر تهي - سنه ۱۹۰۶ اور ۸ - كے درمیان میں یه گروپ بالكل ٹكڑے ٹكڑے ملا تها جسكو ماهرین آثار نے جمع كركے پهر اصلی شكل میں كهڑا كردیا اور جو حصے ضائع هوگئے تهے وه از سرنو تراش كے لگادیے -

دوسري تصویر رعمسیس ثاني كي هے جسكے متعلق یقین كیا جاتا هے كه بني اسرائیل كا ابتدائي عهد اسي كے عهد ظلم و استبداد میں بسر هوا تها - چونكه اس كے مفصل حالات جلد سوم نمبر ۱۰ - ۱۱ میں نكلچكے هیں اسلیے تفصیل كي ضرورت نهیں -

دیرالبحاري (مصر) میں دو مجسمے ملے تهے ' ان میں سے ایک امیهیٹو كا هے جو هیپو كا لڑكا تها اور دوسرا مرقع دو مقدس بهیڑوں كے سروںكا هے جو فراعنۂ مصر كي پرستشگاهوں میں قربان كیے جاتے تهے -

اس مرقع كي آخري تصویر ایک گاے هے - یه بهي دیرالبحاري میں ملي تهي - در اصل یه مصر كي ایک دیوي هے جو گاے كي شكل میں هے - اس دیوي كا نام هیتر تها -

یه مجسمه جو اپني كمال صناعي و رنـگ سازي كي وجه سے ایک زنده وجود معلوم هوتا هے ' ایک قبه نما گنبد میں نصب هے - اس گاے كے تمام جسم پر هلكا هلكا زرد رنـگ اور دونوں پہلوؤں پر سرخ رنگ لگایا گیا هے - اسكے علاوه جسم پر دُل بهي هیں جنكي شكل لونـگ كي سي هے - سر كے نیچے بادشاه كي تصویر هے - گاے پر امنیوت ثاني لكها هے -

(ملاحظـات)

ان آثار كے شائع كرنے سے همارا مقصود صرف مصر كے بعض آثار عتیقه كي نسبت سرسري معلومات فراهم كرنا هي نهیں هے بلكه بعض اهم مقاصد بهي پیش نظر هیں :

(۱) قران كریم كا طرز تعلیم و ارشاد همارے عقیدے میں یه هے كه وه هر مقصود كیلیے پہلے ایک اصول پیش كرتا هے اور پهر اسكے

رعمسیس ثانی فرعون مصر کا بت

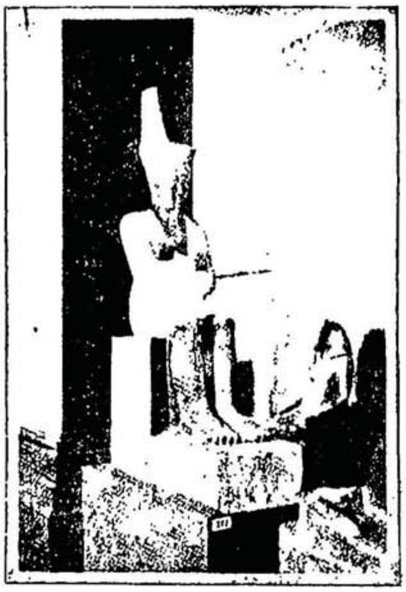

عملي نتائج کے متعلق یقین و بصیرت پیدا کرنے کیلیے کسي ایک قوم یا ایک فرد کي زندگي کے واقعات بطور نمونے کے بیان کرتا ہے - گویا اسکي ہر تعلیم اصول او ر تجربہ' دو چیزوں پر مبني ہوتی ہے - جسقدر قصص قران کریم میں موجود ہیں' سب کے سب کسي نہ کسي ایک اصولي تعلیم کو تجربہ گاہ عالم کے نتائج کي صورت میں ممثل و متشکل کرتے ہیں - الہلال میں باب تفسیر شروع ہوگیا تو یہ مطالب بتفصیل شائع ہونگے -

ایمی نوفس ثالث فرعون مصر

قران کریم نے ایک خاص اصولي تعلیم کیلیے فراعنۂ مصر اور بني اسرائیل کي تاریخ کو لیا ہے اور جا بجا انکے واقعات و حالات اور نتائج و عبر پر زور دیا ہے -

اس تعلیم میں اصولی طور پر " قانون حیات و ممات اقوام و امم " کو واضح کیا گیا ہے اور بتلایا ہے کہ محض علم و تمدن اور عظمت ملکي کسي قوم کیلیے وسیلۂ حیات نہیں ہوسکتي جب تک کہ وہ مفاسد اجتماعي و اخلاقي سے محفوظ نہو - قوائے مادیہ اور وسائل دنیویہ کا افراط اور اسکا گھمنڈ جب قوموں کو عبودیۃ الہي سے بے پروا کردیتا ہے تو اسکا لازمي نتیجہ شرو طغیان اور عدوان و معاصي کا ظہور ہوتا ہے جو بہت جلد انہیں ہلاکت تک پہنچا دیتا ہے - ظلم و استبداد اور شخصي حکمراني کا غرور خدا کي مقدس طاقتوں کا مقابلہ کرنا ہے اور اسکا نتیجہ خسران ہے - ایک ظالم قوم مظلوم قوموں کو محکوم بنا کر کس طرح ذلیل خوار کرتي ہے اور پھر خدا اسي محکوم قوم کے ہاتھوں کس طرح حاکموں سے انتقام لیتا ہے ؟ قومي محکومي اور غلامي ایک ایسا عذاب ہے جس سے بڑھکر خدا کے نزدیک انسان کیلیے کوئي شقاوت دنیوي نہیں - غلامي تمام انساني صفات حسنہ سے قوموں کو محروم کردیتي ہے اور ہمت و سربلندي' اولو العزمي و علو پسندي' صبر و ثبات' اور استقلال و جفا کشي' نیز اسي طرح کے وہ تمام اخلاق حسنہ جو انسانیت کا مرتبۂ اعلی ہیں' اُن قوموں کے اندر فنا ہو جاتے ہیں جو عرصے تک فاتح اقوام کي غلامي میں رہتے ہیں -

اِن تمام تعلیمات کیلیے قران کریم نے فراعنۂ مصر کي تمدني ترقیات اور استبداد و ظلم کو نمونہ قرار دیا اور جابجا انکے حالات بیان کیے - قصص القران میں ایک سوال یہ سامنے آتا ہے کہ صرف فراعنہ ہي کو اس غرض کیلیے کیوں منتخب کیا گیا ؟ اسکے متعدد وجوہ و حکم ہیں - از انجملہ یہ کہ اِن تمام امور کي تمثیل کامل کیلیے کوئي ملک اس درجہ موزوں نہ تھا جیسا کہ مصر' اور مصر کا سلسلۂ حکومت فراعنہ -

علم آثار مصر اسکی تصدیق کرتا ہے - کئي ہزار سال دنیا آگے بڑھگئي ہے - صدہا ارضي و بحري انقلابات ہوچکے ہیں جنہوں نے زمین کے گذشتہ خزائن کو نابود اور اُسکی سطح کو نئے آثار کیلیے صفحۂ سادہ بنا دیا - بڑي بڑي عظیم الشان قوموں کے خزائن عظمت ان انقلابات میں بہہ گئے' اور اب ان سرزمینوں میں انکے وجود کا کوئي نشان نہیں جہاں کبھي سر بفلک عمارتوں کے اندر اپنے تئیں زمین کا سب سے بڑا مالک یقین کرتے تھے - تاہم تورات اور قران کي تصدیق کرنے کیلیے مصر کي حیرت انگیز سرزمین ابتک اپنے نشان ہاے عظمت و جبروت کے ساتھہ موجود ہے' اور دنیا میں سب سے بڑا دار الآثار یقین کی جاتی ہے !

اسکے سر بفلک منارون کو کوئي فنا نہ کرسکا جو ان لوگوں کي عظمت کي حي و قائم شہادت ہیں جنہوں نے بني اسرائیل کو محکومي و غلامي کي زنجیروں سے مقید کیا تھا پر خود کو تباہي و ہلاکت سے آزاد نہ کرسکے - انکي ممي کي ہوئي نعشیں' انکے زمین دوز مندر' اور انکے ناقابل تسخیر میناروں کے اندر کے کتبے اب تک صحیح و سالم موجود ہیں جو بتلاتے ہیں کہ وہ کیسي عظمت و جبروت ملکي و قومي تھي جو ان فراعنہ کو حاصل تھي مگر قانون الہي کي خلاف ورزي و سرکشي نے بالاخر اسطرح نابود و فنا کردیا کہ آج انکے جمع کیے ہوے پتھر اور تراشے ہوے بت موجود ہیں' لیکن نہ تو انکي عظمت ہے جسکے غرور باطل نے انہیں خداے قدوس سے سرکش کردیا تھا' اور نہ وہ قوت و حکومت ہي ہے جو خدا کے مظلوم بندوں کو اپنا غلام بناتي تھي اور انکے آگے خدا کي سي کبریائي کے ساتھہ تخت غرور و طغیان بچھا کر بیٹھتی تھي !

فاستکبر ہو و جنودہ في الارض بغیر الحق و ظنوا انہم الینا لا یرجعون - فاخذناہ و جنودہ فنبذناہم في الیم' فانظر کیف کان عاقبۃ الظالمین ! (۲۸ : ۳۱)

ترجمہ — فرعون اور اسکي فوج نے ملک میں بغیر حق و قانون کے بہت سرکشي کي اور سمجھے کہ مرنے کے بعد انہیں جوابدہي کیلیے ہمارے سامنے نہیں آنا ہے - پس ہم نے فرعون اور اسکے گروہ کو اپنے عذاب میں گرفتار کرلیا اور دریا میں غرق کردیا - نظر عبرت سے دیکھو کہ ظلم کرنے والونکا انجام کار کیسا ہوتا ہے؟

قربانی کے مقدس بھیڑوں کے سر والے بت دیرالبحاري [مندر قدیم] سے حال میں ملے ہیں

پس فراعنہ کي عظمت و شوکت کے جسقدر آثار نکل رہے هيں ' انکے اندر ایک بہت بڑي عبرت و بصیرت پوشیدہ ہے ' اور انکا مطالعہ ان لوگوں کیلیے خاص اهمیت رکھتا ہے جو قرآن حکیم کے تمثیلي بیانات کے حقائق کے متلاشي هيں - انسے ثابت هوتا ہے کہ وہ کیسي عجیب و غریب انساني عظمتیں تھیں جنکے آگے شریعت الہیہ پیش کي گئي اور اسکي نافرماني کے نتائج الیمہ سے ڈرایا گیا - پر انھوں نے سرکشي کي اور انکار کیا - پس بربادي آئي اور دائمي هلاکت نے قانون الہی کے وعید کو پیش کردیا - آج یورپ کي قوموں اور حکومتوں کو بھی مشرق کے مقابلے میں وهي حیثیت حاصل ہے جو فراعنہ کو بني اسرائیل کے ساتھہ تھي -

(۲) یہ ایک تاریخي مبہم ہے کہ حضرت یوسف کے زمانے میں کون فرعون تخت مصر پر تھا جبکہ بني اسرائیل مصر میں آباد هوے ' اور پھر حضرت موسی کي پیدایش کس کے عہد میں هوئي ' اور وہ کون تھا جسکا مقابلہ اُنسے هوا اور بالآخر بحر احمر میں غرق هوا ؟

فراعنہ کي مقدس قرباني کے بھیڑوں کے دو سر جنکے مجسمے حال میں دریافت هوے هیں

اکثر علماء آثار مصر یقین کرتے هیں کہ ریمسیس ثاني هي وہ فرعون تھا جسکے عہد میں بني اسرائیل پر سب سے زیادہ مظالم هوے : یسومونکم سوء العذاب : یذبحون ابناءکم و یستحیون نساءکم و في ذلکم بلاء من ربکم عظیم -

اسکے حالات هم مع ایک بڑے مرقع کے پہلے بھي شائع کرچکے هیں -

لیکن وہ فرعون جسکے عہد میں حضرۃ موسی نے پرورش پائي ' بظن غالب امینوفس تھا - کیونکہ حال میں جو کتبے اسکے متعلق نکلے هیں ' انسے اُن تمام بیانات کي تصدیق هوتي ہے جو توراۃ میں بیان کیے گئے هیں - هم اس بارے میں تفصیلي بحث قصص بني اسرائیل کے سلسلے میں کرینگے - صرف اسکے مجسمہ کا عکس آجکي اشاعت میں شائع کردیتے هیں - اسکے حالات میں آپ پڑھچکے هیں کہ دریاے نیل کے کنارے ایک مندر بنایا تھا اور اسکے بت کے اندر سے خود بخود آواز نکلتي تھي - توراۃ کے بیان سے بھي اسکي تصدیق هوتي ہے -

(۳) گاے کي عظمت آرین اقوام کیلیے مخصوص سمجھي جاتي ہے - هندوستان کے سوا ایران کے آثار سے بھي اسکا پتہ چلتا ہے لیکن علماء آثار کے سامنے اب مصر بھي آگیا ہے اور ثابت هوتا ہے کہ یہاں بھي گاے کے وجود کو ایک خاص ناسوتي عظمت حاصل تھي -

(۴) توراۃ میں لکھا ہے کہ مصري اپنے مندروں میں بھیڑوں کي قرباني کرتے تھے - ان آثار میں قرباني کے دو بھیڑوں کي شکلیں موجود هیں -

تاریخ حیات اسلامیہ

مسئلۂ قیام الهلال

مسئلہ قیام الهلال جو کئي نمبروں میں شایع هوا اور هو رہا ہے ' هر ناظر الهلال کیلیے اور خصوصاً خریداروں کیلیے نہایت رنجدہ ہے - کوئي خریدار ایسا نہوگا جو اسکے متعلق اپني ایک هی راے ظاهر کرنے کیلیے بیقرار نہو - میں اس قابل هي نہیں هوں کہ اس اهم مسئلہ کی نسبت کوئي راے ظاهر کروں -

لیکن جناب ان سب کو دیکھکر اور حالات قوم کو ملحوظ خاطر رکھکر اس سوال کا جواب عنایت فرمائیں کہ قیام الهلال کیواسطے حضرت کو مالي امداد کا لینا منظور نہیں - صرف اسقدر خواهش ہے کہ نئے خریدار جس سے جتنے هو سکیں بہم پہونچاکر تعداد مقررہ پوري کردیجاے -

میں همیشہ اس نیک کام اور مقدس فرض کا ارادہ کرتا رہا هوں - مگر ایک خیال میرے ارادہ اور همت کو بالکل پست کر دیتا ہے - یعني یہ نئے خریدار جو هماري کوششوں کے نتائج هونگے - دائمي هونگے یا عارضي ؟

قوم کے حالات سے مجھکو دائمي هونیکا یقین آتا هي نہیں -

بلحاظ حالات کیا اسکا یقین هو سکتا ہے کہ قوم ایسے مقدس و محترم رسالہ کي خریداري کو ترجیح دیگي - یا " مسٹریز آف لنڈن " اور " حسن کے ڈاکو " کو -

واللہ باللہ ایک صحیح اور سچے واقعہ کا شرمندگي کیساتھہ اظہار کرتا هوں - ایک عنایت فرما کے روبرو قوم کا تمام دکھڑا رویا - الهلال کے حالات بیان کیے - اپنے قول کي تصدیق کیلیے اپنے پاس سے الهلال کو ایک روز و شب کیلیے جدا بھي کیا اور اوسکي مفارقت بامید انشاء اللہ گوارا کرکے اون حضرت کو دے بھي دیا کہ دیکھیے آپ مسلمان هیں اور اس رسالہ کي مقدس و پاک تعلیم سے بے بہرہ - آجکل کونسا مسلمان روزانہ یا هفتہ وار تلاوت اور مطالعہ دینیات کرتا ہے - اس رسالہ میں یہ سب چیزیں اس خوبي سے آپکے رو برو پیش کی جاتي هیں کہ آپ گھنٹوں اور دنوں ان مضامین کو پڑھیے - مگر نہ تو دل رکتا ہے اور نہ هی طبیعت کو سیري هوتي ہے -

تین روز امید و بیم کی حالت میں کامیابی و ناکامیابی کے تصور میں کٹے - اسکے بعد اون حضرت سے جاکر دریافت کیا تو انہوں نے جوابدیا کہ " ابھی تو مجھے مسٹریز آف دی کورٹ آف لنڈن کی ضرورت ہے جسکا اشتہار الہلال میں شایع ہوتا ہے پہلے وہ منگوا دیجیے " مجھکو سکتہ ہوگیا -

اب بتلایے کہ جس قوم کی یہ حالت ہو ' اس قوم کی نسبت کیونکر یقین ہو سکتا ہے کہ دایمی خریداری قبول ہوگی - پہلے مجھے اسکا خیال ہی خیال تھا ' اب واقعہ مذکورہ بالا سے یقین ہوگیا -

آپ الہلال کی قیمت میں ایک پائی کا اضافہ منظور نہ فرمائیے - مگر جو صاحبان اولوالعزم خود اضافہ کرنا چاہیں ' آپ کیوں اُنہیں روکتے ہیں ؟ کیا یہ ممنوع ہے ؟ قاعدہ کی بات ہے کہ جو شخص جس سے خوش ہوگا یا فائدہ اوٹھایگا اسکے قیام و بقا کا بھی خواہشمند ہوگا ' اگر اضافۂ قیمت الہلال نا منظور ہے تو وہ طریقہ بتلائیے جس سے دائمی اور قابل اعتماد خریدار الہلال کیواسطے با ایںہمہ اوصاف اس قوم کے مجھکو دستیاب ہو سکیں ' اور ان پر پورا بھروسہ بھی ہو سکے - فقط

راقم طالب جواب - نمبر ۲۸۳ - حیدر آباد دکن

دو ہزار نئے خریدار پیدا کرنیکی کوشش کے متعلق آپکا اطلاع نامہ دیکھکر بہت جی چاہا کہ میں بھی اسمیں حصہ لوں ' مگر خوبی قسمت سے ہمارا خاندان لوگونکی نظروں میں ایسا مبغوض ہے کہ کسی پر کچھہ اثر نہیں پڑسکتا - دوگنی قیمت پر ایک پرچہ خریدنا آپ کے منشا کے خلاف ہے - لہذا یہ صورت ہو سکتی ہے کہ ایک اور پرچہ اپنے ہی نام پر جاری کراؤں اور اوسکی قیمت کے آٹھہ روپیہ ادا کردوں - لہذا اس خط کے دیکھتے ہی ایک اور پرچہ میرے نام بذریعہ ویلو روانہ فرماکر آٹھہ روپیہ وصول فرمالیں ' اور دونوں پرچے ایک ہی پیکٹ میں یا علحدہ علحدہ جیسا مناسب ہو ارسال فرماتے رہیں - عین نوازش ہوگی -

ابراہیم ولد شیخ صاحب مدعو از بھونڈی بمبئی

الہـــلال :

جزاکم اللہ - آپکی محبت دینی اور جوش ملی کا شکر گذار ہوں - لیکن اسے کیونکر گوارا کروں کہ آپ نقصان اوٹھاکر بیکار دوسرا پرچہ خریدیں ؟ افسوس ہے کہ آپکی فرمایش کی تعمیل نہ کی جاسکی -

---

سردست پانچ خریدار حاضر ہیں - انشاء اللہ ۲۵ خریداروں تک عنقریب اپنی سعی کو پہنچاونگا - سخت نادم ہوں کہ بعض کاروباری جھگڑوں کی وجہ سے دیر ہوگئی -

سید ظہور حسن - ضلع محبوب نگر - دکن -

اطـــلاع ثـانی

چند غیر معمولی وجہوں سے انجمن اصلاح المسلمین - قصبہ گنیشپور - ضلع بستی نے اپنی جلسہ کے تاریخ میں بجائے ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - مئی سنہ ۱۹۱۳ م کے ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - مئی سنہ ۱۹۱۳ م قرار دی ہے - ستدعا ہے کہ برادران اسلام شریک ہوکر اراکین انجمن کو موقعہ شکر گذاری عطا فرمائیں -

ابو محمد - ابوالعبدار - عرشی - سکریٹری -
انجمن اصلاح المسلمین قصبہ گنیشپور -
ضلع - بستی - پوسٹ صدر - یو - پی

قابل توجہ عمـــوم مسلمـــانان هنـــد

ملک میں مدت سے ترقی کا غلغلہ بلند تھا - اخبار بھی جاری تھے اور اپنے اپنے حوصلہ کے موافق قوم کی خدمت کیلیے جد و جہد میں مصروف تھے - مذہبی ' علمی ' اور پولیٹیکل مجلسوں کو نازتھا کہ قومی فلاح و بہبودی کا حل صرف انہی کی کوششوں پر منحصر ہے - یہ سب کچھہ تھا مگر قوم پر بیخودی کی ایک کیفیت طاری تھی - اُسکا مستقبل نہایت تیرہ و تار ہورہا تھا - ہر طرف سے مشکلات احاطہ کیے ہوے تھے - نہ لیڈران قوم ہی اپنے فرائض سے آگاہ تھے اور نہ قوم ہی یہ جانتی تھی کہ لیڈروں سے کسطرح کام لیا جاتا ہے - افراد قوم کے دلونمیں تخم عمل کی کاشت توکیگئی تھی مگر بروقت آبیاری کے نہونیکی وجہہ سے شجر عمل نمودار ہوکر خشک ہوچکا تھا -

یکایک رفتار زمانہ نے کروٹ بدلی - پولیٹکل حقوق کے حصول میں پوری قوت صرف کیجانی لگی - قوم کو اپنی قوت کا اندازہ ہوگیا - شجر عمل جو خشک ہوچلا تھا اب ترو تازہ ہو چلا - بظاہر اس فوری انقلاب کی کوئی صریح وجہہ معلوم نہیں ہوتی - قوم کے طرز عمل میں ابتک کوئی عظیم الشان تبدیلی واقع نہیں ہوئی ہے ' اور لیڈروں نے اپنے پروگرام میں بھی کچھہ تغیر نہیں کیا ہے - اب بھی ہمارے خیالات اسی آب و ہوا میں نشو و نما پا رہے ہیں جسمیں کہ اس سے پہلے نشو و نما پاتے تھے - ہاں اتنی تبدیلی ضرور ہوئی ہے کہ سنہ ۱۹۱۲ع سے دعوت صداقت الہلال کی شکل میں نمودار ہوئی جسنے قوم کے دلونسے وہ زنگ دور کردیا جو برسونکی جمود اور غفلت نے پیدا کررکھا تھا ' اور جسکی پر تاثیر تحریرات نے اہل ملک کے دلوں کو مسخر کر ڈالا - ہر دل نے نہایت خلوص کیساتھہ اسکا خیر مقدم کیا اسنے ایک ہاتھہ میں مذہب اور دوسرے میں سیاست تھی - اسنے ان دونوں میں ایسی تطبیق کی کہ ارباب دانش وعلم و فضل کو بھی سوائے تسلیم کے چارہ نرہا - استبداد اور غلامی کی بوجھل بیڑیوں سے قوم کے پاؤں آزاد ہوگئے ' اور حریت اور مساوات کا سبق ہر متنفس کی زبان پر جاری ہوگیا - اگر یہ سچ ہے تو اے برادران ملت ! کیا تم نہیں چاہتے کہ اس دعوت الہی کا سلسلہ اسیطرح جاری رہے ؟ اور کیا تمہیں اب اسکی ضرورت نہیں رہی ؟

گو یہ بالکل سچ ہے کہ الہلال نے اپنی پہلی منزل طے کرلی ہے مگر ابھی اسکو اور اگلی منزلیں طے کرنا ہے ' اور ایسے صدہا معاملات ہیں جنکی رہنمائی کیلیے صرف الہلال ہی کی ضرورت ہے - اگر ہمنے مثل دیگر امور کے الہلال کے معاملہ کو بھی طاق نسیان کے سپرد کردیا تو اپنے ہاتھوں ایک ایسے قابل قدر شی کو کھو دینگے جسکی تلافی شاید آیندہ کبھی نہ ہوسکے -

خاکسار محمد عبد اللہ - سکریٹری انجمن اصلاح تمدن - ناندیر دکن

مسئلہ قیام الہلال کے آخری فیصلہ سے متاثر ہوکر اور اہل جزاء الاحسان إلا الاحسان کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ملتمس ہوں کہ بالفعل مفصل ذیل چار اصحاب کے نام پرچہ موصوف بذریعہ وی - پی روانہ فرما دیں -

ایسے بے ریا اور حق پرست رسالہ کی جو سر بسر قرآن پاک کے احکام کی تعمیل کی دعوت دیتا ہے جان و دل اور ایمان و ارواح سے خدمت کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں -

حکیم محمد اشفاق - ہاسپٹل اسسٹنٹ - ہاتھی دروازہ - امرتسر

مراسلات

افسوس اور سخت افسوس ! الهلال کا پرچه همیشه باعث دلجمعي خاطر ناشاد و مونس و سهیم تنهائي ثابت هوا ' وه ایک قومي و مذهبي اخبار اور دیني واقفیت کا مجموعه ' معلم انشا پردازي و مضمون نگاري ' کلام الهي کا ترجمان ' مذهب اسلام کو از سر نو زنده کرنیوالا ' مسلم آبادي کا پاسبان ' اور نور بخش چشم مومنین و مسلمین هے لیکن اِس هفته کے نمبر نے وه جانکاه خبر سنائي جس نے دل هلا دیا اور دماغ کو پریشان کردیا -

یقین فرمالیں که اِس آخري نمبر کے دیکھنے سے وه بے چیني هوئی هے که بغیر اپنا فرض ادا کیے هوئے کسي طرح نهیں رهونگا اور هفته عشره میں ضرور دو چار خریدار پیدا کرکے حاضر کرونگا - ساتهه هی یه بهتر هوگا که الهلال کي سالانه قیمت میں بهي کچهه اضافه کردیا جائے - انشا الله اعلان کے هوتے هي بنده سب سے اول زر بکف نظر آئیگا -

الراقم حافظ عبد الغفار عفي عنه
سوداگر چرم دهلي دروازه - اجمیر

آج کا پرچه دیکھکر از حد رنج و غمگیني و پژمردگي پیدا هوئي - جناب نے تحریر فرمایا هے که جبتک دو هزار خریدار نئے پیدا نهوں الهلال کا جاري رهنا مشکل هے - جو کچهه آپنے فرمایا هے بجا هے - کیونکه بنسبت آوروں کے جناب پر اسکا بوجهه بهی بهت بهاري هے - مینے پہلے هي خدمت اقدس میں عرض کیا تها که حسب حیثیت خاکسار کي پیشکش کو منظور فرمارین - میرے طرف سے آپ آینده پرچه میں درج کردیں که نئے خریدار جهاں تک هو سکے پیدا کیے جائیں ' مگر جن جن صاحبوں کي خدمت میں پرچه پهونچتا هے وه في العسال بجاے آٹهه روپیه سالانه کے ۱۶ روپیه ادا کریں ' بواپسي ڈاک جناب ایک پیسے کا کارڈ تحریر فرمارین تو بنده یهه سال جو شروع هوا هے اسکے باقي ۸ روپیه جناب کي خدمت میں روانه کردے -

حکیم ملک امام الدین ککے زئی شفاخانه نصیم - قصور

الهـلال کي ششماهی مجلدات

قیمت میں تخفیف

الهلال کي شش ماهي جلدیں مرتب و مجلد هونے کے بعد آٹهه روپیه میں فروخت هوتي تهیں لیکن اب اس خیال سے که نفع عام هو ' اسکي قیمت صرف پانچ روپیه کردي گئي هے -

الهلال کي دوسري اور تیسري جلد مکمل موجود هے - جلد نهایت خوبصورت ولایتي کپڑے کي - پشته پر سنهري حرفوں میں الهلال منقش - پانچ سو صفحوں سے زیاده کي ایک ضخیم کتاب جسمیں سو سے زیاده هاف ٹون تصویریں بهي هیں - کاغذ اور چهپائي کي خوبي محتاج بیان نهیں اور مطالب کے متعلق ملک کا عام فیصله بس کرتا هے - ان سب خوبیوں پر پانچ روپیه کچهه ایسي زیاده قیمت نهیں هے - بهت کم جلدیں باقي رهگئي هیں -
(منیجر)

نظارة المعارف دهلی کی مجوزه تحریک

اسوقت اسلام اور مسیحیت میں جو زبردست اور خطرناک معنوي معرکه آرائیاں هو رهي هیں انهیں دیکھکر بلا شبهه یه خیال پیدا هوتا هے که چند دنوں کے بعد ان دونوں مذهبوں میں سے کسي ایک کا مطلع بقا ضرور مکدر هونے والا هے - خصوصاً فرزندان اسلام کي باهمي جنگ و جدال اور نا اتفاقي - پهر اسلام اور اوسکي اشاعت سے بے توجهي اور اصلاحي قوت کو بے موقع و محل صرف کرنے اور غیر ضروري مواقع پر حمیت و غیرت کے جوش دکھلانے اور اسلام پر زر و مال کے نثار کرنے میں بخل اور تنگ نظري سے کام لینے کے مشاهدات و واقعات - ان سبکو مد نظر رکھنے سے معامله کي صورت اور زیاده خطرناک هوجاتي هے -

ایسے عهد پر آشوب میں اگر فرزندان اسلام کي مذهبي رگوں میں غیرت و حمیت کا خون جوش مارے اور اونکو جان و مال سے اپنے مذهب و ملت کي حمایت اور اشاعت پر آماده کردے ' تو ایسے پر جوش اور غیور مسلمانونکا تهه دل سے خیر مقدم ادا کرنا ضروري هے - مدینه بجنور مورخه ۲۶ ربیع الاول میں " بلاد غربیه میں اشاعت اسلام " کا عنوان دیکھکر مجھے نهایت خوشي هوئي - خصوصاً جب اس اهم تحریک کو ایک عالم مذهب کے دماغ کا نتیجه کها جاتا هے ' اور پهر قوم کے ان افراد کو جنکے قبضه میں موجوده مسلمانان هند کے ایک مقتدر طبقه کي باگ سمجهي جاتي هے ' اس تحریک کا نه صرف موجد بلکه سر پرست بتایا جاتا هے -

لیکن اسوقت هم نهایت بے تعصبي اور نیک نیتي سے مولانا عبید الله صاحب اور قوم کے ان برگزیده افراد کو جنکا نام نامي هم اس تحریک کے مویدین اور سر پرستوں میں لکها هوا دیکھتے هیں ' مخاطب کرکے چند سوالات کرنا چاهتے هیں ' اور اس تحریک کے بعض پهلوں پر آزادي مگر حق پرستی سے نظر ڈالتے هوے یه دریافت کرنے کي جرأت کرتے هیں که کیا اشاعت اسلام کے تمام پهلوؤں پر غور کر لینے کے بعد یه تحریک قوم کے سامنے پیش کي گئي هے ؟

اس وقت جو تحریک مسلمانوں سے ایگئي هے وه انگلستان میں خواجه کمال الدین کي تحریک اشاعت اسلام کو تقویت پهونچانے کیلیے مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کا بهیجا جانا هے جنکے دو ساله صرفه کي مقدار تیس هزار روپیه بتائي گئي هے - اس تحریک میں مندرجه ذیل امور قابل غور هیں :

(۱) یه تحریک بذاته کیسي هے ؟ یعني مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه کو لنڈن میں خواجه کمال الدین کے ساتهه ملکر کام کرنے کیلیے بهیجنا چاهیے یا نهیں ؟

(۲) مسٹر انیس احمد و ڈاکٹر محمد علي شاه اپني مفوضه خدمت کو پورے طور پر انجام دیسکنے کے قابل هیں یا نهیں ؟

ان سوالات پر غور کرنے کیلیے پہلے ایک اور سوال کا جواب دے لینا چاهیے یعني اس وقت لندن یا دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام

کرني چاهیے یا نهیں ؟ اسپر مختلف حیثیتوں سے نظر کیجاسکتي هے - ایک مسلمان سب سے پہلے اس مسئله کو مذهبي نقطه نگاه سے دیکھیگا ' اور فرامین الهیه و اسوۂ حسنهٔ محمدیه (صلی الله علیه و سلم) کا بنظر امعان مطالعه کریگا که اُن سے هم کو اسباب میں کیا سبق ملتا هے ؟ قران مجید اس باره میں همکو جو تعلیم دیتا هے ' وه یه هے که سب سے پہلے انسان اپنے نفس کا تزکیه کرے - خصائل سئیه سے اپنے قلب کو پاک کرے - اخلاق حسنه کے زیور سے آراسته هو ' عقائد کو الحاد ' زندقه ' اعتزال و دیگر مہلکات ایمانیه سے مبرا کرے ' اعمال کو خدا و رسول کي طاعت گذاري کے سانچے میں ڈھالکر اسلام کا نمونه بنجاے " یا ایها الذین امنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم " (مسلمانوں تم اپني خبر رکھو - دوسروں کا گمراه هونا تم کو نقصان نهیں پہونچا سکتا اگر تم هدایت پر هو -)

اپنے نفس کي اصلاح کے بعد اپنے اهل و عیال اور خویش و اقارب کي اصلاح اور دعوت کا درجه هے - " قوا انفسکم و اهلیکم ناراً " اسکے بعد کنبه اور برادري کي اصلاح کیطرف متوجه هونیکي ضرورت هے " وانذر عشیرتک الاقربین " اور جب ان کے انذار اور تبلیغ سے فرصت ملے تو خاص اپنے ملکي بھائیوں اور همسایه اقوام کا حق هے که اُن کو راه راست پر لانیکي کوشش کیجاے - اُن سب کے بعد یه مرتبه هے که " وما ارسلنک الا کافة للناس " (اور آپ کو همنے تمام لوگوں کے واسطے رسول بنا کر بھیجا هے)

پس آج جو مسلمان اپنے رسول کے اس منصب عظمی کي خلافت کا دعوی دار هو ' اوسپر فرض هے که سنت نبویه و طریقه محمدیه کي حبل المتین کو هاتھه سے نه چھوڑے - هندوستان کا مبلغ سب سے پہلے اپنے اور اپنے والدین اور عزیز و اقارب کے مسلمان بنانے کیطرف متوجه هو اور پھر هندوستان میں اپني قوت جد و جهد کو صرف کرے - جو حضرات اسوقت تبلیغ اسلام کے لیے کمربسته هوے هیں (خدا اونکي همت میں برکت اور نیت میں خلوص عطا فرماے) وه همیں یه تو بتائیں که کیا هندوستان میں اندر اپنے مذهبي فرائض سے فراغت هوگئي ' جو وه لندن یا جرمني کي زمین ناپنے کو آگے بڑھے هیں ؟

اس تحریر سے همارا مطلب یه نهیں هے که تبلیغ اسلام کا دائره وسیع نکیا جاے ' اور کبھي هندوستان سے باهر قدم نه نکالا جاے - بلکه هندوستان میں جن انجمنوں ' جن تعلیم گاهوں ' اور جن افراد کے ذریعه یه مبارک کام انجام پارها هے ' پہلے اونمیں اتنی قوت کا مجتمع کر دینا ضروري هے که پورے پیمانه پر وه اپنا کام کرسکیں ' اور اُنکے تمام سامان و وسائل مہیا هو جائیں ' پھر اُسکے بعد جو حضرات واقعي اس کام کے قابل هوں وه شوق سے دیگر ممالک میں جاکر اپني خدمت انجام دیں ورنه :

تو کار زمیں را نکو ساختي * که با آسماں نیز پرداختي

کے مصداق هونگے -

تیسرا امر که خواجه کمال الدین کے ساتھه ملکر کام کرنا چاهیے یا نهیں ؟ تو اگر لندن میں تبلیغ اسلام کي ضرورت تسلیم کر بھي لي جاے جب بھي خواجه کمال الدین کي ماتحتي میں کام کرنا اسلامي تحریک کے پرده میں قوم کو کسي دوسري مذهبي قوت کي حمایت پر آماده کرنا هے - خواجه کمال الدین قادیاني هیں - اور علماے اسلام کے نزدیک قادیانی طبقه کا جو درجه هے وه سب کے آگے روشن هے -

اسلام کا دائره بہت وسیع هے مگر اسکے یه معنے نهیں که اوسمیں الحاد ' زندقه ' کفر ' ارتداد ' بد دیني ' تمام امور داخل هوسکتے هیں - اسلام نے آزادي اور یسر کي تعلیم دي هے ' مگر جس آزادي اور یسر کي تعلیم دي هے ' وه یه هے که انسان بندوں سے آزاد هوجاے - نفس کے شکنجے سے چھوٹ جاے ' اور صرف خداے واحد کا نیاز مند رهکر جائز طرق سے ضروریات زندگي حاصل کرے اور صرف اوسي کي عبادت و اطاعت میں مصروف رهے - آزادي کا یه مطلب نهیں هے که جس مذهب و ملت کي دولي بات اپني خواهش کے موافق پسند آجاے ' اوسکو اسلام میں داخل کرکے هم بیفکري سے اُسکے عامل بنجاویں -

ناظرین اب آپ اپني توجه کو اسطرف مبذول فرماویں که مسٹر انیس احمد و محمد علي شاه جو اس کام کے لیے منتخب کیے گئے هیں ' وه اس خدمت کو کہاں تک انجام دینے کے قابل هیں ؟ ٧ - جنوري سنه ١٩١٤ع کے انسٹیٹوٹ گزٹ علیگڈه میں " تبلیغ اسلام کانفرنس " کے عنوان سے جس جلسه کا حال شائع کیا گیا هے ' اوس میں مسٹر انیس احمد ' ڈاکٹر محمد علي شاه ' و خواجه عبد الحي (اونکي موجوده جماعت کے ایک رکن هیں) کے علمي حالات ذکر بیان کرتے هوئے بعض حاضرین جلسه کے ریمارک پر خود اپنا حال اسطرح بیان کرتے هیں که " میں بھي مذهبي تعلیم پا چکا هوں - علیگڈه کالج کا گریجوئیٹ هوں اور کانفرنس اور کالج دونوں جگه سے تقریر و تحریر میں اول درجه کے دو طلائي تمغے حاصل کر چکا هوں "

چونکه یه حالات مسٹر انیس احمد صاحب نے خود اپني زبان سے بیان فرماے هیں اسواسطے اسي کو نقل کرنا میں نے مناسب سمجھا - میں بھي مسٹر انیس احمد صاحب سے اچھي طرح واقف هوں - اونکي علمیة اور قابلیة کي مجھے بخوبي اطلاع هے - مسٹر موصوف فرماتے هیں که میں مذهبي تعلیم پا چکا هوں - مگر ذرا وه بتلائیں که کہاں تعلیم پاچکے هیں ؟ کیا چند دنوں تک مدرسه عالیه دیو بند میں قیام کرے اور صرف میزو پنج گنج تک عربي پڑھ لینے اور پھر مولانا عبید الله صاحب کے ساتھه چند روز رهکر کوئي شخص مذهبي تعلیم یافته بن سکتا هے ؟ وه قران کي ایک آیت کا بھي صحیح ترجمه نهیں کر سکتے مگر اوسیقدر که اُردو داں مترجم قران کو دیکھکر کرسکتا هے - کسي حدیث سے وه واقف نهیں - کوئي معمولي سے معمولي مسئله وه نهیں بتا سکتے ' اور پھر بھي کہا جاتا هے که وه مذهبي تعلیم پا چکے هیں - مسٹر انیس احمد گریجوئیٹ تو واقعي هیں مگر جس چیز کي بڑي ضرورت هے اُس میں ابھي ناقص هیں -

کانفرنس و علي گڈه کالج سے تحریر و تقریر میں اُنکو طلائي تمغے ملے هونگے - مگر قوم کو اس سے کیا فائده پہونچا ' اور اس تبلیغ و اشاعت کے کام میں اس سے کیا اهمیت پیدا هوئی ؟

خاکسار محمد نور الهدی قیس - دربھنگوي

هندوستاني دوا خانه دهلي

جناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب کي سرپرستی میں یوناني اور ویدک ادویه کا جو مہتم بالشان دوا خانه هے وه عمدگی ادویه اور خوبی کار و بار کے امتیازات کے ساتھه بہت مشهور هوچکا هے - صدها دوائیں (جو مثل خانه ساز ادویه کے صحیح اجزاء سے بني هوئی هیں) حاذق الملک کے خانداني مجربات (جو صرف اِسي کارخانه سے مل سکتے هیں) عالي شان کار و بار ' صفائي ' ستھرا پن ' اِن تمام باتوں کو اگر آپ ملاحظه کریں تو آپ کو اعتراف هوگا که :

هندوستانی دوا خانه تمام هندوستان میں ایک هي کارخانه هے -

فہرست ادویه مفت، (خط کا پته)

٩٠ منیجر هندوستانی

مکتـــوب لنـــدن

مسلمـــانوں کا ڈیپوٹیشـــن

از مشیر حسین قدوائي اسکوائر بیرسٹر ایٹ لا - نزیل لندن

کون کہتا ھے کہ مسلمانوں میں اختراعي قابلیت باقي نہیں رهي ؟ اُس سے کہو کہ مسلمانوں کي اس جدت طرازي کو دیکھے کہ محض اظہار وفاداري و عقیدت کیشي کے لیے هندوستان کے گوشہ گوشہ سے بڈھے اور جوانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مرتب ہوا - کیسا اختراع اور کیسا حسن انتظام ؟ پھر کس صنعت سے مرصع کاري کي ؟

ایڈریس کے لکھنے والوں کو اس طباعي و صورت آفرینی کا خود بھي غرور ھے اور فخر کے ساتھہ اسکا ذکر کیا ھے کہ یہ هم نے ایک غیرمعمولي بات کي ھے ' اور محض اسلیے کي ھے کہ کوئي چیز همکو اِس سے زیادہ عزیز نہیں کہ هماري وفاداري تسلیم کي جاے -

عام خیال تھا کہ خدا کي تمام خلقت میں صرف ایک هي قسم کے جانور کو یہ بے غیرتي بخشي گئي ھے کہ اوسکا مالک اوسے چاھے جوتیوں سے مارے ' تب بھي وہ قدموں هي پر لوٹتا رهیگا - یہ خیال اس حد تک ایشیائیوں پر غالب ہوا کہ غریب کتے کو اس خصلت کے باعث بد ترین مخلوق سمجھنے لگے - اونکے نزدیک دوسرے جانور بھي اس انتہائي وفاداری کے جوش سے معرا هیں -

لیکن کچھہ زمانہ ہوا کہ ایک ایسے وجود نے جسکے عقیدت کیش اسے اشرف المخلوقات میں بھي اشرف تو شمار کرتے تھے ' هندوستان میں ایسي هي وفاداری کو رواج دیا ' اور بہت سے انسان نماؤں نے اوسکو اختیار کیا - بلکہ اُس طبقہ اشرف المخلوقات کي یہ پالیسي هي قرار پاگئي ' جسکو سب سے زیادہ واقعي اشرف و ممتاز ہونا چاهیے تھا اگر وہ اپنے مذهب کا واقعي پابند ہوتا -

اب تھوڑے عرصہ سے یہ خیال هو چلا تھا کہ وہ طبقہ اپني حالت سے کچھہ نہ کچھہ باخبر هو گیا ھے ' اور اپنے شعار حقیقي پر چلنے کا ولولہ کچھہ نہ کچھہ اسمیں آ چلا ھے - لیکن اس نئي اپچ نے ثابت کردیا کہ وہ خیال غلط تھا -

جو شخص ایڈریس پر دستخط کرنے والوں کي فہرست پڑھیگا اُسے کم حیرت نہ هوگي - اسلیے کہ اُسمیں بعض بعض ایسے نام بھي ملینگے جو اپنے کو سگان وفا پیشہ کي جگہ شیران سربلند کا هم نیستاں سمجھتے تھے - مگر بقول غالب :

میرے تغییر رنگ پر مت جا
انقلابات هیں زمانے کے

میں نے ایڈریس کو غور سے پڑھا ' مگر مجھے اُسمیں ایک جملہ ' ایک لفظ بھي ایسا معلوم نہ ہوا جس سے میں یہ قیاس کرسکتا کہ یہ مسلمانوں کا ایڈریس ھے - بہت سے لوگ تو اُسمیں ایسے تھے جنھوں نے یہ سن لیا هوگا کہ رسول اللہ صلعم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر حبشي غلام بھي مسلمانوں پر حکمران مقرر هو تو اوسکي بھي اطاعت اُنھیں کرنا چاهیے(۱) - یہ حدیث اونکے نزدیک انکي هر طرح کي وفاداري کو جائز کردیتي ھے ' بلکہ بحیثیت مسلمان اونپر فرض کردیتي ھے - ایسے خوش عقیدہ مگر جہالت مآب شرکاء وفد معذور تھے ' اور اونسے باز پرس کي کوئي وجہ نہیں - دعا ھے کہ خدا اُنکي جہالت کو دفع کرے - لیکن میں اُن شخصوں میں شمس العلماؤں اور فرنگي محلیوں کو بھي پاتا هوں ' اور اونسے پوچھتا هوں کہ اونھوں نے ایڈریس کا ترجمہ سن لیا تھا کہ نہیں ؟ اونکو اگر بھول گیا هو تو میں حضرت عمر رضي اللہ عنہ کا ایک واقعہ یاد دلاتا هوں - جب آپنے لوگوں سے کہا کہ اگر میں کجروي کروں تو تم میرے ساتھہ کیا برتاؤ کروگے ؟ مسلمانوں نے جواب دیا کہ هم تمکو تکلے کي طرح سیدھا کردیں گے - یہ اسلامي وفاداري تھي !

کیا میرے مخدوم مولانا عبد الباري صاحب اور شمس العلماء مولانا شبلي نعماني صاحب کو بھی اُس وفاداري کا حال معلوم نہ تھا جسکي خدا قران میں تعلیم دیتا ھے ' اور جسکي رسول خدا نے اور اصحاب رسول نے اپنے امثال و اعمال سے تعلیم دي تھي ؟

کیا وہ وهي وفاداري تھی جسکا ذکر ایڈریس میں تھا ' اور جسپر ان حضرات نے دستخط کیے تھے ؟

مولانا ابو الکلام نے الهلال میں اسپر تعجب کیا ھے کہ لارڈ هارڈنگ نے اسلام کے ارکان میں سے خداے واحد کي پرستش کے ساتھہ بادشاہ کي وفاداري کیوں قرار دي ؟

میں اُنسے کہتا هوں کہ وہ اسکا جواب اِنسے مانگیں - اور نہیں تو مولانا شبلي نعماني وغیرہ تو ضرور دیں - انھیں لوگوں کے دستخطوں نے دھوکا دیا - اللہ ان پر رحم کرے - میں کہتا هوں کہ ایڈریس کے ایک لفظ سے بھي یہ نہیں ظاهر هوتا کہ یہ واقعي مسلمانوں کا ایڈریس ھے - لارڈ هارڈنگ کو صد آفریں کہ اونکے جواب سے اس بات کي کچھہ بو آتي ھے کہ وہ مسلمانوں کے ایڈریس کا جواب دے رھے هیں - کم سے کم اونکے آخري جملہ کے اُس حصہ سے تو ضرور ' جہاں اُنھوں نے مسلمانوں کے خاص شعار خدا کي وحدانیت کا اشارہ کیا ھے - مگر ایڈریس میں تو کہیں اسکا بھي اشارہ نہیں ھے -

لارڈ هارڈنگ نے خود هي مقدس مقامات اسلامي کي حرمت و عزت کا بھی ذکر کیا ھے - مسلمانوں کا ایڈریس کسي ایسے ذکر سے بھي خالي ھے !

مجھے ایڈریس کے دستخط کرنے والوں میں جہاں بہت سے ناموں کے نہ هونے پر تعجب ہوا وهاں کم سے کم دو ناموں کے هونے پر تو بڑا هي تعجب ہوا - وہ دو نام یہ هیں :

(۱) مولانا عبد الباري صاحب فرنگي محل -

(۲) شوکت علي صاحب معتمد خادم الخدام انجمن خدام کعبہ -

مجھے اِن دو ناموں پر تعجب خاصکر اسلیے ہوا کہ یہ انجمن خدام کعبہ کے عہدہ دار هیں -

مولانا عبد الباري صاحب کے نام کے آگے اونکا عہدہ نہیں لکھا گیا ھے - اسلیے میں اسپر نکتہ چیني نہیں کرتا - بحیثیت فرنگي محلل کے ایک عالم هونے کے اگر اُنھوں نے اسکا ارادہ کرلیا ھے کہ وہ اس قابل عزت جگہ کي بے عزتي کریں تو اُن لوگوں کو افسوس ضرور هوگا جو فرنگی محل کو همیشہ عزت کي نظر سے دیکھتے رهنا چاهتے تھے - کاش وہ مولانا ناصر حسین صاحب اور دیگر شیعہ مجتہدین و علماء هي سے سبق لیتے ' جنمیں سے ایک کا نام بھي دستخط کرنے والوں میں نہیں ھے - مجھے مولانا عبد الباري صاحب پر بہت افسوس ھے - مگر میں شوکت علي صاحب پر اس سے بھي سخت اعتراض کیے بغیر نہیں رہ سکتا ' اسلیے کہ اونھوں نے اپنے نام کے آگے معتمد خدام الکعبہ لکھنے کي دلیري فرمائي ھے -

جسوقت اونھوں نے انجمن خدام الکعبہ کي خدمت کا حلف اوٹھایا تھا اور عہدے دار مقرر هوے تھے ' اُسوقت میں یہ سمجھا تھا کہ وہ اُسوقت تک تو انسان کي رضا جوئي سے مستغني هو جائینگے جب تک کہ وہ اِس انجمن کے عہدے دار هیں -

[۱] قطع نظر اس حدیث کي حقیقت و اصلیت کے ' اس سے یہ کہاں ثابت هوتا ھے کہ وہ حبشي غیر مسلم بھي هو ؟ کیا ایک حبشي مسلمان حکمراں نہیں هو سکتا ؟ [الهلال]

افسوس که ارنهوں نے نه صرف میرے خیال کا بطلان کیا بلکه انجمن خدام الکعبه کي عزت کو بهي اپنے اس فعل سے گزند پہنچانا چاها -

انجمن خدام الکعبه کے ممبر کو ارر سب سے زیاده اسکے عهدے دارون کو بحیثیت اسکے ممبر هونے کے سرا خالق مطلق کي رضا جوئي کے اور کسي دنیاري حاکم کي رضا جوئي سے راسطه نهیں هے - ره دنیري حاکم جارج پنجم هي نهیں - چاهے رشاد خامس هي کیوں نه هوں -

ارکان انجمن خدام الکعبه کو اس سے بحث هي نهیں هونا چاهیے که اس کام کے انجام دینے میں جسکا ارنهوں نے حلف ارٹهایا هے ارر عهد کیا هے' کسي حاکم دنیوي کي رفاداري هوتي هے یا غیر رفاداري' ارر ره کسي ایسے کاغذ پر تو دستخط کر هي نهیں سکتے جسمیں غیر مشروط رفاداري کسي حاکم دنیوي کي هو' اسلیے که ممکن هے' ارنکا حلف ارر عهد خدمت حرمین ارس کے خلاف کبهي مجبور کرے - بحیثیت ممبر انجمن خدام الکعبه ارنکو سیاست سے راسطه هي نهیں هے - بلکه ارنکي حیثیت صرف مذهبي هے جسمیں انسان کي رفاداري ر غیر رفاداري کا کوئي سوال هي نهیں - سوال هے تو صرف خدا کي رفاداري کا' ارر خانه خدا کي رفاداري کا -

بحیثیت ارنکے علی گڈه کے متعلم هونے کے یا اولڈ بوائز اسوسیشن کے سکریٹري هونے کے - یا مسٹر محمد علي صاحب کے بهائي هونے کے' یا کسي درسري صورت کے' مجهے شوکت علي صاحب کے دستخط کرنے پر مطلق کوئي اعتراض نهیں هے - میں صرف خدام کعبه کو روتا هوں -

میں هرگز انجمن خدام الکعبه کے متبرک نام کو اسطرح ذلیل هوتے نهیں دیکهه سکتا' ارر اپني آراز ضرور بلند کرتا هوں - ارنکو چاهیے که اسکا اعلان کردیں که ره انجمن خدام الکعبه کے معتمد کي حیثیت سے نهیں شریک هوئے' بلکه کسي درسري حیثیت سے - انجمن خدام الکعبه کے ممبر یا عهدے دار کي حیثیت خدا کی رضا جوئي کو سب سے مقدم گردانتي هے' اور کسی کی پرراه نهیں کرتي -

میں ارنسے به ادب یه بهي عرض کرونگا که جهاں انهوں نے اس ایثار نفس ارر محنت سے اس انجمن کي خدمت کي هے جو ارنهوں نے قائم کی' رهاں اب ره اس تذبذب ارر خدشه سے سے بهي اپنے کو پاک کرلیں جو کبهي کبهي ارنسے ظاهر هوجاتا هے -

ارنهوں نے ارر آور ممبروں نے ایسے مسئلے بهي اپنے پیش نظر کرلیے هیں که ایا گورنمنٹ کي رعایا درسري گورنمنٹ کو مالي مدد قانوناً دیسکتي هے یا نهیں : ره ایسے معاملات کو گورنمنٹ سے رجوع کرنا چاهتے هیں' اور شاید اسي لالچ میں ره بحیثیت معتمد کے رالسرائے کے سامنے گئے بهي' اور کامریڈ سے معلوم هوتا هے که اس معامله میں انجمن خدام الکعبه کے بعض ممبر رالسرائے کے جواب سے بهت خوش هوئے -

میں ارنسے اور اپنے سب بهائیوں سے عرض کرتا هوں که اگر ارنکو کامیابي حاصل کرنا هے تو ره پهلا کام یه کریں ده اپنے کو اس قسم کے تمام خرخشوں سے بري کرلیں - بلکه انکا خیال بهي نه لاریں -

همارے سامنے ایک هي مقصد هے جو همارا مذهبي مقصد هے - اس مقصد سے همکو کوئي قوت الگ نهیں کرسکتي -

اب همکو اسکي فکریں کیوں هو که هماري گورنمنٹ کیا کهیگي یا عثماني دولة کیا کهیگي ؟ یا کوئي قوم کیا کهیگي ؟ راستي' صفائي' مضبوطي سے همکو اپنے مقصد کے پیچهے رهنا چاهیے - اور اپنے خدا پر بهروسه رکهنا چاهیے - میں جانتا هوں که انگریزي قانون یا قانون بین الاقوام کعبه کی خدمت ر حفاظت کے لیے ترکوں کو روپیه دینے سے باز نهیں رکهسکتا - لیکن بفرض محال اگر یه قوانین همکو باز رکهنا بهی چاهیں پهر بهي کیا هم باز رهجارینگے ؟ کیا همارا حلف ارر همارا عهد فضول هي تها ؟

میں آور رونکي بابت نهیں جانتا - لیکن ایک شخص کا نام جانتا هوں جسکو دنیا کا کوئي قانون اس مذهبي خدمت سے باز نهیں رکهه سکتا جسکا اسنے حلف ارٹهایا هے' ارر اس شخص کا نام جسکے نزدیک کسي دنیاري حاکم کي رفاداري هیچ ر بدتر از هیچ هے اگر اس سے احکم الحاکمین کي رفاداري میں فرق آرے -

مشیر حسین قدرائي

۱۰ مئی کا جلسـۂ دهلـی

۱۳ - مئي سنه ۱۹۱۳ع کو ایڈررڈ محمڈن هال میں مسلمان چهاؤني ملتان کا ایک غیر معمولي جلسه منعقد هوکر مندرجه ذیل رزرلیوشن باتفاق آراء پاس هوے :

(۱) انجمن نصرت الاسلام ملتان چهاؤني کا یه جلسه دهلي کے ۱۰ - مئي والے جلسه کو بنظر اعتماد دیکهتا هے - ارر جو کمیٹي بغرض اصلاح ندره بنائیگئي هے اسپر پورا اعتماد رکهتا هے - ارر استدعا کرتا هے که اصلاحي کمیٹي جلد سے جلد اصلاحي رپورٹ تیار کرکے قوم کي آگاهي کیلیے شائع کرے -

محرک مولوي عبد الکریم صاحب امام جامع مسجد -

موید حاجی حکیم اله بخش صاحب -

(۲) جلسه ارا کین ندره سے ملتجي هے که اصلاحی کمیٹی کو هرقسم کی امداد در باره اصلاح کے دینے سے دریغ نه فرمالیں' ارر ذاتیات کو نظرانداز فرما کر قومی مفاد کو ملحوظ رکهیں -

(۳) رزرلیوشن مندرجه بالا کي نقول اخبار همدرد - زمیندار - پیسه اخبار - الهـلال - مسلم گزٹ - رکیل - ارر سکریٹري صاحب کمیٹی اصلاح ندره کے پاس بهیجي جاریں -

محرک - بابو حفیظ الله صاحب -

موید - سید عبدالکریم صاحب -

زندہ در گور مریضوں کو خوشخبری

یه گولیاں ضعف قوت کیلیے اکسیر اعظم کا حکم رکهتی هیں' زمانـۂ انحطاط میں جوانيٍ کی سی قوت پیـدا کر دیتی هیں' کیساهي ضعف شدید کیوں نهو دس روز کے استعمال سے طاقت آجاتی هے' ارر همارا دعوی هے که چالیس روز حسب هدایت استعمال کرنیسے اسقدر طاقت معلوم هوگي جو بیان سے باهر هے - ٹوٹے هوے جسم کو دوباره طاقت دیکر مضبوط بناتي' اور چهرے پر رونق لاتي هے - علاره اسکے اشتها کي کمي کو پورا کرنے اور خون صاف کرنے میں بهي عدیم النظیر هیں' هر خریدار کو دوائي کے همراه بالکل مفت بعض ایسي هدایات بهي دیجاتي هیں' جو بجاے خود ایک رسیلۂ صحت هے - قیمت في شیشي ایک روپیه محصول بذمه خریدار چهه شیشي کے خریدار کے لیے ٥ روپیه ۸ آنه - ۳ آنه کا ٹکٹ بهیجدیں آپکو نمونه کی گولیونکے ساتهه ساتهه راز بهي تحریر کیا جائیگا -

المشتهر

منیجر کارخانـۂ حبوب کایا پلٹ پوسٹ بکس ۱۷۰ کلکته

ریاست بھوپال اور مسئلۂ ندوہ

جناب من تسلیم -

یہ امر بالکل غلط ہے کہ مولانا شبلی کی تحریک پر بھوپال کی امداد بند ہوئی - میں پورے وثوق اور کامل معلومات کی بنا پر یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں - اِسی طرح یہ امر بھی غلط ہے اور قطعی غلط ہے کہ مولانا نے ہر ہائنس حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا کو ندوہ کے معاملات پر توجہ دلائی' یا یہاں کے قیام میں اس کے متعلق نکتہ چینیاں یا برائیاں کیں - مولانا اپنے اثنائے قیام میں غالباً دو تین دفعہ باریاب ہوے اور سوا تذکرۂ سیرۃ اور علمی مباحث و مسائل کے کوئی امر معرض بحث میں نہیں آیا - ان مواقع پر اول سے آخر تک میں خود بھی ساتھہ رہا ہوں - میں یہ بھی کہسکتا ہوں کہ جب مولانا کو اِس بات کا علم ہوا کہ ہر ہائنس لکھنؤ تشریف لانے والی ہیں' تو اُنھوں نے اس امر کی پوری کوشش کی کہ حضور ممدوحہ ندوۃ العلما کا معائنہ فرمالیں اور طلبا و اساتذہ اور جماعت منتظمہ کو استقبال کا موقع عطا کریں -

واقعہ یہ ہے کہ ہرہائنس تمام ملکی اور بالخصوص قومی معاملات سے واقف رہتی ہیں - وہ خود اخبارات ملاحظہ فرماتی ہیں اور اُن کو جزئی سے جزئی اختلافات کا بھی حال معلوم رہتا ہے جس کا اندازہ پبلک نے اسٹریچی ہال کی مشہور اسپیچ سے کرلیا ہوگا' اور اُن خاص اصحاب کو جن کے ہاتھوں میں کالج کا نظم و نسق ہے پرائیویٹ گفتگوؤں سے جو مختلف اوقات میں اور مختلف اصحاب سے برابر تین دن تک ہوئیں' خود اندازہ ہوگیا ہوگا -

حضور ممدوحہ کا یہ خیال ضرور ہے کہ جن مدارس اور قومی انسٹیٹیوشنوں کو وہ امداد عطا فرماتی ہیں اُن کے متعلق حالات بھی معلوم کریں' اور اس بات کا اندازہ فرمالیں کہ جو روپیہ عطا کیا جاتا ہے اُسکا مصرف کس طور پر ہے' اور آیا اُس سے وہ فائدہ حاصل ہوتا ہے یا نہیں جس فائدہ کیلیے روپیہ دیا جاتا ہے ؟

ندوہ کے متعلق جسقدر مضامین اخبارات میں شائع ہوے وہ ضرور ایسے تھے کہ اُنسے بے اطمینانی پیدا ہو' اور پھر جبکہ مطالبہ اصلاح کیلیے زیر صدارت مولوی نظام الدین حسن صاحب ایک انجمن بھی قائم ہوئی تو میں نہیں سمجھتا کہ کونسی وجہ ہوسکتی ہے کہ ندوہ کی بد نظمیوں کے متعلق شبہ نہ کیا جاتا -

میں یہ بھی پورے زور اور وثوق کے ساتھہ کہہ سکتا ہوں کہ مولانا ابوالکلام آزاد بھی اس الزام سے اسی قدر اور اسیطرح بری ہیں جسقدر اور جسطرح کہ خود مولانا خلیل الرحمان صاحب ہوسکتے ہیں -

مجھے امید ہے کہ آپ مندرجہ بالا سطور کو جو میں اپنی ذاتی حیثیت سے لکھہ رہا ہوں' اپنے معزز اخبار میں شائع فرماکر ممنون فرمائینگے -

خادم محمد امین مہتمم تاریخ - ریاست بھوپال

کھلی چٹھی کا جواب

از ناظم نظارۃ المعارف

میری جمعیۃ الانصار سے علحدگی اور نظارۃ المعارف کے قائم ہونے پر جس قدر سوالات بعض اراکین جمعیۃ الانصار یا دیگر حضرات کی طرف سے اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں اُنکے جوابات میری طرف سے صرف اسلیے نہیں دیے گئے کہ میں اس قسم کے مناقشات کا صحیح اور مفید حل یہی تصور کرتا ہوں کہ بذریعہ تحکیم فیصلہ کرا لیا جاے - دفتر جمعیۃ الانصار نے جلسہ انتظامیہ کا فیصلہ میرے پاس القاسم کے نمبر صفر سے پہلے نہیں پہنچا - القاسم دیکھہ کر میں دیوبند گیا' اور مولانا حبیب الرحمن صاحب امیر جمعیۃ الانصار کی خدمت میں دارالعلوم کی مجلس اعلی (الجامعۃ القاسمیہ) تک مرافعہ کی درخواست پیش کی - اسکا جواب نہ ملنے پر المشیر مراد آباد میں اسکی نقل شائع کرائی - ابتک سکوت دیکھہ کر فقط ایک درجہ کوشش کا باقی نظر آتا ہے یعنی الجامعۃ القاسمیہ کے معظم اراکین خصوصاً مولانا اشرف علی صاحب اور مولانا عبد الرحیم صاحب کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ معاملہ پیش کروں - اگر خدا نخواستہ میرا یہ مرافعہ قابل سماعت نہ سمجھا گیا' تو ممکن ہے کہ واقعات کا ایک حصہ اخبارات میں بھیجدوں -

عبید اللہ - سابق ناظم "جمعیۃ الانصار"

رُخِ گلگوں کو بچایئے!

قدرتی حسن کیا ہے ؟ ایک احسان ہے - جسکا بہترین پیرایہ شکر گذری اسکی نگہداشت ہے - سرد ممالک کی مرطوب آب و ہوا مانع نہو - تو نہو لیکن ہندوستان جیسے گرم مُلک میں مروجہ پومیڈیا اسپرٹ میں حل کئے ہوئے رنگو نکا استعمال گلگوں رخساروں کے لئے جسقدر مضر ہوگا اس کا اندازہ آپ خود ہی فرمالیں -

تاج گلگونۂ عنبر - ہر قسم کی اسپرٹ - چربی اور رنگ کی آمیزش سے پاک ہے - اور یہی وجہ ہے کہ تھوڑے ہی زمانہ استعمال میں یہ انسانی چہرہ میں ملاحت - بالوں میں ملائمیت اور چمک - جلد میں ایک فطرتی مہک پیدا کردیتا ہے - اور مروجہ پومیڈ کی شیشی سے ڈیوڑھی مقدار میں - خوبصورت لیبل لگی ہوئی شیشی میں محفوظ ہے - قیمت فی شیشی پانچ آنہ (۵/)

تمام بڑے بڑے سوداگروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

خانہ زاد چمن!

جس طرح نسیم سحری کا پہلا جھوکا - موج بوے گل سے ہم آغوش ہوکر ایک عالم کو مست الست کر دیتا ہے بعینہ اسی طرح تاج بخور عنبر کی تھوڑی حرکت شام دماغ کو مسحور کرکے انسان کو از خود رفتہ کر دیتی ہے - اور اُسے نہیں معلوم ہوتا کہ خود صحن چمن میں ہے - یا چمن ہی کسی کیمیائی قوت سے صحن دماغ میں منتقل ہوگیا ہے -

اگر سنگھار میز کی دستکاریاں قدرتی حسن میں رعنائی اور ناز انداز اضافہ کرتی ہیں تو بلا مبالغہ تاج بخور عنبر کی شگوفہ کاری ایک ہی دیا سلائی سے سمند ناز پر تازیانہ بجاتی ہے ‡

ایک اونس کے خوبصورت بکس میں جو مہینوں کو کافی ہے قیمت ۱۲/

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی

بہشتی قطرے!

ہندوستان کے باغ جنت کے چیدہ اور تازہ پھولوں کی رُوح ہر جلس کے لئے رشک زعفران ایک نئی وضع کے نازک اور خوشنما شیشیوں میں سنہری ٹیوب کے اندر رکھی ہوئی تین مختلف خوشبوئیں ہیں - اور جو نہ صرف عطر پرستوں ہی کی محبوب ہیں - بلکہ ہر طبقہ کے باذاق اور نازک دماغ اصحاب حکمار - اطبار - ایڈیٹرز - مشاہیر و اکابر انکو قدسیان ارم کا تحفہ سمجھتے ہیں ‡

تاج قطرۂ تسنیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲/

تاج روح شمیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲/

تاج موج نسیم فی شیشی ایک ڈرام ۱۲/

علاوہ خرچہ پیکنگ و محصول ڈاک

تمام بڑے بڑے دوکانداروں سے یا براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ایجنٹوں کی ضرورت ہے

تیار کردہ

دی تاج مینوفیکچری (بمبئی و دہلی) صدر دفتر دہلی